ناگن
رقاصہ
PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PDFBOOKSFREE.PK

SCAN BY
MUHAMMAD ARSHAD

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی
کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

# ناگن رقاصہ

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قیمت : ۵۰/- روپے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

بار اوّل : ۱۹۸۵
ناشر : نیا مکتبہ اقرا، ۱۲-بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ ۸
طابع : تاج دین پرنٹرز، آبکاری روڈ، لاہور

پیارے ساتھیو!

عنبر ناگ ماریا اپنے پانچ ہزار سال کے سفر کے آخری مرحلے میں ہیں۔ ابھی تک یہ بات ان کے ذہن میں واضح نہیں ہو سکی کہ ان کا انجام کیا ہو گا؟ کیا وہ اپنا سفر جاری رکھ سکیں گے؟ اگر سفر جاری رکھیں گے تو کہاں جائیں گے۔ کیا تاریخ سے بھی پہلے کے زمانے میں نکل جائیں گے؟ انہیں کچھ معلوم نہیں۔ دنیا تیسری تباہ کن ایٹمی جنگ کے کنارے پر پہنچ چکی ہے۔ ایٹمی جنگ کسی وقت بھی شروع ہو سکتی ہے۔ عنبر ناگ ماریا کو معلوم ہے کہ اگر ایٹمی جنگ چھڑ گئی تو دنیا کی ساری آبادی، سارے شہر اس کی ہولناک تباہی کی لپیٹ میں آ جائیں گے چنانچہ وہ امریکہ جا کر ایٹمی جنگ کی تباہی سے محفوظ رکھنے کے لیے بنائے گئے ٹنل ہال میں جا کر پناہ لینا چاہتے ہیں مگر ایک خوفناک حادثہ ہو جاتا ہے۔ ایک خطرناک ناگن عورت ناگ کے سر کو کاٹ ڈالتی ہے۔ پھر کیا ہوتا ہے؟ یہ آپ اس کتاب میں خود ہی پڑھ لیں گے۔

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب و پیشکش
محمد ارشد
پاکستان ورچوئل لائبریری

ترتیب


- ایجنٹ نمبر سات کی گرفتاری
- ناگن رقاصہ
- ناگ پھنس گیا
- ناگ کٹ گیا
- برفانی بلا


# ایجنٹ نمبر سات کی گرفتاری

ٹیکسی کراچی ائیرپورٹ کی طرف بھاگی جا رہی تھی۔ ناگ اور ماریا پیچھے بیٹھے تھے۔ انہیں اتنی خبر مل چکی تھی کہ آج رات کراچی ائیرپورٹ کے کنٹرول ٹاور کو تخریب کار کسی طاقتور بم سے اڑانے کا پروگرام بنا چکے ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ تخریب کار گروہ کے لیڈر کالے چیتے کا ایجنٹ نمبر سات ہوائی اڈے پر کسی جگہ کسی آفس میں یا کینٹین میں موجود ہے جو کنٹرول ٹاور میں طاقتور کیپسول بم لگائے گا جو آدھی رات کو کسی وقت پھٹ کر سارے علاقے میں تباہی مچا دے گا۔

ناگ اور ماریا اسی ایجنٹ نمبر سات کی سرکوبی کے لیے ائیرپورٹ کی طرف جا رہے تھے۔ کراچی پولیس کی جانب سے انہیں یہ سہولت مل گئی تھی کہ وہ یعنی ناگ یا عنبر کراچی ائیرپورٹ پر جہاں چاہے جا سکتے ہیں۔ ناگ کو اس کے لیے ایک خاص پاس دے دیا گیا تھا جس پر آئی جی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سیکورٹی پولیس کے دستے تھے۔ عنبر اور کیپٹی پاپوش نگر کے ایک ہوٹل کے کمرے میں ہی تھے۔ اس وقت دن کے گیارہ بج رہے تھے۔ ناگ اور ماریا نے انہیں ہدایت کی تھی کہ وہ ہوٹل کے کمرے میں رہ کر ان کے ٹیلی فون کا انتظار کریں۔

ٹیکسی ائرپورٹ کے احاطے میں داخل ہو کر ایک طرف رک گئی۔ ناگ نے کرایہ ادا کیا اور ائرپورٹ کے اندر داخل ہو گیا۔ ماریا اس کے ساتھ تھی۔ انٹرنیشنل لاؤنج کے گیٹ پر ناگ نے گارڈ کو خاص سیکورٹی پاس دکھایا اور کنٹرول ٹاور کی طرف چلا۔ کنٹرول ٹاور میں راڈار سکرین کے سامنے بیٹھے ائرپورٹ کے ملازم اپنا اپنا کام کر رہے تھے۔ ناگ نے کنٹرول ٹاور آفیسر کو اپنا پاس دکھایا۔ اس نے مسکرا کر کہا:

"مسٹر ناگا! ہمیں آپ کے بارے میں پولیس نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔ آپ بے فکر ہو کر جہاں چاہے آ جا سکتے ہیں۔"

ناگ نے وہاں بیٹھے کام کرتے ایک ایک نوجوان کو غور سے دیکھا۔ پھر کونے میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ ماریا کی خوشبو اسے برابر آ رہی تھی۔ اس نے ٹاور کے بڑے بڑے شیشوں



میں سے باہر رن وے پر کھڑے جہاز کو دیکھتے ہوئے کہا:

"ماریا! میں چاہتا ہوں۔ یہاں جتنے لوگ بیٹھے ہیں تم ان کا قریب سے جائزہ لو اور دیکھو کہ انہیں کسی کے چہرے یا حرکت سے کوئی خاص مشکوک بات تو محسوس نہیں ہوتی۔"

ماریا نے کہا: "میں جا کر دیکھتی ہوں۔ تم اسی جگہ رہنا۔"

ناگ رن وے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ چند منٹ کے بعد ماریا نے اسے آ کر بتایا کہ میرے خیال میں ان لوگوں میں کوئی مشکوک بات دکھائی نہیں دے رہی۔

ناگ نے آہستہ سے کہا:

"چلو نیچے لاؤنج میں چلتے ہیں۔"

وہ کنٹرول ٹاور سے اتر کر لاؤنج میں آ گئے۔ بارہ بجے کی فلائیٹ کے لیے وہاں کافی لوگ جمع تھے۔ ناگ ان کے درمیان میں سے گزرتا سب کے چہروں کو غور سے دیکھتا جا رہا تھا۔ ماریا کی خوشبو اسے آ رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ اس کے ساتھ ہے۔

اچانک اسے ماریا کی خوشبو آنی بند ہو گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سیکورٹی پولیس کے دستخط تھے۔ عنبر اور کیپٹن پاپوش نگر کے ایک ہوٹل کے کمرے میں ہی تھے۔ اس وقت دن کے گیارہ بج رہے تھے۔ ناگ اور ماریا نے انہیں ہدایت کی تھی کہ وہ ہوٹل کے کمرے میں رہ کر ان کے ٹیلی فون کا انتظار کریں۔

ٹیکسی ائرپورٹ کے احاطے میں داخل ہو کر ایک طرف رک گئی۔ ناگ نے کرایہ ادا کیا اور ائرپورٹ کے اندر داخل ہو گیا۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ تھی۔ انٹرنیشنل لاؤنج کے گیٹ پر ناگ نے گارڈ کو خاص سیکورٹی پاس دکھایا اور کنٹرول ٹاور کی طرف چلا۔ کنٹرول ٹاور میں راڈار سکرین کے سامنے بیٹھے ائرپورٹ کے ملازم اپنا اپنا کام کر رہے تھے۔ ناگ نے کنٹرول ٹاور آفیسر کو اپنا پاس دکھایا۔ اس نے مسکرا کر کہا:

"مسٹر ناگ! ہمیں آپ کے بارے میں پولیس نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔ آپ بے فکر ہو کر جہاں چاہے آجا سکتے ہیں۔"

ناگ نے وہاں بیٹھے کام کرتے ایک ایک نوجوان کو غور سے دیکھا۔ پھر کونے میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ ماریا کی خوشبو اسے برابر آ رہی تھی۔ اس نے ٹاور کے بڑے بڑے شیشوں



میں سے باہر رن وے پر کھڑے جہاز کو دیکھتے ہوئے کہا،

"ماریا! میں چاہتا ہوں۔ یہاں جتنے لوگ بیٹھے ہیں تم ان کا قریب سے جائزہ لو اور دیکھو کہ تمہیں کسی کے چہرے یا حرکت سے کوئی خاص مشکوک بات تو محسوس نہیں ہوتی۔"

ماریا نے کہا: "میں جا کر دیکھتی ہوں۔ تم اسی جگہ رہنا۔"

ناگ رن وے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ چند منٹ کے بعد ماریا نے اسے آ کر بتایا کہ میرے خیال میں ان لوگوں میں کوئی مشکوک بات دکھائی نہیں دے رہی۔

ناگ نے آہستہ سے کہا:

"چلو نیچے لاؤنج میں چلتے ہیں۔"

وہ کنٹرول ٹاور سے اتر کر لاؤنج میں آ گئے۔ بارہ بجے کی فلائیٹ کے لیے وہاں کافی لوگ جمع تھے۔ ناگ ان کے درمیان میں سے گزرتا سب کے چہروں کو غور سے دیکھتا جا رہا تھا۔ ماریا کی خوشبو اسے آ رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ ہے۔

اچانک اسے ماریا کی خوشبو آنی بند ہو گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اس نے آہستہ سے کہا:

"ماریا؟"

ایک کرسچن لڑکی اس کے قریب سے گذر رہی تھی۔ اس نے ناگ کی طرف مسکرا کر دیکھا اور کہا:

"میرا نام ماریا نہیں جولیانہ ہے۔"

ناگ نے بھی مسکرا کر کہا:

"سوری میڈم"

لڑکی ہنستی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ ناگ پریشان ہوا کہ ماریا کہاں چلی گئی ہے۔ وہ اسی جگہ ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا تا کہ ماریا اسے دیکھ سکے، چند لمحوں کے بعد ایک طرف سے شور بلند ہوا۔ ایک آدمی شور مچا رہا تھا۔

"میرا بریف کیس چوری ہو گیا ہے چور کو پکڑو۔ ابھی یہاں رکھا تھا میں نے۔"

ناگ اس طرف گیا۔ یہاں لوگ جمع تھے۔ اسے ماریا کی خوشبو آئی۔ ناگ سمجھ گیا کہ ماریا نے بریف کیس اٹھایا ہے جو اس کے ہاتھوں میں آتے ہی غائب ہو گیا تھا دو پولیس کے سپاہی بھی وہاں آ گئے۔ جس کا بریف کیس گم ہوا تھا وہ بار بار کہہ رہا تھا۔

"ابھی میرے پاس اس جگہ رکھا تھا بریف کیس۔



کوئی چور لے کر بھاگ گیا ہے۔ اسے پکڑو۔ اس میں میرا پاسپورٹ تھا۔"

پولیس والے لوگوں سے پوچھ گچھ کرنے لگے۔ اتنے میں وہ آدمی خوشی سے چلایا:

"مل گیا۔ مل گیا۔ یہ پڑا ہے میرا بریف کیس۔"

بریف کیس کرسی کے نیچے پڑا تھا۔ سپاہی نے کہا:

"بریف کیس کرسی کے نیچے رکھ کر خواہ مخواہ لوگوں پر الزام لگا رہے ہو۔ اٹھاؤ اپنا بریف کیس اور اپنی چیزیں دیکھو۔"

اس نے بریف کیس کو کھول کر دیکھا اور کہا:

"سب کاغذات اور پاسپورٹ موجود ہیں شکریہ۔"

ناگ کو ماریا کی تیز خوشبو آئی۔ وہ لوگوں کے جمگھٹے سے نکل کر ایک طرف آ گیا۔ اس نے ماریا سے پوچھا:

"یہ حرکت تم نے کی تھی ماریا؟"

"ہاں" ماریا نے کہا: "مجھے شک ہوا تھا کہ اس آدمی نے بریف کیس میں ٹائم بم چھپا رکھا ہے۔ میں نے بریف کیس اٹھا لیا۔ اس کی تلاشی لی مگر ٹائم بم نہیں تھا۔"

ناگ نے آہستہ سے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"میرا خیال ہے کینٹین میں چل کر ایک پیالی چائے پی جائے۔"

"اچھا خیال ہے" ماریا نے کہا۔

ائرپورٹ کی کینٹین دوسری منزل پر تھی۔ گول میزوں کے گرد مسافر بیٹھے چائے وغیرہ پی رہے تھے۔ ناگ بھی ایک میز کے سامنے پڑی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاف سیٹ چائے کا آرڈر دیا اور ماریا سے کہا:

"ہر شخص پر نگاہ رکھو ماریا۔ ہر شخص کا جائزہ لو کسی پر شک ہو تو مجھے بھی خبر کرو۔"

ماریا نے کہا:

"میں چل پھر کر سراغرسانی کروں گی۔"

"ہاں۔ مگر کینٹین سے باہر مت جانا۔"

"میں تمہارے پاس ہی رہوں گی۔"

یہ کہہ کر ماریا اٹھی اور کینٹین میں چل پھر کر لوگوں کا جائزہ لینے لگی۔ اسے کسی شخص میں کوئی شک والی بات نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ کونے میں ستون کے پاس کھڑی ہو گئی۔ اس نے ایک بیرے کو دیکھا کہ ایک میز پر گاہکوں کے آگے چائے کی پیالیاں رکھ رہا تھا کہ اچانک وہ ٹھٹکا۔ اس نے اپنے سفید وردی والے کوٹ کے اندر



ہاتھ ڈالا اور چند سیکنڈ کے بعد ہاتھ باہر نکال لیا اور پیالیاں میز پر اسی طرح چھوڑ کر جانے لگا تو گاہک نے کہا:

"بیرا۔ کیک کہاں ہے؟"

بیرا بولا: "ابھی لاتا ہوں صاحب"

ماریا نے محسوس کیا کہ بیرے کے چہرے پر کچھ گھبراہٹ سی تھی۔ اس کی نگاہیں بیرے کا پیچھا کر رہی تھیں۔ بیرا ٹرے بغل میں دبائے تیز تیز قدم اٹھاتا کینٹین کے ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔ ماریا کا ماتھا ٹھنکا۔ وہ بھی بیرے کے ساتھ ہی اس چھوٹے سے کمرے میں گھس گئی۔ یہ سٹور روم تھا اور مختلف چیزیں بکھری پڑی تھیں۔ کونے میں چینی کی بوریاں رکھی ہوئی تھیں۔ بیرے نے اندر جاتے ہی دروازہ بند کر دیا۔ ٹرے بغل سے نکال کر بوری پر رکھا اور پھر کوٹ کی اندر والی جیب سے ایک چھوٹا سا الیکٹرانکس ٹرانسمیٹر نکالا۔ ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں کی آواز آ رہی تھی۔

بیرے نے بٹن دبا کر کہا:

"ہاں! سوری۔ میں سروس کر رہا تھا کہ اچانک تمہارے سگنل کی آواز آنے لگی۔"

دوسری طرف سے باریک سی آواز آئی۔ "ماریا بالکل قریب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



جا کر کھڑی ہو گئی۔
باس کہہ رہا تھا:
"میں کالا چیتا ہوں۔ ایجنٹ سات، خبردار رہنا پولیس چوکس ہو چکی ہے۔ اگر آج رات کنٹرول ٹاور تباہ نہ ہوا تو صبح تمہاری لاش بھی غائب کر دی جائے گی۔"
ہیرے یعنی ایجنٹ نمبر سات نے کہا:
"باس! میں اپنی جان کی بازی لگا دوں گا۔ کنٹرول ٹاور آدھی رات کو دھماکے سے ضرور اُڑا کر رہوں گا۔"
کالے چیتے کی آواز آئی:
"ٹائم بم تم نے کہاں چھپایا ہوا ہے؟"
ایجنٹ نمبر سات نے کہا:
"باس! بڑی خفیہ جگہ پر چھپا کر رکھا ہے۔"
باس کی آواز آئی:
"ایک بار جا کر چیک کر لو کہ وہاں پر موجود ہے کہ نہیں اور میں شام چھ بجے پھر تم سے بات کروں گا۔ اوکے۔"
سگنل بند ہو گئے۔ ہیرے نے ٹرانسمیٹر واپس کوٹ کی



جیب میں چھپا کر رکھ لیا اور ٹرے اٹھا کر سٹور روم سے باہر نکل گیا۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ تھی۔ ایک عجیب اتفاق سے اس کو ایجنٹ نمبر سات کا سراغ مل گیا تھا۔ اب وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ اس نے ٹائم بم کہاں چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ بیرا سٹور روم سے نکل کر کینٹین کے پیچھے کی طرف چلا گیا۔ یہاں ایک طرف باتھ روم بنے ہوئے تھے۔ ایجنٹ نمبر سات ایک باتھ روم میں داخل ہوا اور جا کر اس نے دروازے کی چٹخنی لگائی۔ پانی کی چھوٹی سی ٹینکی کا ڈھکنا اُٹھایا۔ اندر جھانک کر دیکھا۔ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ٹینکی کا ڈھکنا بند کیا اور چٹخنی کھول کر باتھ روم سے نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی ماریا نے آگے بڑھ کر پانی کی چھوٹی ٹینکی کا ڈھکن اٹھا دیا۔ کیا دیکھتی ہے کہ اندر پانی میں ایک چھوٹی سی ڈبی ڈوبی ہوئی ہے جس پر پلاسٹک چڑھا ہوا ہے ماریا نے اسے باہر نکالا۔ ڈبی لوہے کی تھی اور بھاری تھی اس نے ڈبی کھولی تو اس کے اندر انجکشن لگانے والے سرنج کے سائز کا ایک انتہائی طاقتور ٹائم بم رکھا ہوا تھا۔ یہ بم ایک پلاسٹک کی ٹیوب کی شکل کا تھا۔ اس کے باہر انگوٹھے کے نگینے کے سائز کی ایک گھڑی لگی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہوئی تھی اور اس ٹائم بم کی ٹیوب میں سے الیکٹرو مقناطیسی شعاعیں نکل رہی تھیں جو ماریا کے غائب جسم کی لہروں کو ہلکے ہلکے جھٹکے دے رہی تھیں۔ ماریا نے وہیں کی خالی ڈبی اسی طرح پلاسٹک کے لفافے میں ڈال کر پانی کی ٹینکی میں رکھ کر ڈھکن بند کر دیا اور ٹائم بم کی ٹیوب ہاتھ میں لیے باتھ روم سے نکل کر سیدھی ناگ کے پاس آ گئی۔

ناگ کو ماریا کی خوشبو آئی تو وہ آہستہ سے بولا:

"تمہاری خوشبو مجھ سے دُور چلی گئی تھی۔ تم کہاں تھیں۔ کچھ سراغ ملا؟"

ماریا نے کہا:

"سراغ تو نہیں ملا مگر ٹائم بم مل گیا ہے۔"

"کیا کہا؟" ناگ کے ہاتھ سے چائے کی پیالی گرتے گرتے بچی۔

ساتھ والی میز پر سے ایک عورت نے گھوم کر ناگ کو دیکھا کہ یہ اکیلا آدمی کس سے باتیں کر رہا ہے۔ ناگ خاموش ہو کر چائے پینے لگا۔ ماریا نے کہا:

"تم اتنی اونچی کیوں بولتے ہو ناگ! تمہیں معلوم نہیں کہ لوگ تمہاری آواز سن کر کیا کہیں گے



کہ یہ سر پھرا نوجوان کس سے بات کر رہا ہے۔"

ناگ نے آہستہ سے کہا:

"خدا کے لیے یہاں سے باہر چلو۔"

ناگ نے بیرے کو بل لانے کے لیے بھی نہ کہا بلکہ اُٹھ کر کاؤنٹر پر جا کر چائے کا بل ادا کیا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا کینٹین سے نکل کر سیڑھیاں اترنے لگا۔ ماریا اس کے ساتھ تھی۔ وہ نیچے انٹرنیشنل لاؤنج سے گزرتا ہوا پاس دکھا کر دروازے میں سے نکل کر ہوائی اڈے کے رن وے پر ایک طرف آ گیا۔ اس نے ماریا سے بے تابی سے پوچھا:

"ماریا! کیا سچ مچ تم نے ٹائم بم کا سراغ لگا لیا ہے؟"

ماریا نے ٹائم بم کی پلاسٹک ٹیوب ناگ کے ہاتھ میں تھمائی اور سارا واقعہ سنایا۔ ناگ ٹائم بم کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا:

"تم نے کمال کر دکھایا ماریا — اس کا مطلب ہے کہ یہ بیرا ہی ایجنٹ نمبر سات ہے۔ ہمیں اس پر نگاہ رکھنی ہو گی۔"

ماریا نے پوچھا: "اور اس ٹائم بم کو کیا کریں؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ناگ بولا: "اس کی سکیم میرے دماغ میں آ گئی ہے۔ لیکن ہمیں سب سے پہلے ایجنٹ نمبر سات کی جیب سے ریڈیو ٹرانسمیٹر اُڑا کر اسے کچھ وقت کے لیے غائب کرنا ہو گا۔"

ماریا نے سوال کیا:

"تم کرنا کیا چاہتے ہو؟"

ناگ نے کہا:

"یہ تمہیں بہت جلد بتا دوں گا۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ پانچ بجے سے پہلے پہلے ایجنٹ نمبر سات کو کہیں غائب کر دیا جائے اور یہ کام تم ہی کر سکتی ہو۔ ویسے میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔"

ماریا بولی: "میرے خیال میں یہ کام تم زیادہ آسانی سے کر سکتے ہو۔ تم سانپ بن کر اس کے جسم میں صرف اتنا زہر داخل کر دو جس سے وہ دو دن تک بے ہوش رہے۔"

ناگ نے کچھ سوچ کر کہا:

"لیکن ہمیں اس بک بک میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں نہ ہم اسے پولیس کے



حوالے کر دیں؟"

ماریا نے کہا:

"اس طرح کہیں اس کے لیڈر یا گروہ کے دوسرے جاسوسوں کو پتہ نہ چل جائے۔ ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ اس کے ساتھی کہاں کہاں پھر رہے ہیں۔"

ناگ خاموش ہو گیا۔ پھر کہنے لگا:

"ٹھیک ہے۔ تم میرے ساتھ رہنا۔ میں اسے بے ہوش کرتا ہوں۔"

یہ کہہ کر ناگ واپس کینٹین کی طرف چلا۔ اس نے کینٹین کے دروازے میں ایک طرف کھڑے ہو کر دیکھا کہ وہی بیرا یعنی ایجنٹ نمبر سات ایک گاہک کے آگے کھانا لگا رہا تھا۔ جب وہ برتن میز کر پر رکھ کر واپس کچن کی طرف جانے لگا تو ناگ نے آہستہ سے چلتا ہوا اس کے راستے میں آ گیا اور بڑے پُراسرار انداز میں اس کی طرف جھک کر آہستہ سے بولا:

"ایجنٹ سات! سٹور روم میں آؤ۔ ایک ضروری پیغام ہے تمہارے لیے۔"

بیرا چونکا۔ اس نے ناگ کو دیکھا۔ ناگ پچھلے سٹور روم کی طرف گھوم گیا۔ ایجنٹ نمبر سات بھی سمجھا کہ یہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بھی کوئی اس کے گروہ کا جاسوس ہے ورنہ اس کو اس کے نمبر کا کیسے علم ہوتا۔ اس نے سوچا شاید کوئی ایمرجنسی ہے اور لیڈر کا کوئی خاص پیغام آیا ہے۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر سٹور روم کی طرف بڑھا۔

سٹور روم کا دروازہ تھوڑا سا کھلا تھا۔

ایجنٹ نمبر سات اندر داخل ہو گیا اور بولا:

'کیا بات ہے؟ تمہیں کالے چیتے نے بھیجا ہے؟'

اسے سٹور روم میں وہ آدمی نظر نہ آیا۔ جس نے اسے اندر بلایا تھا اور جو اس کی آنکھوں کے سامنے سٹور روم میں داخل ہوا تھا۔ ایجنٹ نمبر سات باہر مڑنے ہی لگا تھا کہ ایک سیاہ کالا ناگ پھنکار مار کر اس کے سامنے آ کر لہرانے لگا اور اس سے پہلے کہ وہ چیخ مارے سانپ نے اس کی گردن پر ڈس کر اس کے بولنے اور چلنے پھرنے کی طاقت کو ختم کر دیا۔

ایجنٹ نمبر سات بے حس ہو کر دھڑام سے گر پڑا۔

ناگ واپس انسانی جون میں آ گیا۔ اس نے بے ہوش ایجنٹ کو اُٹھایا اور چینی کی بوریوں کے پیچھے ڈال کر اوپر لکڑی اور گتے کے پرانے خالی ڈبے ڈال دیئے۔ لیکن اس سے پہلے وہ اس کے کوٹ کی جیب میں



سے چھوٹا ریڈیو ٹرانسمیٹر نکال کر اپنی پتلون کی جیب میں رکھ چکا تھا۔

بے ہوش ایجنٹ نمبر سات کو ناگ نے اس طرح چھپا دیا کہ اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس کے جسم میں ناگ نے اتنا زہر داخل کر دیا تھا کہ جس کی وجہ سے وہ دو روز سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا تھا۔

ماریا نے کہا:

'اب کیا کرنا ہو گا؟'

ناگ بولا: 'جیسا کہ تم نے کہا ہے۔ تخریب کار گروہ کا لیڈر کالا چیتا ٹھیک پانچ بجے ایجنٹ نمبر سات سے کوئی خاص بات کرنے والا ہے بس وہی وقت ہو گا جب میں بھی اس سے ایک خاص بات کروں گا۔'

ماریا نے کہا:

'تم کیا بات کرو گے ناگ؟'

ناگ نے گھڑی دیکھی:

'اس وقت سوا ایک بج رہا ہے۔ ابھی پانچ بجنے میں کافی وقت ہے۔ ہمیں تھانہ صدر جانا ہو گا۔'

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



انہوں نے ائرپورٹ ہی سے ہوٹل میں عنبر اور کیپ
کو فون کر دیا کہ سب کام ٹھیک ہو رہا ہے۔ ہم بہت
مصروف ہیں، ہو سکتا ہے۔ دیر سے ہوٹل پہنچیں۔
"تم لوگ کہیں جانا مت۔ ایک زبردست دھماکے
کو تم بھی اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہو۔"

عنبر نے فون پر پوچھا:

"خیریت تو ہے۔ یہ دھماکہ ائرپورٹ تو نہیں
ہو گا نا؟"

"بالکل نہیں" ناگ بولا: "دھماکہ کسی دوسری جگہ ہوگا
بہرحال تم ہوٹل ہی میں رہنا۔ میں اور ماریا ڈی ایس
پی تھانہ صدر کے آفس جا رہے ہیں۔"

○

صدر تھانے میں ڈی ایس پی اکیلا بیٹھا کام کر رہا تھا
کہ ناگ اندر داخل ہوا۔ ماریا ساتھ تھی مگر ڈی ایس پی
کو ماریا کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔ جیسا کہ آپ
پہلی قسط میں پڑھ چکے ہیں ڈی ایس پی کو صرف اتنا ہی
معلوم تھا کہ عنبر ناگ اور کیپٹن تین مصری سیاح ہیں جو
سیاحت کرنے کراچی آئے ہوئے ہیں اور کراچی میں تخریب کاروں



کا جو گروہ تباہی مچا رہا ہے ان کی سراغ رسانی کر کے
پولیس کی مدد کر رہے ہیں۔ وہ اور انسپکٹر سکندر کو یہ
بھی معلوم تھا کہ ناگ کے پاس کوئی جادو ہے جس کی
مدد سے وہ اپنی شکل بدل کر سانپ بن جاتا ہے۔ انہوں
نے ناگ کو یہ شعبدہ کرتے کراچی کے ایک اعلیٰ ہوٹل
میں دیکھا بھی تھا۔

ڈی ایس پی ناگ کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"ہیلو مسٹر ناگ! کیا کوئی 'سراغ' ملا؟"

ناگ کرسی پر بیٹھ گیا اور بولا:

"آپ کو دو کام کرنے ہوں گے۔"

ڈی ایس پی نے قلم میز پر رکھ دیا اور بولا:

"کہو ــــ کیا کام ہیں وہ؟"

ناگ بولا: "پہلا کام تو یہ ہے کہ ایک شخص اس
وقت ائرپورٹ کینٹین کے سٹور روم میں چینی کی
بوریوں کے پیچھے بے ہوش پڑا ہے۔ وہ دو روز
تک بے ہوش رہے گا۔ اس کو اس خفیہ طریقے
سے وہاں سے نکال کر جیل کے تہہ خانے میں
بند کر دیا جائے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے
پائے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ڈی ایس پی نے حیران ہو کر ناگ کو دیکھ کر کہا:
"کیا یہ شخص کوئی مجرم ہے؟"
ناگ نے کہا: "وہ تخریب کاروں کے گروہ کا ایجنٹ ہے اور آج رات اسی نے کنٹرول ٹاور میں ٹائم بم لگا کر تباہ کرنا تھا۔"
ڈی ایس پی چونکا:
"کیا تم سچ کہہ رہے ہو مسٹر ناگ؟"
ناگ نے کہا:
"جب آپ اسے سٹور روم میں بے ہوش پڑا پائیں گے تو آپ کو خود بخود یقین آ جائے گا۔"
ڈی ایس پی نے اسے یقین دلایا کہ پولیس عام لباس میں وہاں جائے گی اور ایسے خفیہ طریقے سے بے ہوش ایجنٹ کو وہاں سے نکال کر جیل میں لے آئے گی کہ اس کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو سکے گی۔
"اب دوسرا کام کیا ہے؟ مگر پہلے یہ بتاؤ کہ کیا کنٹرول ٹاور کو تو کوئی خطرہ نہیں ہے؟"
ٹائم بم کی ٹیوب ناگ کی جیب میں پڑی تھی مگر اس نے ڈی ایس پی کو نکال کر دکھانا مناسب نہ سمجھا اور بولا:
"کنٹرول ٹاور بالکل محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اس کے



بارے میں آپ بالکل بے فکر رہیں۔ اب دوسرا کام جو آپ کو کرنا ہے غور سے سنیں:
ڈی ایس پی کے فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے فون اٹھا کر کہا:
"میں اس وقت بہت مصروف ہوں۔ کوئی بھی فون آئے مجھے مت ملانا۔"
یہ بات اس نے اپنے پی اے سٹینو گرافر کو کہی تھی۔ ریسیور رکھ کر ناگ سے کہنے لگا:
"کیا — کیا ہم تخریب کاروں کے گروہ کو گرفتار کر سکیں گے؟"
ناگ نے کہا:
"میں یہی آپ کو بتانے والا تھا۔ آپ پولیس کی بھاری تعداد کو لے کر شہر سے باہر سمندر کنارے والی نیلے رنگ کی چھت والی کوٹھی کے پاس پہنچ جائیں اور کوٹھی کے ارد گرد چھپ کر مورچے سنبھال لیں اور میرے وہاں آنے کا انتظار کریں۔ آپ اندھیرا ہوتے ہی وہاں مورچے سنبھال لیں گے۔ مگر یہ کام اس طرح راز داری سے ہونا چاہیے کہ کسی کو ذرا سی بھی خبر نہ ہونے پائے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ڈی ایس پی بولا: "ایسا ہی ہو گا۔ لیکن کیا وہاں ہم تخریب کاروں کے سارے ایجنٹوں کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جیسا کہ تم بھی جانتے ہو کہ ہم اس گروہ کے سارے ارکان کو زندہ یا مردہ پکڑنا چاہتے ہیں"

ناگ نے کہا: "فکر نہ کریں۔ وہاں سارے کے سارے تخریب کار موجود ہوں گے اور آپ کچھ کو مُردہ اور کچھ کو زندہ گرفتار کر سکیں گے"

ڈی ایس پی آگے کو جھک کر بولا:

"مسٹر ناگ! یقین نہیں آ رہا۔ کیوں کہ یہ لوگ سارے شہر میں بکھرے ہوئے ہیں"

ناگ نے کہا: "وہ سب رات کو وہاں جمع ہوں گے۔ آپ رات نو بجے کے بعد نیلی چھت والی کوٹھی کے ارد گرد مورچے سنبھال لیں۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا اور آپ کو تلاش کر لوں گا۔ اب میں جاتا ہوں۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"

ڈی ایس پی اٹھ کر آفس کے دروازے تک ناگ کے ساتھ آیا۔ ناگ نے کہا:

"یہ راز کسی پر ظاہر نہیں ہونا چاہیے۔ پولیس کے



خاص سپاہی مسلح ہو کر آپ کے ساتھ جانے چاہئیں اور انہیں بھی کچھ نہ بتایا جائے کہ وہ کیا کرنے کیلئے وہاں جا کر مورچے سنبھال رہے ہیں"

"ایسا ہی ہو گا مسٹر ناگ! فکر نہ کرو"

ڈی ایس پی نے ناگ سے ہاتھ ملایا۔ ناگ تیزی سے باہر نکل گیا۔

ناگ کے جاتے ہی ڈی ایس پی نے انسپکٹر سکندر کو بُلا کر ساری بات سمجھائی۔ انسپکٹر سکندر نے اسی وقت کے چار آدمیوں کو مزدوروں کا لباس پہنایا۔ خود بھی ایک آڑھتی کا لباس پہنا۔ پہلے ٹرک میں چینی اور چاول کی چھ بوریاں لاد کر رکھیں اور سیدھا کراچی ائرپورٹ پر آ گیا۔ بوریوں کو نقلی مزدوروں کے کاندھوں پر لادا اور خود ہاتھ میں پنسل اور کاپی لیے ان کے ساتھ اوپر کینٹین میں آ گیا۔ کینٹین کا مالک اس وقت وہاں نہیں تھا۔ یہ بات انسپکٹر سکندر نے پہلے ہی فون کر کے معلوم کر لی تھی۔ اس نے ہیڈ بیرے سے کہا:

"ملک صاحب نے تین بوری چاول اور تین بوری چینی بھجوائی ہے۔ سٹور روم میں رکھوا لی جائیں"

ہیڈ بیرا سمجھا کہ ہو سکتا ہے کسی ملک صاحب نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ڈی ایس پی بولا: "ایسا ہی ہو گا۔ لیکن کیا وہاں ہم
تخریب کاروں کے سارے ایجنٹوں کو پکڑنے میں
کامیاب ہو جائیں گے۔ جیسا کہ تم بھی جانتے ہو کہ
ہم اس گروہ کے سارے ارکان کو زندہ یا مردہ پکڑنا
چاہتے ہیں۔"

ناگ نے کہا: "فکر نہ کریں۔ وہاں سارے کے سارے
تخریب کار موجود ہوں گے اور آپ کچھ کو مُردہ
اور کچھ کو زندہ گرفتار کر سکیں گے۔"

ڈی ایس پی آگے کو جھک کر بولا:

"مسٹر ناگ! یقین نہیں آ رہا۔ کیوں کہ یہ لوگ سارے
شہر میں بکھرے ہوئے ہیں۔"

ناگ نے کہا: "وہ سب رات کو وہاں جمع ہوں
گے۔ آپ رات نو بجے کے بعد نیلی چھت والی
کوٹھی کے ارد گرد مورچے سنبھال لیں۔ میں وہاں پہنچ
جاؤں گا اور آپ کو تلاش کر لوں گا۔ اب میں
جاتا ہوں۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

ڈی ایس پی اٹھ کر آفس کے دروازے تک ناگ کے
ساتھ آیا۔ ناگ نے کہا:

"یہ راز کسی پر ظاہر نہیں ہونا چاہیے۔ پولیس کے
خاص سپاہی مسلح ہو کر آپ کے ساتھ جانے چاہئیں
اور انہیں بھی کچھ نہ بتایا جائے کہ وہ کیا کرنے کے لیے وہاں
جا کر مورچے سنبھال رہے ہیں۔"

"ایسا ہی ہو گا مسٹر ناگ! فکر نہ کرو۔"

ڈی ایس پی نے ناگ سے ہاتھ ملایا۔ ناگ تیزی سے
باہر نکل گیا۔

ناگ کے جاتے ہی ڈی ایس پی نے انسپکٹر سکندر کو بلا کر
ساری بات سمجھائی۔ انسپکٹر سکندر نے اسی وقت کے چار
آدمیوں کو مزدوروں کا لباس پہنایا۔ خود بھی ایک آدمی کا
لباس پہنا۔ پہلے ٹرک میں چینی اور چاول کی چھ بوریاں
لاد کر رکھیں اور سیدھا کراچی ائرپورٹ پر آ گیا۔ بوریوں کو
نقلی مزدوروں کے کاندھوں پر لادا اور خود ہاتھ میں پنسل
اور کاپی لیے ان کے ساتھ اوپر کینٹین میں آ گیا۔ کینٹین کا
مالک اس وقت وہاں نہیں تھا۔ یہ بات انسپکٹر سکندر نے
پہلے ہی فون کر کے معلوم کر لی تھی۔ اس نے ہیڈ بیرے
سے کہا:

"ملک صاحب نے تین بوری چاول اور تین بوری
چینی بھجوائی ہے۔ سٹور روم میں رکھوا لی جائیں۔"

ہیڈ بیرا سمجھا کہ ہو سکتا ہے کسی ملک صاحب نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



یہ سامان کینٹین کے لیے بھجوایا ہو اور کینٹین کے مالک نے پہلے سے آڈر دے رکھی ہو۔ اس نے آگے بڑھ کر سٹور روم کا دروازہ کھول دیا اور بولا:

"یہاں اندر رکھ دیں مال۔"

انسپکٹر سکندر سٹور روم میں داخل ہو گیا اور نقلی مزدوروں سے بولا:

"چلو اوئے۔ ادھر لگا دو سارا مال۔"

نقلی مزدور بڑے آرام آرام سے بوریاں لا کر سٹور روم میں رکھنے لگے۔ ہیڈ بیرا ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔ انسپکٹر سکندر چاہتا تھا کہ یہ کم بخت وہاں سے جائے اور وہ بوریوں کے پیچھے بے ہوش ایجنٹ کو اُٹھائے۔ اس لئے ہیڈ بیرے سے کہا:

"بھائی کیا ہمیں چائے نہیں پلاؤ گے؟"

ساتھ ہی انسپکٹر سکندر نے دس روپے کے دو نوٹ نکال کر ہیڈ بیرے کی طرف بڑھائے۔ ہیڈ بیرا نوٹ لے کر بہت خوش ہو گیا۔ بولا:

"صاحب جی! ابھی لگاتا ہوں میز پر چائے۔ آپ بوریاں رکھوا کر کینٹین میں آ جائیں۔"

ہیڈ بیرا واپس گیا تو انسپکٹر سکندر نے بوریوں کے پیچھے



گتے کے ڈبے وغیرہ اٹھا کر دیکھا۔ وہاں ایک آدمی جس نے بیرے کی وردی پہن رکھی تھی بے ہوش پڑا تھا یہی ایجنٹ نمبر سات تھا۔ انسپکٹر نے اپنے سپاہیوں کو اشارہ کیا۔ انہوں نے فوراً ساتھ لائی ہوئی ایک خالی بوری میں بے ہوش ایجنٹ کو ڈال کر بند کر دیا۔ ایک سپاہی نے بوری کاندھے پر اٹھائی اور سٹور روم سے نکل کر سیڑھیاں اترتا نیچے چلا گیا۔

انسپکٹر سکندر کا مشن بڑی خاموشی سے پورا ہو گیا تھا۔ ابھی ایک کام باقی تھا۔ اس نے نقلی مزدوروں کو ساتھ لیا اور کینٹین میں آ کر بیٹھ گیا۔ ہیڈ بیرا چائے اور کیک لگا رہا تھا۔

انسپکٹر سکندر نے کہا:

"شکریہ بھائی جی۔"

وہ چائے پینے لگے۔ انسپکٹر نے ہیڈ بیرے کو ایک طرف لے جا کر کہا:

"بھائی! تمہارے یہاں ایک بیرا کام کرتا ہے۔ اس کا نام اس وقت منہ پر نہیں چڑھ رہا۔ لمبا، دُبلا پتلا سانولا سا ہے۔"

"اوہ کبیر کا پوچھ رہے ہیں آپ" ہیڈ بیرے نے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



یہ حلیہ ایجنٹ نمبر سات ہی کا تھا۔ انسپکٹر نے کہا۔
"ہاں ہاں کبیر ہی۔ اس کا نام ہے۔ اس نے بھی نام
بتایا تھا مجھے۔"
ہیڈ بیرا بولا: "مگر کبیر یہاں نظر نہیں آ رہا۔ تھوڑی دیر
پہلے تو یہیں تھا۔"
انسپکٹر سکندر نے جیب سے دس روپے کا ایک اور نوٹ
نکال کر ہیڈ بیرے کو دیا اور آنکھ مار کر کہا:
"بھائی! کبیر کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ اس
نے میرے ہاتھ یہ پیغام بھیجا ہے کہ مالک سے
کہہ دینا میں حکیم جی کے پاس شہر جا رہا ہوں
پیٹ میں درد ہے۔ شام تک واپس آ جاؤں گا۔"
ہیڈ بیرے نے کہا: "کوئی بات نہیں جناب۔ آپ
کوئی فکر نہ کریں۔ کبیر کے گھنٹے بھی نہیں کاٹے
جائیں گے۔"
انسپکٹر نے اٹھتے ہوئے ہیڈ بیرے سے ہاتھ ملایا اور کہا:
"خدا تمہارا بھلا کرے بھائی! کبیر بے چارہ غریب
آدمی ہے اور پھر بیمار بھی ہے۔"
"جی آپ کوئی فکر ہی نہ کریں۔"
انسپکٹر سکندر نے نقلی مزدوروں یعنی اپنے سپاہیوں کو



ساتھ لیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایئرپورٹ سے باہر آ کر
ٹرک میں بیٹھ گیا۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہا:
"اوئے میاں داد! بے ہوش مجرم کہاں ہے؟"
سپاہی میاں داد بولا:
"یہ بے ہوش پڑا ہے جناب۔ سیٹ کے
نیچے۔"
اور ٹرک تھانہ صدر کی طرف روانہ ہو گیا۔
بے ہوش ایجنٹ نمبر سات کو اسی وقت خفیہ طریقے سے
بڑی جیل میں لے جا کر اس کے تہ خانے میں بند کر دیا گیا۔
ناگ اور ماریا تھانے سے چل کر سیدھے پالوش نگر
والے ہوٹل میں عنبر اور کیٹی کے پاس آ گئے۔ انہیں ٹائم بم
اور ریڈیو ٹرانسمیٹر اور سارے واقعات شروع سے آخر
تک بتائے۔ عنبر اور کیٹی اس کارکردگی پر بے حد خوش
ہوئے۔ عنبر نے پوچھا:
"اب تمہارا کیا پروگرام ہے ناگ! تم ان سب
تخریب کاروں کو ان کے لیڈر کے خفیہ اڈے پر کیسے
اکٹھا کرو گے؟"
ناگ نے ریڈیو ٹرانسمیٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:
"ٹھیک پانچ بجے لیڈر یعنی کالا چیتا ایک مزدور کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



پیغام دینے والا ہے۔ بس۔ اس کے ساتھ میری کچھ باتیں ہوں گی اور سارا کام ٹھیک ہو جائے گا۔"

کیٹی اور ماریا نے پوچھا کہ تم اس سے کیا بات کرو گے

ناگ مسکرا کر بولا:

"تمہارے سامنے بات کروں گا۔ ذرا صبر کرو، پانچ بج لینے دو۔"

اور وہ گھڑی کی طرف دیکھنے لگا!!

○

# ناگن رقاصہ

ماریا نے کہا: "یہ تو اتفاق کی بات ہے کہ لیڈر کالا چیتا نے خود کہہ دیا تھا کہ وہ پانچ بجے کوئی پیغام دے گا۔ اگر وہ بات نہ کرنے والا ہوتا تو تم کیا کرتے؟"

ناگ مسکرایا، کہنے لگا،

"جب آدھی رات کو ٹائم بم نہ پھٹتا تو وہ اگلے روز مجھ سے ضرور رابطہ قائم کرتا۔ میں اپنا جال اس وقت بھی پھینک سکتا تھا۔"

عنبر نے کہا: "ناگ آخر تمہارا جال کیا ہے؟ ہمیں بھی تو بتاؤ۔"

ناگ کہنے لگا،

"ابھی نہیں عنبر بھیا۔ تھوڑی دیر انتظار کرنا ہوگا۔"

ساڑھے چار بجے انہوں نے چائے منگوا کر پی۔ پانچ بجنے میں ایک منٹ رہتا تھا کہ عنبر ناگ کیٹی اور ماریا ب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے۔ ریڈیو ٹرانسمیٹر ناگ کے ہاتھ میں تھا۔ ٹھیک پانچ بجے ٹرانسمیٹر میں سے سگنل کی آواز آئی۔ ناگ کو ایک ہی خطرہ تھا کہ کہیں کالا چیتا کوڈ زبان میں بات نہ کرنا شروع کر دے۔ مگر اس کا بھی اس نے علاج سوچ رکھا تھا۔ جونہی سگنل ہوا، ناگ نے فوراً ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر بے حد گھبرائی ہوئی آواز میں کہا:

"لیڈر! پولیس کو سوائے خفیہ اڈے کے ہمارے سارے ایجنٹوں کے ٹھکانوں کا علم ہو گیا ہے۔ وہ چھاپہ مار رہی ہے سب کو آرڈر کر دو کہ وہ خفیہ اڈے پر تمہارے پاس پہنچ جائیں۔ میں بڑی مشکل میں ہوں۔ اس سے زیادہ بات نہیں کر سکتا۔ پولیس آ رہی ہے۔ میں بھاگ رہا ہوں۔"

ناگ کو لیڈر کی اتنی ہی آواز آئی کہ کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟ مگر ناگ نے جلدی سے ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

عنبر، کیپٹن اور ماریا اس کا منہ دیکھنے لگے۔

عنبر نے کہا:

"بھائی! تم نے بڑا اچھا کھیلا ہے مگر کیا لیڈر تمہاری بات کا اعتبار کرے گا؟"

ناگ نے کہا: "کیوں نہیں کرے گا۔ وہ جانتا ہے



کہ میں ایجنٹ نمبر سات ہوں اور میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔"

کیپٹن نے کہا: "اب تم کیا کرو گے؟"

ناگ بولا: "ماریا میرے ساتھ جائے گی۔ وہ یہ ٹائم بم خفیہ اڈے کے اندر اس کے دروازے پر جا کر رکھ دے گی۔ اس کے پھٹنے سے دروازہ اڑ جائے گا اور ساتھ ہی وہ الیکٹرک مقناطیسی شعاعیں بھی غائب ہو جائیں گی جن کو خفیہ سوئچ کے ساتھ کالا چیتا نے وہاں پھیلا رکھا ہے اور جس کی وجہ سے ماریا بھی اندر داخل نہیں ہو سکی تھی۔"

عنبر نے کہا: "ہم تمہاری کامیابی کے لیے دعا کریں گے۔ ویسے مجھے شک ہے کہ کالا چیتا اپنے ساتھی جاسوسوں اور تخریب کاروں کو خفیہ اڈے پر نہیں بلائے گا۔"

ناگ نے ہنس کر کہا:

"تم دیکھ لینا۔ آج آدھی رات سے پہلے پہلے تخریب کاروں کا سارا ٹولہ گرفتار ہو چکا ہو گا۔"

جب رات کے ٹھیک دس بجے تو ناگ نے ٹائم بم کی ٹیوب کے باہر لگی ہوئی چھوٹی سی گھڑی کی سوئی کو گھما

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کے ہندسے پر کر دیا اور ماریا کو ساتھ لے کر سیدھا
صدر پہنچا۔ وہاں اسے پتہ چلا کہ ڈی ایس پی اور انسپکٹر
سکندر پولیس کی چار گاڑیاں لے کر کسی جگہ چھاپہ مارنے
گئے ہوئے ہیں۔

ناگ کو تسلی ہو گئی۔ انہوں نے ٹیکسی لی اور شہر سے نکل
کر ٹینلی چھت والے تخریب کاروں کے خفیہ اڈے کی طرف
روانہ ہو گئے۔ شہر کی روشنیوں سے باہر نکلے تو سڑک کی دونوں
جانب رات کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ پھر انہوں نے ایک
جگہ سمندر کنارے پہنچ کر ٹیکسی چھوڑ دی۔

ناگ نے ٹائم بم ماریا کو دے کر کہا:

"تم یہ ٹائم بم لے کر جاؤ اور خفیہ اڈے کے
گیراج کے اندر جا کر سیڑھیاں اترنے کے بعد
اس دروازے کی ایک طرف دیوار میں لگا دینا۔
پھر واپس وہ سامنے والی چٹان کے پاس آ جانا۔
انسپکٹر سکندر اور ڈی ایس پی وہیں ہوں گے۔ میں
اسی طرف جا رہا ہوں۔"

ماریا نے ٹائم بم لیا اور ہوا میں تیز جھونکے کی طرح
لہراتی تخریب کار جاسوسوں کے خفیہ اڈے کی طرف اُڑنے
لگی۔ وہ اس سے پہلے بھی اس جگہ آ چکی تھی مگر الیکٹرو مقناطیسی



لہروں کے چاروں طرف پھیلے ہونے کی وجہ سے وہ خفیہ
اڈے کے اندر داخل نہیں ہو سکی تھی۔ اسے بند دروازے
کے اندر سے گزرنے کی کوشش میں شدید جھٹکا لگا تھا
اور وہ باہر سیڑھیوں پر جا گری تھی۔ ماریا درختوں میں گھری
ہوئی اس پراسرار ویران کوٹھی کے گیراج کے پاس آ کر رک
گئی جس کے تہہ خانے میں کالا بچھو کا خفیہ اڈا تھا۔ گیراج
بند تھا مگر ماریا اس کے بند دروازے میں سے اندر داخل
ہو گئی۔ آگے سیڑھیاں تھیں۔ اس کے آگے اندھیرے میں وہ
بند دروازہ تھا جس میں سے الیکٹرو مقناطیسی شعاعیں
نکل رہی تھیں اور کوئی جاندار یا غیر مرئی غائب شے اس
کے اندر داخل نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ بڑی قاتل لہریں تھیں
اور انسان کے جسم سے ٹکرا کر اسے ہلاک کر دیتی تھیں۔
جب کسی ایجنٹ کو اندر داخل ہونا ہوتا تھا تو وہ دیوار
کے قریب کھڑے ہو کر اپنے ٹرانسمیٹر سے خفیہ کوڈ الفاظ
دہراتا تھا جس کے اثر سے الیکٹرو مقناطیسی شعاعیں دس
سیکنڈ کے لیے غائب ہو جاتی تھیں اور دروازہ اپنے آپ
کھل جاتا تھا۔ یہ خفیہ کوڈ الفاظ نہ ناگ کو معلوم تھے اور
نہ ماریا ہی انہیں جانتی تھی۔

وہ بند دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔ اس نے دروازے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کے کونے میں دیوار میں ایک جگہ چھوٹے سے سوراخ میں
بم کی ٹیوب دبا کر رکھ دی اور باہر آ گیا۔

دوسری طرف ناگ چٹان کے قریب پہنچ کر رک گیا
اور اس نے جیب سے چھوٹی سی ٹارچ نکال کر تین بار روشن کی
اس کے ساتھ ہی ایک جگہ جھاڑیوں کے پیچھے سے ڈی ایس
پی ہاتھ میں پستول لیے نکل آیا اور ناگ کو پہچان کر بولا

"مسٹر ناگ! اب ٹھیک ہے۔ ہمارے پاس مورچے
میں آ کر بیٹھ جاؤ۔ یہ بتاؤ کہ ہمیں کس وقت
چھاپہ مارنا ہوگا۔"

ناگ نے کہا: "ٹھیک آدھ گھنٹے بعد۔ یعنی پورے
گیارہ بجے رات۔ کیا اس کوٹھی کو چاروں طرف
سے گھیر لیا گیا ہے؟"

ڈی ایس پی نے جواب دیا،
"یہ کوٹھی ہماری پولیس کے جوانوں کی زد میں ہے
اس وقت اس کوٹھی کے ارد گرد دو سو پولیس
کے جوان کوٹھی پر چھاپہ مارنے کے لیے مورچوں
میں رائفلیں تانے میرے سگنل کے انتظار میں بالکل
تیار بیٹھے ہیں۔"

ناگ بولا: "بہت خوب۔ اب ایسا ہے کہ ٹھیک



گیارہ بجے کوٹھی کے اندر ایک دھماکہ ہوگا۔ اس
کے ساتھ ہی آپ حملہ کر دیں گے۔ میں آپ کی
راہ نمائی کروں گا۔ ہم گیراج کی طرف سے اندر داخل
ہوں گے۔ پچھلی پہاڑی رائفلیں لیے باہر چھپے رہیں
گے کہ اگر کوئی تخریب کار بھاگنے کی کوشش کرے
تو اسے وہیں ہلاک کر دیا جائے۔"

ڈی ایس پی نے پوچھا:
"کیا سارے تخریب کار یہاں جمع ہیں؟"

ناگ نے کہا: "میں نے ایسا ہی بندوبست کیا ہے کہ
سارے تخریب کار یہاں آ جائیں۔"

ڈی ایس پی بولا: "میں نے تھوڑی دیر بعد
کچھ گاڑیاں دور سڑک پر سے گزر کر ان چٹانوں
کے پیچھے گم ہوتی دیکھی ہیں۔ خیال ہے کہ یہ تخریب
کار ہی ہوں گے جو خفیہ اڈے میں آ رہے تھے۔"

ناگ بڑا خوش ہوا۔ "کیا گاڑیاں آپ نے دیکھی تھیں؟"
"ہاں ہاں۔ ان کی روشنی ہمارے سامنے والی پہاڑی
کے ساتھ لگ کر گزرتی تھی۔"

"بس ٹھیک ہے۔" ناگ نے کہا: "میری چال کامیاب
رہی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



لگتے ہیں اسے ماریا کی خوشبو آئی۔ اس نے آہستہ سے
کہا، ماریا؟
ڈی ایس پی نے کہا:
تم نے مجھ سے کچھ کہا؟
ناگ نے جلدی سے کہا:
نہیں۔ میں کہہ رہا تھا کہ انسپکٹر سکندر کہاں ہے؟
وہ سامنے مشرق کی طرف سے سپاہیوں کو لے کر حملہ کرے گا۔ وہ سامنے جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھا ہے۔
ماریا نے ناگ کے کان میں کہا:
میں تمہارے پاس ہوں۔ میں نے ٹائم بم لگا دیا ہے۔ تمہیں جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ اگر اس بم کی گھڑی ٹھیک ہے تو پھر پورے گیارہ بجے وہ پھٹ پڑے گا۔

ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے ماریا کی پوری بات سن لی تھی۔ ماریا ایسی آواز میں بات کر رہی تھی جو سوائے ناگ کے دوسرا کوئی نہیں سن سکتا تھا۔

ڈی ایس پی، ماریا اور دوسری طرف انسپکٹر سکندر اندھیری رات میں نیلی چھت والی پراسرار کوٹھی پر نظریں جمائے



بیٹھے تھے۔ ناگ کی آنکھیں کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر لگی تھیں۔ ایک ایک سیکنڈ بڑی مشکل سے گزر رہا تھا۔ سوئی جب گیارہ بجے پر پہنچی تو سب بے تابی سے تخریب کاروں کے خفیہ اڈے کی طرف دیکھنے لگے جو درختوں کے اندھیرے میں سائے کی طرح نظر آ رہا تھا۔

ڈی ایس پی نے کہا:
مسٹر ناگ! گیارہ تو بج گئے۔ دھماکہ نہیں ہوا۔
ماریا بولی، ناگ بھیا! لگتا ہے ٹائم بم کی گھڑی خراب...
ابھی یہ الفاظ اس کے منہ ہی میں تھے کہ ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ آگ کا ایک بہت بڑا شعلہ اوپر کو اٹھا جس میں خفیہ اڈے کے گیراج کی چھت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر شعلوں کی روشنی میں درختوں سے بھی اوپر کو اچھل گئی۔ ڈی ایس پی نے ہوا میں تین فائر کیے۔ یہ حملے کا سگنل تھا۔ اس کے ساتھ ہی چاروں طرف سے سپاہی مورچوں سے نکل کر خفیہ اڈے کی طرف رائفلیں تانے لپکے۔ گیراج کا تباہ شدہ حصہ ملبے کا ڈھیر بن چکا تھا۔ ناگ اور ڈی ایس پی گیراج کے قریب گئے تو دیکھا کہ وہاں نیچے دیوار میں ایک بہت بڑا گڑھا پڑ چکا تھا۔ وہ اندر داخل ہو گئے۔ کمرے میں آٹھ تخریب کاروں کی لاشیں پڑی تھیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سپاہی باہر فائرنگ کر رہے تھے۔ چار تخریب کاروں نے دوسری طرف سے فرار ہونے کی کوشش کی تھی۔ جن کو وہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

ناگ، ماریا، ڈی ایس پی اور انسپکٹر سکندر نے ساری کوٹھی اور اس کے تہہ خانے کو چھان مارا۔ تین تخریب کاروں کو گرفتار کر لیا گیا جو سخت زخمی حالت میں تھے مگر انہیں کالا چیتا کہیں نہ ملا۔

ناگ نے کہا ”گروہ کا لیڈر غائب ہے۔ انسپکٹر سکندر تم سپاہیوں کو لے کر ان مردوں کو گھیرے میں لیے رکھو۔ میں ایک بار پھر تہہ خانے میں جا کر کالے چیتے کو تلاش کرتا ہوں۔“

ناگ اور ماریا نیچے تہہ خانے میں آ گئے۔ یہاں بھی دھماکے کی وجہ سے تباہی پھیلی تھی اور چیزیں الماریوں سے گر کر فرش پر ٹوٹی پھوٹی پڑی تھیں۔ لیڈر یہاں بھی نہیں تھا۔

ماریا نے کہا،

”میں اس دیوار سے گزر کر دوسری طرف دیکھتی ہوں۔“

ماریا دیوار میں سے گزر کر دوسری طرف گئی تو وہاں ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی تھی جو بالکل خالی پڑی تھی۔ تخریب کار جاسوسوں کے گروہ کا لیڈر کالا چیتا وہاں بھی



نہیں تھا۔ ماریا نے ایک بار اس کی شکل دیکھی تھی جب اس نے اپنے چہرے پر نقاب نہیں پہنا ہوا تھا۔ اس شکل کا کوئی آدمی ابھی تک گرفتار نہیں ہوا تھا۔ وہ کوٹھڑی سے نکل کر ناگ کے پاس آ گئی۔ ناگ کو بتایا کہ گروہ کا لیڈر وہاں بھی نہیں ہے۔

ناگ بولا ”اگرچہ اپنے ساتھیوں کے بغیر وہ بالکل بے کار ہے مگر پھر بھی اس کی گرفتاری بہت ضروری ہے۔“

ماریا نے کہا ”میں اس کی شکل پہچانتی ہوں مجھے یقین ہے کہ وہ ان تہہ خانوں میں ہی کسی جگہ چھپا ہوا ہے۔“

ناگ کہنے لگا ”میں پولیس کو واپس بھجوائے دیتا ہوں ہم یہاں رہ کر ایک بار پھر ساری کوٹھی کی تلاشی لیں گے۔“

”ٹھیک ہے۔ ان لوگوں نے سارے تخریب کاروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ انہیں واپس چلے جانا چاہیے۔“

ادھر ناگ اور ماریا میں یہ باتیں ہو رہی تھیں اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دوسری طرف تہہ خانے کے مغربی کونے میں ایک خفیہ کوٹھڑی میں تخریب کار گروہ کا لیڈر کالا چیتا سخت زخمی حالت میں فرش پر پڑا کراہ رہا تھا اور اس کے پاس اس کا قریبی ساتھی اور دوست جس کا نام بلیک کوبرا تھا بیٹھا اس کی کٹی ہوئی ٹانگوں سے بہتے خون کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کالا چیتا بولا:

بلیک کوبرا! میری دونوں ٹانگیں کٹ چکی ہیں۔ ہمارے سارے ساتھی یا تو مر گئے ہیں یا پولیس نے انہیں پکڑ لیا ہے۔ میں بھی مرنے والا ہوں۔ تم اپنی جان بچا کر خفیہ راستے سے نکل کر بھاگ جاؤ۔ ہو سکتا ہے پولیس یہاں بھی پہنچ جائے۔

بلیک کوبرا نے کہا:

"باس! میں تمہیں بھی اپنے ساتھ لے جاؤں گا میں تمہیں ٹھیک کر دوں گا۔"

کالے چیتے نے کہا:

"نہیں بلیک کوبرا ـــ میں نہیں بچ سکتا۔ یہ میرے آخری سانس ہیں۔ تم ـــ تم میری ایک بات یاد رکھنا۔ میرا خیال ہے کہ ایک سپیرا جس کا نام ناگ



ہے اس نے یہ ساری تباہی مچائی ہے۔ اس سے ہم سب کے خون کا بدلہ ضرور لینا۔ وہ ہی پولیس کو لے کر یہاں آیا تھا اور اسی نے ہمارے اڈے کو ٹائم بم سے تباہ کیا ہے۔ اسی نے ـــ اسی نے واٹر ٹینک پر مجھے دھوکے میں پھنسایا۔۔۔"

اس کے ساتھ ہی کالے چیتے نے آخری ہچکی لی اور مر گیا۔

بلیک کوبرا ٹارچ کی روشنی ڈال کر اس کے مردہ چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔ اچانک اسے کسی مرد کی آواز سنائی دی۔

"ادھر بھی شاید کوئی خفیہ تہہ خانہ ہے۔"

یہ ناگ کی آواز تھی جو ماریا کے ساتھ باتیں کرتا اسی تہہ خانے کی دیوار کی طرف چلا آ رہا تھا۔ بلیک کوبرا نے لیڈر کی لاش کو وہیں چھوڑا اور خفیہ راستے میں چھلانگ لگا کر سوراخ کا دروازہ اوپر سے گرا دیا اور سرنگ میں سے ہوتا ہوا اس علاقے سے دور سمندر کے کنارے نکل کر رات کی تاریکی میں شہر کی طرف چل پڑا۔

ناگ اور ماریا خفیہ تہہ خانے میں داخل ہوئے تو ٹارچ کی روشنی میں انہیں وہاں تخریب کاروں کے لیڈر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کالے چیتے کی لاش ملی۔ ماریا نے اسے پہچان لیا۔ وہ بہت
خوش ہوئے کہ آخر گروہ کا لیڈر بھی مارا گیا۔ اسی وقت
انہوں نے باہر آ کر انسپکٹر سکندر کو وائرلیس پر لیڈر کی
موت کا پیغام دیا اور واپس بلایا۔ انسپکٹر سکندر اپنی پولیس
پارٹی کے ساتھ ابھی تھانے سے دُور ہی تھا کہ وائرلیس کا
پیغام سن کر وہیں سے واپس مڑ گیا۔ کالے چیتے کی لاش
ہسپتال میں لا کر دوسرے تخریب کاروں کی لاشوں کے
ساتھ ڈال دی گئی۔

ناگ کی یہ بہت بڑی کامیابی تھی۔ عنبر اور کیپٹی نے بھی
ناگ اور ماریا کی بہادری اور ذہانت کی داد دی۔ آئی جی
پولیس نے سرکاری طور پر ناگ اور عنبر کی ضیافت کی اور
انہیں تعریفی سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ اب ناگ، عنبر، ماریا اور
کیپٹی کراچی شہر سے جانے کی تیاریاں کرنے لگے۔ ان کا ارادہ
ملک امریکہ کی طرف جانے کا تھا۔ کیوں کہ یورپ اور مشرقِ
وسطیٰ میں تیسری ایٹمی جنگ کے بادل منڈلا رہے تھے
یہ افواہ عام تھی کہ روس اور امریکہ میں کسی وقت بھی
جنگ چھڑ سکتی ہے۔ ناگ کا خیال تھا کہ اگر ایٹمی جنگ
چھڑ گئی تو دنیا کا کوئی ملک سلامت نہیں رہے گا۔

"پھر امریکہ بھی تباہ ہو جائے گا" کیپٹی نے کہا۔



ناگ نے کہا: "اس کے باوجود صرف امریکہ ہی
ایک ایسا ترقی یافتہ ملک ہے کہ وہاں زمین دوز
ایک ایسا ہال بنا ہوا ہے جو بہت وسیع اور
[illegible] ہے۔ میں نے سنا ہے کہ اس تہہ خانے
کو ایٹمی جنگ کی صورت میں چاروں طرف سے
تابکاری سے بچایا گیا ہے۔ اس تہہ خانے کا
کوڈ نام نگن ہال ہے۔ یہاں دنیا کی ہر شے
محفوظ کر کے رکھ دی گئی ہے۔ تاکہ اگر ایٹمی
جنگ میں ساری دنیا تباہ ہو جائے۔ کوئی زندہ
نہ بچے تو اس خفیہ کمین گاہ نگن ہال کی ساری
چیزیں اور وہاں پناہ لیے ہوئے انسان باقی
بچ جائیں اور جب باہر زمین پر ایٹمی تابکاری کا
اثر ختم ہو جائے تو وہ باہر نکل کر ایک بار پھر
نئی زندگی شروع کر سکیں۔ ہم امریکہ جا کر اس
نگن ہال ہی میں ایٹمی جنگ کی بربادی سے بچ سکتے
ہیں۔ عنبر اور ماریا تو ایٹمی تابکاری میں زندہ رہ
سکیں گے مگر میں اور کیپٹی شاید مر جائیں۔ ہم اس
دنیا کے کٹرے سے باہر کہیں نہیں نکل سکتے اور
یہ دنیا ایٹمی جنگ کی لپیٹ میں آنے ہی والی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہے۔ چنانچہ اپنی جان بچانے کے لیے ضروری
ہے کہ ہم یہاں سے سیدھے امریکہ جائیں اور
لنکن ہال کا سراغ لگا کر جنگ کی صورت
میں اس کے اندر جا کر دوسرے سائنس دانوں
کے ساتھ چھپ کر بیٹھ جائیں۔ کیا خیال ہے؟"
عنبر، ماریا اور کیٹی نے ناگ کی اس تجویز کو پسند کیا۔
کیونکہ اگر دنیا تیسری ایٹمی جنگ کی لپیٹ میں آ
گئی تو وہ صرف لنکن ہال میں پناہ لے کر ہی محفوظ رہ
سکتے تھے۔ یہ ان سب کو اچھی طرح معلوم تھا کہ تیسری
ایٹمی جنگ بڑی ہولناک ہو گی۔ اور ہائیڈروجن بم اور ایسے
ایسے نیوٹرون میزائل ایک دوسرے پر پھینکے جائیں گے
کہ جن کی ہلاک کر دینے والی شعاعوں سے انسانوں کے
جسم بھاپ بن کر اڑ جائیں گے۔ امریکہ چلے جانے کا فیصلہ
کرنے کے بعد انہوں نے اپنے اپنے پاسپورٹوں پر امریکہ
کا ویزا لگوانے کی کوشش شروع کر دی۔

دوسری طرف تخریب کاروں کے گروہ کے مردہ لیڈر
کا ساتھی بلیک کوبرا شہر میں پہنچ چکا تھا اور اس نے
ناگ کی تلاش شروع کر دی تھی۔ بلیک کوبرا شہر میں
ایک ماڈرن کلب چلاتا تھا جس کا نام بلیو سٹار کلب تھا۔



اس کلب میں رات کو ڈسکو ڈانس ہوتے تھے اور صرف
کلب کے ممبر ہی اس میں شریک ہو سکتے تھے جس
روز ناگ عنبر کو پولیس کی طرف سے ضیافت دی گئی
اس کے دوسرے دن اخباروں میں ناگ عنبر کی تصویریں
بھی چھپیں۔ بلیک کوبرا نے ناگ عنبر کی تصویریں کاٹ کر رکھ
لیں۔ اس نے ان دونوں کی شکلوں کو بھی اچھی طرح اپنے
ذہن میں بٹھا لیا اور یہ بھی معلوم کر لیا کہ یہ دونوں ایک
سیاح لڑکی کیٹی کے ساتھ پاپوش نگر کے ایک درمیانے درجے
کے ہوٹل میں رہ رہے تھے۔

بلیک کوبرا نے ایک نسیم خان اور اپنے خاص آدمی
کو پستول دے کر ہوٹل پاپوش نگر بھیجا کہ وہ فقیر کے بھیس
میں وہاں جائے اور عنبر اور ناگ کو ہلاک کر دے لیکن
ایسا ہوا کہ جب یہ کرائے کا قاتل پاپوش نگر والے ہوٹل
میں ایک فقیر کے لباس میں پہنچا تو اسے بیروں کی زبانی
معلوم ہوا کہ ناگ اور اس کے ساتھی سیاح ہوٹل سے
جا چکے ہیں۔

ناگ عنبر ماریا اور کیٹی نے وہ ہوٹل چھوڑ دیا تھا
اور وہ ائرپورٹ کے پاس ہوٹل کشنگر میں آ گئے تھے
اس ہوٹل میں رہ کر وہ اپنے پاسپورٹوں پر امریکہ کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ویزا لگوانے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ قانونی طور پر امریکہ میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ اس سلسلے میں آئی جی پولیس بھی ان کی مدد کر رہا تھا۔

بلیک کوبرا کو جب پتہ چلا کہ ناگ عنبر اس کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں تو اسے بڑی ناکامی کا احساس ہوا مگر اس نے ہمت نہ ہاری اور اپنے آدمی ناگ عنبر کے پیچھے لگا دیئے کہ وہ شہر میں اس کو تلاش کریں۔

ڈسکو کلب کے مالک بلیک کوبرا کو کچھ پریشان پریشان دیکھ کر اس کے کلب کی خاص ڈانسر کنڈنی اس کے پاس آئی اور پوچھا کہ وہ آج کل پریشان پریشان سا کیوں رہتا ہے؟

ڈانسر کنڈنی ڈسکو کلب میں ناگن ڈانس کرتی تھی اور لوگ اس کے ناگن ڈانس پر دنگ رہ جاتے تھے۔ سارے شہر میں ڈانسر کنڈنی کے ناگن ڈانس کی دھوم تھی۔ وہ بلیک کوبرا کی پرانی دوست تھی۔ کراچی آنے سے پہلے وہ بھارت کے شہر مدراس کی ایک کلب میں ناگن ڈانس کیا کرتی تھی جہاں سے بلیک کوبرا نے اسے کراچی میں بلا لیا۔ اس کی وجہ سے ڈسکو کلب کی آمدنی بڑھ گئی تھی۔ بلیک کوبرا کو خود بھی معلوم نہیں تھا کہ اصل میں ڈانسر کنڈنی



کون ہے۔ کنڈنی سے اس کی پہلی ملاقات مدراس شہر کے ایک ہوٹل میں ہوئی تھی جہاں وہ ڈانس کیا کرتی تھی بلیک کوبرا اسے وہاں سے زیادہ تنخواہ پر اپنے ساتھ مدراس کے کلب میں لے آیا۔ یہاں سے وہ کراچی آ گیا تو کنڈنی نے کہا کہ وہ ابھی کراچی اس کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ لیکن چھ ماہ بعد بلیک کوبرا نے اسے بلایا تو وہ کراچی آ کر اس کے ڈسکو کلب میں ناگن ڈانس کرنے لگی۔

بلیک کوبرا نے کنڈنی کے سوال کو سن کر کہا۔

"کنڈنی! تم میری دوست ہو۔ میں تم سے کوئی بات چھپانا نہیں چاہتا۔"

پھر اس نے ڈانسر کنڈنی کو سب کچھ بتا دیا کہ وہ ناگ نام کے ایک آدمی کی تلاش میں ہے جس نے اس کے کتنے ہی دوستوں کو پولیس کے ہاتھوں مروا دیا ہے۔

"میں اس سے اپنے خاص دوست کی موت کا بدلہ لینا چاہتا ہوں تاکہ میرے دوست کی روح کو سکون مل جائے مگر اتنے بڑے شہر میں ناگ کو تلاش کرنے میں بڑی دقت ہو رہی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ڈانسر کندنی نے ناگ کے نام پر کچھ حیران سا ہو کر پوچھا
"یہ کس قسم کا نام ہے؟ یہ تو سانپ کا نام ہے۔"
بلیک کوبرا نے شانے اُچکا کر کہا:

"بس یہی نام ہے اس کا۔ اخباروں میں بھی اس کا نام ناگ ہی لکھا ہے۔ سنا ہے وہ یہاں ہوٹل ہلٹن میں شعبدہ بازی کرتا تھا اور اس کے پاس افریقہ کا کوئی جادوئی ٹوٹکہ یا منتر ہے جس کو پڑھ کر وہ انسان سے سانپ بن جاتا تھا۔"

ڈانسر کندنی نے چونک کر بلیک کوبرا کو دیکھا پھر بولی:
"تمہارے پاس اس کی کوئی تصویر ہے؟"

بلیک کوبرا نے میز کے دراز میں اخبار میں چھپی ہوئی ناگ اور عنبر کی تصویر اسے دکھائی اور ناگ کے چہرے کی طرف اشارہ کر کے کہا:

"یہ ناگ ہے۔ میرا دشمن۔ میرا شکار۔ جو ابھی مجھ سے دور دور ہے۔ مگر میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

ڈانسر کندنی ٹکٹکی باندھے ناگ کی آنکھوں کو تک رہی تھی۔ اسے ناگ کی شکل میں ایک ایسا قیمتی انمول ہیرا مل گیا تھا جس کی تلاش میں ڈانسر کندنی دس برس سے



ہندوستان کے شہروں میں بھٹکتی پھر رہی تھی۔ کندنی کو ناگن کا ڈانس کرتے دس برس گزر گئے تھے۔ وہ ہاتھ میں ایک ایسا سانپ پکڑ کر ڈانس کرتی تھی جس کا زہر نکال دیا جاتا تھا۔ کندنی اصل میں مدراس کے ایک سپیرے کی بیٹی تھی اور اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس نے شیش ناگ کے مندر میں سانپ ڈانس ناچنا شروع کر دیا۔ جب اسے ڈانس کرتے دو برس گزر گئے تو ایک رات دیوتا نے اس کے خواب میں آ کر کہا:

"اے کندنی! تم نے ہمارے مندر میں دو برس ڈانس کر کے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ ہم تمہیں ایک راز بتاتے ہیں۔ اگر تم کسی ایسے انسان کو پانے میں کامیاب ہو گئیں جو اصل میں سانپ ہو اور انسان کی شکل میں چل پھر رہا ہو۔ اور اگر تم نے اس وقت اس ناگ انسان کی گردن کاٹ ڈالی جب وہ سانپ کی حالت میں ہو تو تمہارے اندر آتنی طاقت پیدا ہو جائے گی کہ تم جب چاہو پھنکار کی آواز نکال کر عورت سے ناگن بن سکو گی۔ پھر زمین کے سارے چھپے ہوئے خزانے تمہیں دکھائی دینے لگیں گے۔ تم سارے خزانے حاصل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کر کے دنیا کی مہارانی بن کر زندہ رہ سکے گی مگر شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا انسان تلاش کرو جو اصل میں انسان نہ ہو بلکہ ایک سانپ ہو پھر اسے سانپ کی شکل میں لا کر اس کی گردن کاٹ کر پھینک دو۔ یہ کام تم ہی کو کرنا ہوگا۔"

دیوتا یہ بات کہہ کر غائب ہو گیا۔ ڈانسر کندنی کی آنکھ کھل گئی اور وہ غور کرنے لگی کہ دیوتا نے اسے جو کچھ کہا ہے بالکل درست ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ ایسا انسان کہاں سے تلاش کرے جو اصل میں سانپ ہو تب سے لے کر آج تک ڈانسر کندنی دنیا کی امیر ترین عورت اور مہارانی بننے کے خواب کو اپنے دل میں چھپائے پھر رہی تھی اور کسی سانپ انسان کی تلاش میں تھی۔ دس برس تک ناگن ڈانس کرتے رہنے کی وجہ سے اس میں اتنی قابلیت ضرور پیدا ہو گئی تھی کہ وہ سانپ انسان کی آنکھوں کو دیکھ کر پتہ کر سکتی تھی کہ یہ سانپ کی آنکھیں ہیں۔

چنانچہ جب اس نے اخبار میں ناگ کی تصویر دیکھی اور اس کی آنکھوں پر نظریں جمائیں تو اس کا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ ناگ کی آنکھوں سے ڈانسر کندنی نے



فوراً اندازہ کر لیا کہ یہی وہ سانپ انسان ہے جس کی گردن کاٹ کر وہ مہارانی بننے کا خواب پورا کر سکتی ہے اس نے اپنے دل کا راز ڈسکو کلب کے مالک بلیک کوبرا پر بالکل ظاہر نہ کیا۔ بلکہ فیصلہ کیا کہ وہ ناگ کو انسانی شکل میں قتل ہونے سے بچائے گی۔ اسے کسی سازش سے تلاش کر کے اپنے قابو میں کرے گی پھر اس کے گرد ایسا جال پھیلائے گی کہ وہ مجبور ہو کر اپنی جون بدل کر سانپ کے روپ میں ظاہر ہو اور وہ اس کی گردن اڑا کر خود ناگن بن کر کروڑ پتی عورت بن جائے۔

بلیک کوبرا نے پوچھا:

"تم بڑے غور سے تصویر دیکھ رہی ہو۔ کیا تم نے اسے پہلے بھی دیکھا ہے؟"

ڈانسر کندنی نے فوراً کہا: "نہیں۔ بالکل نہیں۔ یہ تو بڑا عام سا آدمی معلوم ہوتا ہے"

بلیک کوبرا نے دانت پیس کر کہا:

"یہ میرے دوست کا قاتل ہے۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔"

ڈانسر کندنی نے اخبار کا تراشا واپس بلیک کوبرا کے حوالے کرتے ہوئے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اپنے آدمی اس کے پیچھے لگائے رکھو۔ ہو سکتا ہے تمہارے ہاتھ آ جائے۔"

پھر باتوں ہی باتوں میں ڈانسر کنڈنی نے بیگ کوبرا سے معلوم کر لیا کہ ناگ کو آخری بار پاپوش نگر کے ہوٹل میں دیکھا گیا تھا جہاں سے وہ اپنے بیتاج دوستوں کے ساتھ کسی دوسرے ہوٹل میں چلا گیا ہے۔ اب یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ ہوٹل کون سا ہے؟

ڈانسر کنڈنی نے اس ہوٹل کا سراغ لگانے کا پکا فیصلہ کر لیا۔



# ناگ پھنس گیا

ڈانسر کنڈنی سیدھا پاپوش نگر پہنچی۔ یہاں وہ اس معمولی سے ہوٹل میں گئی جہاں پہلے ناگ عنبر مادیا رہا کرتے تھے۔ اس نے ایک بیرے کو باہر بلا کر اسے دس روپے دیئے اور ناگ عنبر کے بارے میں پوچھا۔ بیرے نے کہا کہ میرے ساتھی کو معلوم ہے کہ وہ کس ہوٹل میں گئے ہیں۔ اس سے پوچھ کر بتاتا ہوں۔ کنڈنی نے اسے دس روپے اور دے دیئے۔ بیرا بڑا خوش ہوا۔ بھاگا بھاگا اپنے ساتھی کے پاس گیا اور پھر واپس آ کر کنڈنی کو بتایا۔

"ائرپورٹ کے قریب ایک ہوٹل ہے کنگز ہوٹل وہ لوگ وہاں چلے گئے ہیں۔ میرا ساتھی کہتا ہے کہ وہ لوگ امریکہ جانے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔"

کنڈنی وہاں سے ٹیکسی میں بیٹھی اور سیدھی کنگز ہوٹل آ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



گئی۔ یہاں اسے ناگ عنبر کے کمرے کا فوراً پتہ چل گیا۔ اس نے کمرے کی گھنٹی بجائی۔ اس وقت کمرے میں صرف کیٹی تھی۔ ماریا عنبر اور ناگ ویرا آفس گئے ہوئے تھے۔ کیٹی نے دروازہ کھولا تو اس کے سامنے ایک سانولے رنگ کی سیاہ آنکھوں والی خوبصورت عورت کھڑی تھی۔ کندنی نے مسکراتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر نمستے کہا۔ کیوں کہ کندنی ایک ہندو عورت تھی۔ کیٹی کو یہ عورت بڑی اچھی لگی۔ اس نے پوچھا کہ وہ کس سے ملنا چاہتی ہے۔

کندنی نے کہا "میں مسٹر ناگ سے ملنا چاہتی ہوں۔"

"کس لیے؟" کیٹی نے اسے شک کی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا:

ڈانسر کندنی نے چہرے پر پریشانی کے آثار پیدا کر لیے تھے۔ کہنے لگی:

"کیا آپ مجھے کمرے میں آ کر اپنی دکھ بھری بپتا سنانے کا موقع نہ دیں گی بہن؟"

کیٹی نے کندنی کو ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور پوچھا:

"اب بتاؤ کہ تم مسٹر ناگ سے کیوں ملنا چاہتی ہو اور تم کہاں سے آئی ہو؟"

کندنی نے آنکھوں میں آنسو بھرے اور بولی:



"بہن! میں ایک عجیب مصیبت میں پھنس گئی ہوں۔ میرا نام کندنی ہے۔ میں ایک کلب میں ڈانس کرتی ہوں میری ایک ہی چھوٹی بچی ہے جو میری زندگی کا سہارا ہے۔ مگر وہ موت کے منہ میں جا رہی ہے اور صرف مسٹر ناگ ہی اپنے منتروں سے اسے بچا سکتا ہے۔"

کیٹی غور سے کندنی کی باتیں سن رہی تھی۔

کندنی نے کہا:

"ہفتے میں ایک بار آدھی رات کو ایک کالا سانپ کہیں سے آتا ہے اور میری پھول ایسی بچی کی گردن پر منہ رکھ کر اسے سونگھ کر چلا جاتا ہے میں اپنی بچی کو جہاں بھی چھپا کر رکھوں وہ سانپ وہاں بھی آ جاتا ہے۔ میری بچی دن بدن سوکھتی جا رہی ہے۔ ہم جب اس سانپ کو مارنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ غائب ہو جاتا ہے۔"

کیٹی نے کہا: "تمہیں یہ کیسے خیال آیا کہ ناگ تمہاری بچی کی مدد کر سکتا ہے؟"

کندنی بولی "میں نے سنا ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسا افریقہ کا جادوئی منتر ہے جس سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



وہ تھوڑی دیر کے لیے خود بھی سانپ بن جاتا ہے۔ وہ جس ہوٹل میں یہ شعبدہ دکھایا کرتا تھا وہاں کے لوگوں نے مجھے بتایا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے جادوئی منتر سے سانپ کو ہلاک کر کے میری بچی کو موت کے منہ میں جانے سے بچا سکتا ہے۔ بس اس لیے میں مسٹر ناگ کی منت کرنے آئی ہوں۔"

کیٹی کو بھی اس خوبصورت عورت پر ترس آ گیا تھا اس نے کہا:

"مسٹر ناگ باہر گیا ہوا ہے۔ تم تھوڑی دیر بعد آ جانا ہو سکتا ہے وہ تمہاری کچھ مدد کر سکے۔"

اتنے میں دروازے کی گھنٹی بجی اور ناگ اندر آ گیا۔ ڈانسر کندنی نے ناگ کو فوراً پہچان لیا۔ اس کی آنکھیں سانپ کی آنکھیں تھیں اور ان میں سانپ کی آنکھوں کی مقناطیسی چمک تھی۔ کیٹی نے ناگ سے اس کا تعارف کروایا۔ ڈانسر کندنی نے بڑی عاجزی سے ہاتھ جوڑ کر ناگ کو پرنام کیا اور آنکھوں میں جھوٹے آنسو لا کر بولی:

"مسٹر ناگ! خدا کے لیے۔ بھگوان کے لیے میری بچی کی جان بچا لیں۔ وہ مر رہی ہے۔ وہ میری



زندگی کا آخری سہارا ہے۔ اگر میری بچی کو کچھ ہو گیا تو میں بھی زندہ نہ رہوں گی۔"

"آخر۔۔۔ آخر بات کیا ہے؟ آپ کون ہیں محترمہ؟"

ناگ نے کندنی سے سوال کیا اور صوفے پر بیٹھ کر کیٹی کی طرف دیکھا۔

کیٹی نے کہا "ناگ! تم واپس آ گئے۔ کیا ویزا لگ گیا؟"

ناگ نے کہا:

"وہ لوگ ویزا آفس ہی میں ہیں۔ میں ایک ضروری کاغذ لینے آیا تھا۔"

وہ دوبارہ کندنی کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا:

"محترمہ آپ کون ہیں۔ لگتا ہے میں نے اخبار میں آپ کی تصویر کہیں دیکھی ہے۔"

کندنی نے رومال سے آنسو پونچھ کر کہا:

"آپ نے ٹھیک کہا۔ میں ایک کلب کی ڈانسر ہوں۔ میرا نام کندنی ہے۔"

اس کے بعد اس نے روتے ہوئے وہ ساری جھوٹی کہانی ایک بار پھر دہرا دی جو اس سے پہلے اس نے کیٹی کو سنائی تھی۔ ناگ بڑے غور سے اس کی دردناک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہانی سنتا رہا۔ پھر اس نے پوچھا:

"یہ سانپ آپ کی بچی کو کب سے سونگھ رہا ہے؟"

کندنی نے کہا: "آج چار ماہ ہو چکے ہیں۔ ہم نے سانپ کو کئی بار مارنے کی کوشش کی مگر وہ اچانک غائب ہو جاتا ہے۔ میں اپنی بچی کو لے کر یورپ بھی چلی گئی تھی۔ مگر سانپ رات کو اسے سونگھنے وہاں بھی پہنچ گیا۔ خدا کے لیے مسٹر ناگ میری بچی کی جان بچا لیجیے۔ میں آپ کی اس لیے منت کرنے آئی ہوں کہ سنا ہے آپ کے پاس کوئی سانپ کا منتر ہے۔"

ناگ نے سر کھجاتے ہوئے کہا:

"میرے پاس کوئی جادو کا منتر تو نہیں ہے میں جو ہوٹل میں تھوڑی دیر کے لیے سانپ بن جاتا تھا تو یہ نظروں کا دھوکا ہوتا تھا۔ اصل میں میں سانپ نہیں بنتا تھا بلکہ لوگوں کی آنکھوں پر میں ایسا اثر ڈال دیتا تھا کہ انہیں یوں نظر آتا جیسے میں سانپ بن گیا ہوں۔"

کندنی نے روتے ہوئے کہا:

"مسٹر ناگ! مجھے ناامید نہ کریں۔ میرا دل کہتا



ہے کہ آپ میری بچی کو بچا سکتے ہیں۔ بھگوان کے لیے، خدا کے لیے میری بچی کی جان بچا لیجیے میں ساری زندگی آپ کو دعائیں دوں گی۔"

کندنی کو خوب معلوم تھا کہ نظروں کے دھوکے کی بات کر کے ناگ نے جھوٹ بولا ہے وہ اصل میں سانپ ہے اور ہوٹل میں لوگوں کے سامنے سانپ کا روپ بھی بدلا کرتا تھا۔ مگر وہ غضب کی اداکاری کر رہی تھی۔ یہاں تک کہ ناگ کا دل بھی نرم ہو گیا۔ اس نے کندنی کو تسلی دیتے ہوئے کہا:

"محترمہ آپ آنسو پونچھ ڈالیں۔ اگرچہ میرے پاس کوئی جادو کا منتر نہیں ہے لیکن میں کوشش کروں گا کہ آپ کی بچی کی جان بچا سکوں۔ وہ سانپ کس وقت آتا ہے؟ اور آپ کی بچی کہاں ہے؟"

ڈائن کندنی دل میں بڑی خوش ہوئی۔ کہنے لگی:

"میں سمندر کنارے فلیٹ میں رہتی ہوں۔ میری بچی بھی وہیں ہوتی ہے۔ سانپ آدھی رات کو آتا ہے۔ کیا میں شام کو آ کر آپ کو لے جاؤں اپنے فلیٹ پر؟"

ناگ نے کہا: "شام کو نہیں۔ آپ ایسا کریں کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



مجھے اپنے فلیٹ کا نمبر بتا دیں۔ میں وہاں رات کے نو بجے پہنچ جاؤں گا۔"

کنڈلی نے ناگ کو اپنے فلیٹ کا ایڈریس لکھ کر دیا اس کا ہاتھ جوڑ کر سر جھکا کر شکریہ ادا کیا اور کہا:

"مسٹر ناگ! آپ میری بچی کی جان بچا کر مجھ پر بہت بڑا احسان کریں گے۔ اچھا۔ میں جاتی ہوں۔ رات کو آپ کا انتظار کروں گی۔"

اور کنڈلی خاموشی سے آنسو پونچھتی کمرے سے چلی گئی اس کے جانے کے بعد کیٹی نے کہا:

"بے چاری بڑی دکھی عورت ہے۔ ناگ بھیا! اس کی ضرور مدد کرنا۔ تمہارے لیے سانپ کو مارنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔"

ناگ نے مسکرا کر کہا:

"سانپ کو مارنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں اسے حکم دوں گا اور وہ پھر کبھی اس عورت کی بچی کے پاس نہیں پھٹکے گا۔"

کنڈلی کی دردناک اداکاری نے ناگ پر بھی اثر ڈال دیا تھا اور وہ کنڈلی کی جھوٹی کہانی کو سچ سمجھ بیٹھا تھا۔

دوپہر کے بعد عنبر اور ماریا بھی آ گئے۔ انہوں نے پاسپورٹ



پر ویزے لگوا لیے تھے۔

ماریا نے کہا: "اب ہمیں جہاز کے کرائے کا بندوبست کرنا ہو گا اور یہ کام ناگ ہی کر سکتا ہے۔"

عنبر نے مسکرا کر کہا:

"ناگ ہی کسی سانپ کو کہہ کر یہاں کی زمین میں دبا ہوا کوئی خزانہ حاصل کر سکتا ہے۔"

کیٹی بولی: "ناگ بھیا! کیا اس ماڈرن شہر میں بھی کوئی خزانہ دفن ہو سکتا ہے؟"

ناگ نے کہا: "اس کے لیے مجھے شہر سے باہر کسی ویرانے میں جانا پڑے گا۔ کیونکہ پرانے خزانے عام طور پر ویرانوں ہی میں ملا کرتے ہیں۔"

پھر بولا: "مجھے رات کو کنڈلی کے فلیٹ پر بھی تو جانا ہے۔ اس کا فلیٹ سمندر کے کنارے ہے ہو سکتا ہے وہاں کوئی خزانہ بھی مل جائے۔"

عنبر ماریا نے پوچھا کہ یہ کنڈلی کون ہے؟ ناگ نے بتایا کہ بے چاری ایک دکھی عورت ہے اس کی اکلوتی بچی کو کوئی شرارتی سانپ آ کر سونگھ جاتا ہے اور وہ روز بروز سوکھتی جا رہی ہے۔

عنبر نے کہا: "تم اس سانپ سے کسی خزانے کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



پتہ معلوم کر سکتے ہو۔"

"ہاں اس سے بھی پوچھوں گا۔"

ماریا نے کہا: "کیا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں رات کو؟"

ناگ بولا: "تمہیں ساتھ جانے کی کیا ضرورت ہے ماریا۔ تم عنبر کیٹی کے ساتھ ہی رہنا۔ ہو سکتا ہے یہاں تمہاری ضرورت پڑ جائے۔"

ماریا نے کہا: "ہمارے ساتھ بھی عجیب بات ہو رہی ہے۔ کہاں تو ہم ہزاروں سال پرانے زمانے میں پہنچ جایا کرتے تھے اور کہاں اب ہم ماڈرن امریکہ جا رہے ہیں۔"

عنبر کہنے لگا: "ہم مجبور ہیں ماریا۔ ہم وقت کے ہاتھوں میں بے بس ہیں۔ ہمارا پانچ ہزار سال کا واپسی کا سفر ختم ہو چکا ہے۔ ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ آگے ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ کیسے واقعات پیش آنے والے ہیں اور ہمیں آگے کہاں جانا ہے۔"

ناگ بولا: "میرا تو خیال ہے کہ ہم اس کے بعد ایک لاکھ سال پہلے کے زمانے کی دنیا میں



پہنچیں گے۔ جب اس دنیا میں انسان غاروں میں رہا کرتا تھا۔"

کیٹی نے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا:

"ایسا نہ کہو ناگ بھیا! اس زمانے میں جا کر ہماری جان مصیبت میں پھنس جائے گی۔ کہاں گوریلا ایسے آدمیوں کے ساتھ رہیں گے؟"

ماریا بولی: "ایک لاکھ سال پہلے انسان وحشی ضرور تھا مگر وہ گوریلا نہیں تھا۔"

عنبر نے کہا: "یہ بھی ہو سکتا ہے ہم بیس ہزار سال پیچھے کی دنیا میں پہنچ جائیں جب انسان دریاؤں کے کنارے گاؤں بنا کر رہا کرتا تھا۔"

ناگ اٹھا۔ کوٹ اتار کر صوفے پر ڈالا اور بولا: "بھئی ہم ابھی اپنے آگے کے سفر کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اگر تیسری عالمی جنگ شروع ہو گئی تو یہ دنیا باقی نہیں رہے گی۔ خدا جانے ہم کہاں سے کہاں پہنچ جائیں۔ ابھی سوچنا بیکار ہے۔"

وہ اسی طرح باتیں کرتے رہے۔ کیٹی نے یونہی دلچسپی کے لیے فون پر ہوٹل کی سروس کو فون کیا اور چائے منگوا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہی۔ ماریا نے ہنس کر کہا:
"بیٹی اگرچہ خلائی لڑکی ہے مگر اسے چائے کی عادت پڑ گئی ہے۔"

بیٹی نے کہا: "مجھے اس دنیا کی صرف ایک ہی چیز پسند ہے اور وہ ہے چائے۔"

عنبر بولا: "بھئی چائے تو مجھے بھی بہت اچھی لگتی ہے۔"

○

ڈاکٹر کندنی اپنے فلیٹ میں بیٹھی ناگ کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے ناگ کو اپنے قابو میں کرنے کا پورا بندوبست کر رکھا تھا۔ گھڑی رات کے سوا نو بجا رہی تھی۔ ناگ نے نو بجے آنے کا کہا تھا۔ ڈاکٹر کندنی اٹھ کر ٹہلنے لگی۔ ایک ٹیکسی اس کے فلیٹ کے باہر آ کر رکی۔ کندنی نے کھڑکی میں سے جھانک کر نیچے دیکھا۔ ناگ ٹیکسی میں سے باہر نکل رہا تھا۔

کندنی نے جلدی سے اپنی آنکھوں میں پانی لگا کر آنکھوں کو زور سے پونچھا۔ وہ یہ ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ وہ روتی رہی ہے۔ ناگ کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ہاتھ جوڑ



کر نمستے کہا اور بڑی اداس آواز میں بولی:
"مسٹر ناگ! میں کس طرح آپ کا شکریہ ادا کروں کہ آپ میری بچی کی خاطر یہاں تشریف لائے۔"

ناگ نے سجے ہوئے کمرے میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی اور پوچھا کہ لڑکی کہاں ہے؟

کندنی نے کہا: "میری نوکرانی اسے یہاں قریب ہی ایک ڈاکٹر کے پاس انجکشن لگانے لے گئی ہے۔ ابھی آتی ہوگی۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کے لیے چائے بناتی ہوں۔"

ناگ نے صوفے پر آرام سے بیٹھتے ہوئے کہا:
"چائے کی ضرورت نہیں۔ میں پی کر آ رہا ہوں۔"

کندنی نے ہاتھ باندھ کر کہا:
"کیا آپ میری خوشی کی خاطر ایک کپ چائے نہیں پئیں گے۔ مجھے خوشی ہوگی۔"

ناگ نے مسکرا کر کہا:
"اچھا پی لیتا ہوں۔"

کندنی جلدی سے کچن میں چلی گئی۔ کیتلی میں چائے تیار تھی۔ ٹرے میں پیالیاں اور بسکٹ رکھے تھے۔ کندنی نے الماری کے نیچے رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بے ہوش کرنے والی بڑی تیز قسم کی دوائی تھی جس کی کوئی بو نہیں تھی اور سفید رنگ کی تھی۔ اس نے شیشی میں سے دو قطرے ناگ کی پیالی میں ڈالے اور پھر اس میں چائے ڈالنے لگی!

ناگ اخبار پڑھ رہا تھا کہ کندنی نے اس کے سامنے چائے لا کر رکھ دی!

"بھگوان آپ کا بھلا کرے۔ آپ کتنے اچھے ہیں کہ آپ صرف میری بچی کی خاطر اپنا قیمتی وقت نکال کر میرے ہاں آئے"

اس نے وہ پیالی ناگ کے آگے کر کے رکھ دی جس میں بے ہوشی کی دوائی ملی ہوئی تھی۔ ناگ کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آئی تھی کہ یہ عورت اسے ایک خطرناک جال میں پھنسا رہی ہے۔ ڈانسر کندنی نے اسے چکنی چپڑی باتوں میں لگا رکھا تھا۔ وہ خود بھی پیالی اٹھا کر چائے پینے لگی۔ وہ غور سے ناگ کی طرف تک رہی تھی کیوں کہ ناگ نے اپنی پیالی میں سے دو گھونٹ پی لیے تھے۔ بے ہوشی کی دوائی نے اس پر اثر کرنا شروع کر دیا تھا۔

کندنی کیک لانے کا بہانہ بنا کر کچن کی طرف چلی گئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہاں پردے کے پیچھے کھڑی ہو کر وہ ناگ کا جائزہ لینے لگی۔ کمرے میں بتی جل رہی تھی۔ ناگ آہستہ آہستہ چائے پی رہا تھا اور ساتھ ہی گھٹنوں پر رکھا ہوا اخبار بھی پڑھ رہا تھا۔ اچانک اسے محسوس ہوا کہ اخبار پر چھپے ہوئے الفاظ دھندلے ہو رہے ہیں۔ اس نے پیالی میز پر رکھ کر اپنی آنکھیں ملیں۔ ساتھ ہی اس کا ذہن چکرانے لگا۔

ناگ کا ماتھا ٹھنکا کہ اس کے ساتھ کوئی چال چلی جا رہی ہے۔ اس نے اپنی شکل بدلنے کے لیے سانس اوپر کو کھینچا ہی تھا کہ تیز دوا نے اپنا کام کر دکھایا اور اس سے پہلے کہ وہ اپنا سانس اپنے ارادے سے باہر کو چھوڑے وہ صوفے پر بے ہوش ہو کر ایک طرف کو جھک گیا۔ ڈانسر کندنی اسے دیکھ رہی تھی۔

ناگ بے ہوش ہوا تو وہ کچن سے باہر اس کے پاس آ گئی۔ ناگ بالکل بے سدھ پڑا تھا۔ اسے کوئی ہوش نہیں تھا۔ ڈانسر کندنی نے الماری میں سے انجکشن کا سرنج نکالا اس میں مزید بے ہوشی کی دوائی بھری اور ناگ کے بازو پر بے ہوشی کا ایک اور ٹیکہ لگا دیا۔ وہ اسے کم از کم چوبیس گھنٹے کے لیے بے ہوش رکھنا چاہتی تھی۔ انجکشن لگا کر اس نے ناگ کے بے ہوش جسم کو ایک چادر میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پلیٹ دیا۔ پھر اسے صوفے پر سے گھسیٹتی ہوئی بیڈ روم میں لے گئی۔ یہاں پہلے ہی سے اس نے لکڑی کا ایک صندوق خالی کر کے رکھا ہوا تھا۔ اس نے ناگ کو اس صندوق میں بند کر کے صندوق کو تالا لگایا۔ اس کے ڈھکن پر ایک چٹ سکاچ ٹیپ سے چپکا دی۔ چٹ پر لکھا تھا:
"احتیاط سے اٹھائیں۔ شیشے کے برتن ہیں"
پھر اس نے ڈرائینگ روم میں آ کر ٹیکسی سٹینڈ والوں کو فون کیا اور اطمینان سے کرسی پر بیٹھ کر ٹیکسی کا انتظار کرنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد باہر ٹیکسی آ کر رکی۔ کندنی نے ڈرائیور کو اندر بلا لیا۔ اسے دس روپے انعام دے کر کہا:
"اس صندوق میں شیشے اور چینی کے برتن ہیں اسے بڑی احتیاط سے اٹھا کر ٹیکسی میں رکھ دو"
ڈرائیور نے صندوق اٹھایا اور بولا:
"بہت بھاری ہے"
کندنی بولی: "ہاں۔ شیشے کے برتن بھاری ہیں"
صندوق ٹیکسی میں رکھوا کر کندنی سمندر کے کنارے والی سڑک پر شہر سے باہر کی طرف روانہ ہو گئی۔ رات کا اندھیرا ارد گرد پھیلا تھا۔ دور کراچی شہر کی روشنیاں جھلملا رہی تھیں۔ سمندر میں ایک جہاز کی روشنیاں بھی کافی فاصلے



پر نظر آ رہی تھیں۔ ٹیکسی ویران علاقے کی طرف بھاگی جا رہی تھی۔
شہر سے چالیس میل دور ٹیکسی ایک چھوٹی سی کوٹھی کے احاطے میں آ کر رک گئی۔ یہ کوٹھی ڈاکٹر کندنی نے خفیہ طور پر بنائی ہوئی تھی اور اس نے کلب کے مالک کو بھی اس کے بارے میں کبھی نہیں بتایا تھا۔ صندوق اندر رکھوا کر کندنی نے ٹیکسی ڈرائیور کو سو روپے دیئے۔ وہ خوشی خوشی واپس چلا گیا۔
اب کمرے میں کندنی اکیلی تھی۔ اس کے چہرے پر فتح کی خاص چمک تھی۔ اس نے صندوق کو کھولا۔ ناگ چادر میں لپٹا اسی طرح بے ہوش پڑا تھا۔ وہ اسے صندوق میں سے نکال کر نیچے سیڑھیوں پر سے گھسیٹتی تہہ خانے میں لے گئی۔ یہ ایک چھوٹا سا تہہ خانہ تھا جس میں کوئی روشن دان وغیرہ نہ تھا۔ صرف کونے میں ایک نالی تھی جو دیوار کے اندر سے ہوتی ہوئی اوپر کمرے کی کھڑکی کے پاس اندر کو نکلی ہوئی تھی۔ یہ نالی اس لیے لگائی گئی تھی تاکہ تہہ خانے میں تازہ ہوا آتی جاتی رہے۔ کندنی نے خاص طور پر اسی تہہ خانے کو چنا تھا تاکہ وہاں ناگ کے بے ہوش جسم کو رکھا جائے۔ ناگ کو فرش پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بچھی ہوئی دری پر ڈالا اور لوہے کا دروازہ بند کر کے، باہر تالا لگا کر وہ اوپر آ گئی۔ اب اسے چوبیس گھنٹے انتظار کرنا تھا۔

ڈانسر کندنی نے خوب سوچ سمجھ کر سازش تیار کی تھی۔ ناگ کو بے ہوش کر کے وہ اس تنگ و تاریک کنکریٹ کے بنے ہوئے تہہ خانے میں اس لیے لائی تھی کہ چوبیس گھنٹے کے بعد جب ناگ کو ہوش آئے گا تو وہ وہاں سے باہر نکلنے کی کوشش کرے گا۔ ظاہر ہے وہ سانپ بن کر تہہ خانے کی نالی سے فرار ہونے کے لیے اوپر آئے گا۔

اوپر کندنی چھری ہاتھ میں لیے بیٹھی ہو گی۔ جونہی ناگ سانپ بن کر نالی میں سے گذرتا اوپر آ کر باہر گردن نکالے گا۔ وہ چھری اس کی گردن کاٹ کر رکھ دے گی اور اس پر زمین کے اندر دفن سارے خزانے ظاہر ہو جائیں گے۔ وہ جس خزانے کو چاہے حاصل کر کے دنیا کی امیر ترین عورت بن کر اپنی زندگی شان و شوکت سے بسر کرے گی۔ کندنی نے سوچ رکھا تھا کہ ناگن بننے کے بعد وہ سوئیٹزرلینڈ میں جا کر ایک شاندار محل خریدے گی اور باقی زندگی عیش و آرام سے گذارے گی۔

بڑا شاندار پروگرام تھا کندنی کا۔ مگر آگے کیا ہونے



والا تھا؟ یہ اسے معلوم نہیں تھا۔ وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ ناگ کو جب ہوش آئے گا تو وہ سانپ بن کر وہاں سے نکلنے کی بجائے ہاتھی یا ببر شیر کا روپ بدل کر دروازے کو توڑ کر بھی وہاں سے فرار ہو سکتا ہے اور اوپر آ کر اسے ہلاک بھی کر سکتا ہے۔

کندنی نے ڈسکو کلب کے مالک کو صبح ہی کہہ دیا تھا کہ وہ ایک ضروری کام سے لاہور جا رہی ہے اور ایک ہفتے بعد کراچی واپس آئے گی۔ اس وقت رات کے گیارہ بجنے والے تھے۔ کندنی نے فریج میں سے بھنا ہوا گوشت نکال کر گرم کیا اور بڑے مزے سے کرسی پر بیٹھ کر کھانے لگی۔ ناگ کو دوسری رات کے ٹھیک دس بجے ہوش آنی تھی۔ کندنی کو اگلا سارا دن اور رات اسی کوٹھی میں ہی رہنا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد اسے نیند آنے لگی۔ وہ نیچے تہہ خانے میں اتر گئی۔ اس نے لوہے کے دروازے کے خفیہ سوراخ میں سے اندر جھانک کر دیکھا۔ ناگ کا جسم اسی طرح بے ہوش پڑا تھا۔

کندنی اوپر آ گئی۔ بیڈروم میں جا کر سو گئی۔

ادھر جب رات کے بارہ بج گئے۔ عنبر نے اسی وقت ڈسکو کلب میں فون کر کے ڈانسر کندنی کے بارے میں پوچھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



تو کلب کے مالک نے بتایا کہ کندنی تو لاہور گئی ہوئی ہے ایک ہفتے بعد آئے گی۔ عنبر نے فون رکھ دیا اور ماریا سے کہا:

"ناگ کسی جال میں پھنس گیا ہے۔ کندنی کوئی خطرناک عورت تھی۔

کیٹی اور ماریا بھی یہ سن کر گھبرا گئیں کہ کندنی ڈانسر ڈسکو کلب والوں کو لاہور جانے کا کہہ گئی ہے جب کہ وہ ان کے ہوٹل میں آئی تھی اور ناگ رات کو اس کے پاس اس کے فلیٹ پر گیا تھا۔ عنبر ماریا اور کیٹی کے پاس کندنی کے فلیٹ کا ایڈریس موجود تھا۔ اسی وقت ٹیکسی لے کر کندنی کے فلیٹ پر گئے۔ فلیٹ میں اندھیرا تھا۔ دروازے پر تالا پڑا تھا۔ انہوں نے ہمسایوں سے پوچھا تو کسی کو کندنی کے بارے میں کچھ پتہ نہ تھا۔

عنبر ماریا اور کیٹی کو بہت فکر لگا کہ کہیں ناگ پر کوئی مصیبت نہ آ جائے۔ آخر کندنی اسے کس لیے اغوا کر کے لے گئی تھی۔ کلب کے مالک سے انہیں یہ بھی پتہ چل گیا کہ کندنی کی کوئی بیٹی نہیں ہے۔

کیٹی نے کہا:

"ناگ کو کندنی نے کسی خطرناک مقصد کے لیے اغوا کیا ہے۔ ماریا کو چاہیے کہ شہر کا ایک چکر



لگا کر ناگ کی خوشبو لینے کی کوشش کرے۔"

ماریا نے کہا: "اتنے بڑے شہر کا چکر لگانا کوئی آسان کام نہیں ہے اور اگر ناگ کسی تہہ خانے میں کنکریٹ کی دیواروں کے اندر بند ہوا تو اس کی خوشبو نہ ہونے کے برابر باہر آئے گی۔"

عنبر کہنے لگا: "کچھ بھی ہو۔ ہمیں ناگ کو تلاش کرنا ہو گا۔ ہم اسے مشکل میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔"

کیٹی بولی: "میرا خیال ہے ماریا کو سراغ لگانے کے لیے نکل جانا چاہیے۔"

ماریا نے کہا: "میں ابھی روانہ ہو جاتی ہوں۔ تم لوگ کیا کرو گے؟"

عنبر بولا: "کیٹی ہوٹل ہی میں رہے گی۔ میں کراچی ریلوے سٹیشن پر جاتا ہوں۔"

یہ کہہ کر عنبر ریلوے سٹیشن کی طرف نکل گیا اور ماریا شہر کے شمالی علاقے میں آ کر زمین سے کچھ بلندی پر اڑتے ہوئے فضا میں ناگ کی خوشبو سونگھنے کی کوشش کرنے لگی۔

دوسری طرف ناگ ابھی تک کنکریٹ کے تہہ خانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



میں بے ہوش پڑا تھا۔

ڈانسر کندنی اپنی ویران کوٹھی کے بیڈ روم میں سو رہی تھی کہ خواب میں دیوتا شیش ناگ ظاہر ہو گیا۔ اس نے کندنی سے کہا:

"تو کتنی بھولی ہے۔ ناگ کو تہہ خانے میں ڈال کر سمجھ بیٹھی ہے کہ وہ سانپ بن کر تیرے قبضے میں آ جائے گا اور تو اس کی گردن مروڑ کر دنیا میں امیر ترین عورت بن جائے گی۔"

کندنی نے خواب ہی میں کہا:

"اے شیش ناگ دیوتا! کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے؟"

دیوتا نے کہا: "تجھ سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ تو نے اس شخص ناگ کی چھپی ہوئی طاقت کا غلط اندازہ لگایا ہے۔ تم یہ بھول گئی ہو کہ وہ سانپ کے علاوہ شیر اور ہاتھی کا روپ بھی بدل سکتا ہے اور اگر اس نے سانپ کی بجائے ہاتھی کا روپ بدل لیا تو وہ ایک ہی دھکے سے نہ صرف تمہارے تہہ خانے کے لوہے کے دروازے کو توڑ ڈالے گا بلکہ اوپر آ کر تمہیں بھی ہلاک کر دے گا۔"



کندنی کا رنگ اڑ گیا۔ اس نے ہاتھ باندھ کر کہا:

"مہاراج! میری مدد کریں۔ اب میں کیا کروں؟"

دیوتا شیش ناگ نے کہا:

"میں ناگ کو جانتا ہوں۔ یہ کوئی معمولی سانپ نہیں ہے۔ یہ زمین پر سانپوں کا دیوتا ناگ دیوتا ہے۔ میں ناگ سے اپنے شیش ناگ کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ اس نے زمین پر میرے شیش ناگ کو ہلاک کیا تھا۔ میں اس سے انتقام لینا چاہتا تھا مگر اکیلا ناگ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ زمین پر میری طاقت نہیں ہے۔ زمین پر ناگ دیوتا کی حکومت ہے۔ لیکن میں تمہیں ترکیب بتا سکتا ہوں جس پر عمل کر کے تم ناگن بن کر دنیا کے خزانے بھی حاصل کر سکتی ہو اور ناگ کو بھی ہلاک کر سکتی ہو۔"

ڈانسر کندنی بڑے غور سے دیوتا شیش ناگ کی باتیں سن رہی تھی۔

کہنے لگی: "مہاراج! وہ ترکیب بتائیں جس کی مدد سے میں ناگ کو قتل کر کے دنیا کے خفیہ خزانوں کی مالک بن سکتی ہوں۔"

دیوتا شیش ناگ نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



، سنو۔ ناگ اکیلا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ماریا
عنبر اور کیپٹی بھی ہیں۔ ماریا دکھائی نہیں دیتی۔
عنبر مر نہیں سکتا۔ کیپٹی کو بھی آسانی سے نہیں
مارا جا سکتا۔ یہ لوگ ناگ کے گم ہو جانے سے
اس کی تلاش میں ہیں۔ تم جب خواب دیکھ کر
اٹھو گی تو تمہیں بستر پر سرہانے کے نیچے ایک
سفید رنگ کا چھوٹا سا سانپ کنڈلی مارے
بیٹھا ملے گا۔ تم اس سانپ کو اٹھا لینا۔ وہ
تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔ اس سانپ کو نیچے
تہہ خانے میں لے جا کر بے ہوش ناگ
کی پیشانی پر بٹھا دینا۔ سانپ ناگ کے ماتھے
پر ڈس دے گا۔ اور پھر غائب ہو جائے گا
اس کے بعد تم ناگ کے بالوں کی ایک
لٹ کاٹ کر لے آنا اور اسے چھوٹی سی
ڈبیا میں بند کر کے اپنے پاس رکھ لینا۔ اس
طرح سے ناگ کی آدھی طاقت ختم ہو جائے
گی اور وہ سوائے سانپ کے اور کوئی شکل
نہیں بدل سکے گا۔ پھر مجبور ہو کر اسے نالی
کے ذریعے باہر آنا پڑے گا۔ جونہی وہ باہر



آئے گا۔ تم اس کی گردن کاٹ ڈالنا۔ دو باتوں
کا خیال رکھنا۔ جب ناگ تہہ خانے میں
سانپ کی شکل بدل لے تو تہہ خانے میں
اس کے سامنے مت جانا۔ کیوں کہ اس کی پھنکار
سے تمہارے جسم میں آگ لگ سکتی ہے۔
دوسری بات یہ کہ اس کے بالوں کی لٹ
والی ڈبیا اگر آگ میں گر پڑی تو ناگ کی
طاقت واپس آ جائے گی۔ اب باقی کام تمہیں
کرنا ہو گا۔ اگر تم نے ان دونوں شرطوں کو
پورا کر دیا تو تم کامیاب ہو جائے گی اور
دنیا کے سارے پوشیدہ خزانے تمہارے پاس
آ جائیں گے۔"

اس کے ساتھ ہی ڈانسر کندنی کی آنکھ کھل گئی۔ اسے
یوں محسوس ہوا جیسے وہ خواب میں نہیں بلکہ جاگتے میں
دیوتا شیش ناگ سے باتیں کر رہی تھی۔ اس نے جلدی سے
اپنا سرہانہ اٹھایا۔ سرہانے کے نیچے سے ایک ہلکی سی پھنکار کی
آواز آئی۔ سرہانے کے نیچے ایک چھوٹا سا سانپ کنڈلی
مارے بیٹھا تھا۔ کندنی نے دیوتا کی ہدایت کے مطابق سانپ کو
اٹھا لیا۔ سانپ نے اسے کچھ نہ کہا۔ وہ سانپ کو اٹھائے تہہ خانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کی طرف چلی۔ اس وقت صبح ہونے والی تھی۔ ناگ تہہ خانے میں ابھی تک بے ہوش پڑا تھا۔ کندنی نے سانپ کو اس کے ماتھے پر بٹھا دیا۔ سانپ نے بیٹھتے ہی پھنکار ماری اور ناگ کے ماتھے پر ڈس دیا۔ اس کے ساتھ ہی سانپ غائب ہو گیا۔ اب کندنی نے ناگ کے سر کے بالوں کی ایک چھوٹی سی لٹ کاٹی اور تہہ خانے کا دروازہ بند کر کے اوپر اپنے بیڈ روم میں آ گئی۔

○



# ناگ کٹ گیا

ناگ کے بالوں کی لٹ سانپ کی طرح حرکت کر رہی تھی۔

ڈانسر کندنی بالوں کی لٹ کو سانپ کی طرح آہستہ آہستہ لہراتے، بل کھاتے دیکھ کر پہلے تو ڈر گئی پھر اسے دیوتا شیش ناگ کی بات یاد آ گئی کہ اسے ڈبیا میں بند کر کے اپنے پاس رکھ لینا اور اسے آگ سے بچانا نہیں تو ناگ کی ساری طاقت واپس آ جائے گی۔

کندنی نے فوراً الماری میں تلاش کر کے ایک چھوٹی سی ٹین کی ڈبیا نکالی۔ اس میں ناگ کے بالوں کی لٹ رکھی اور اسے اپنی قمیض کے اندر چھپا کر رکھ لیا۔ اب اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ آدھی رات کو جب بے ہوشی کے چوبیس گھنٹے پورے ہو جائیں گے اور ناگ کو ہوش آئے گا تو وہ صرف سانپ کی شکل ہی بدل سکے گا۔ وہ نالی کے ذریعے باہر نکلنے کی کوشش کرے گا اور جونہی وہ اوپر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



والے کمرے میں لگی نالی میں سے سر باہر نکالے گا وہ اس کا سر کاٹ ڈالے گی۔ کنڈنی اس خیال سے مسکرانے لگی کہ کل وہ دنیا کی امیر ترین عورت ہو گی۔ وہ ناگن بن سکے گی اور زمین کے نیچے دبے ہوئے سارے قیمتی خزانے اس کی ملکیت ہوں گے۔ اس نے کھڑکی میں سے باہر دیکھا۔ آسمان پر صبح کی روشنی پھیل رہی تھی۔ وہ ناشتہ تیار کرنے لگی۔

ادھر جب رات کو بھی ناگ واپس نہ آیا اور عنبر اور ماریا بھی شہر بھر میں ناگ کو تلاش نہ کر سکی اور واپس کنگز ہوٹل کیتھی کے پاس آئی تو انہیں بہت فکر لگی کہ خدا نہ کرے کہیں ناگ کسی بھیانک مصیبت میں نہ پھنس گیا ہو۔ عنبر نے ماریا سے پوچھا کہ اس نے شہر میں کہاں کہاں ناگ کی خوشبو لینے کی کوشش کی تھی۔

ماریا نے کہا:

"میں تقریباً سارے شہر کے گلی کوچوں اور سڑکوں پر رات بھر گھومتی رہی ہوں۔ مجھے کہیں کسی جگہ سے بھی ناگ کی خوشبو نہیں آئی۔"

کیتھی کہنے لگی: "عنبر بھیا تمہیں ایک بار پھر ڈاکٹر کنڈنی کے مکان پر جا کر پتہ کرنا چاہیے کہیں وہ



آ نہ گئی ہو اور اگر نہیں آئی ہو گی تو وہاں کسی سے معلوم کرو کہ کنڈنی رات کس طرف گئی تھی۔ کسی نہ کسی نے اسے ناگ کے ساتھ جاتے ضرور دیکھا ہو گا۔"

ماریا نے کہا: "کیتھی کا خیال معقول ہے ہم دونوں ایک بار پھر کنڈنی کے فلیٹ پر چلتے ہیں۔ میں اس کے فلیٹ کے اندر جا کر تلاشی بھی لوں گی ہو سکتا ہے ہمیں وہاں سے ناگ کا کچھ سراغ مل جائے۔"

عنبر کو تجویز پسند آئی۔ اس نے کیتھی کو ہوٹل کے کمرے ہی میں رہنے کی ہدایت کی اور ماریا کو ساتھ لے کر ڈاکٹر کنڈنی کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔ فلیٹ پر اسی طرح تالا لگا تھا۔ عنبر فلیٹ سے تھوڑی دور ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور ماریا سے کہا کہ وہ کنڈنی کے فلیٹ میں جا کر اس کی تلاشی لے۔

ماریا کنڈنی کے فلیٹ میں آ گئی۔ اس نے سارے کمرے دیکھے۔ ایک ایک الماری کو کھول کر دیکھا۔ اسے ایک الماری میں شیشی ملی جس پر کلوروفارم لکھا تھا۔ ماریا جانتی تھی کہ یہ بے ہوش کرنے والی دوائی ہے۔ وہ سمجھ گئی کہ ناگ کو بیہوش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر کے لے جایا گیا ہے۔ ظاہر ہے پھر اسے کسی گاڑی یا ٹیکسی میں ڈال کر لے جایا گیا ہو گا۔ وہ فلیٹ سے نکل کر عنبر کے پاس آئی اور اسے ساری بات بتائی۔

عنبر نے کہا: "ہمیں آس پاس ہمسایوں سے پوچھ گچھ کرنا ہو گی۔"

عنبر نے فلیٹ کے باہر آ کر زمین دیکھی۔ وہاں کار کے ٹائروں کے نشان موجود تھے مگر آگے جا کر یہ نشان سڑک پر دوسری گاڑیوں کے ٹائروں کے نشانوں میں گھل مل گئے تھے۔ اس نے واپس آ کر ارد گرد ہمسایوں سے کنڈنی کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو ایک بوڑھے آدمی نے کہا:

"میں نے رات کو ڈانسر کنڈنی کے فلیٹ کے آگے ایک ٹیکسی کھڑی ہوتے دیکھی تھی۔"

"کیا ڈانسر عورت کسی کے ساتھ ٹیکسی میں گئی تھی؟" عنبر نے پوچھا۔

بوڑھے آدمی نے کہا: "یہ میں نے نہیں دیکھا۔ میں پھر سو گیا تھا۔"

عنبر نے ماریا کو ساتھ لیا اور ایک طرف لے جا کر کہا:

"ڈانسر کنڈنی نے ناگ کو بے ہوش کر کے ٹیکسی میں ڈالا ہو گا۔ ظاہر ہے اسے کسی صندوق یا بوری وغیرہ میں بند کیا ہو گا تا کہ ٹیکسی والے کو شک نہ پڑے۔"

ماریا کہنے لگی:

"اتنے بڑے شہر میں ہزاروں ٹیکسیاں چل رہی ہیں۔ ہم اس ٹیکسی کا کیسے پتہ چلا سکتے ہیں؟"

عنبر نے کہا: "یہ بات صاف ظاہر ہے کہ کنڈنی خود ٹیکسی لینے نہیں گئی ہو گی۔ اس نے ٹیلی فون پر ٹیکسی کو بلایا ہو گا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس نے اس علاقے کے ٹیکسی سٹینڈ والوں کو ہی فون کیا ہو گا۔ پس ہمیں اس علاقے کے ٹیکسی سٹینڈ پر جا کر سراغ لگانا چاہیے کہ وہ ڈرائیور کون تھا جو کل رات کنڈنی ڈانسر کے فلیٹ پر آیا تھا۔"

ماریا بولی: "تم بڑے اچھے جاسوس بھی ہو عنبر۔ میرا خیال ہے ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ چلو اس علاقے کے ٹیکسی سٹینڈ پر چلتے ہیں۔"

ماریا اور عنبر اس علاقے کے ٹیکسی سٹینڈ پر آ گئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



عنبر نے کئی ڈرائیوروں سے پوچھ گچھ کی۔ کسی سے کچھ پتہ نہ چل سکا۔ وہ اور ماریا ناامید ہو کر جانے ہی لگے تھے کہ ایک خالی ٹیکسی احاطے میں داخل ہوئی۔ عنبر ٹھٹک گیا۔ اس نے ماریا سے کہا اس ڈرائیور سے پوچھتے ہیں۔ یہی ایک باقی رہ گیا ہے۔ وہ ڈرائیور ٹیکسی کھڑی کر کے ٹوپی ہلاتا ہوا باہر نکلا تو عنبر اس کے پاس جا کر باتیں کرنے لگا۔

ڈرائیور نے کہا:

"آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ پولیس کے آدمی ہیں؟"

عنبر نے کہا: "میں پولیس کا آدمی نہیں ہوں۔ مجھے صرف اتنا پتہ کرنا ہے کہ فلیٹ نمبر ۱۰ علاقہ گل نشاں کالونی میں کل رات تم ٹیکسی لے کر تو نہیں گئے تھے؟"

ڈرائیور بولا: "مگر یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟"

عنبر نے جیب سے دس روپے کا نوٹ نکال کر ڈرائیور کو دیا اور کہا:

"بھائی تمہاری مہربانی ہو گی۔ مجھے اس عورت کا پتہ کرنا ہے کہ کل رات تم اس کے فلیٹ سے لے کر گئے تھے۔ بات یہ ہے کہ اس عورت



نے میرے ایک ہزار روپے قرض دینے ہیں۔ وہ کہیں غائب ہو گئی ہے۔ میں اس سے اپنا قرض واپس لینا چاہتا ہوں۔"

ڈرائیور نے دس روپے کا نوٹ واپس کرتے ہوئے کہا: "میں رشوت نہیں لیا کرتا ہوں۔ رزق حلال کماتا ہوں۔ ویسے میں آپ کو بتائے دیتا ہوں۔"

ڈرائیور نے عنبر کو بتایا کہ کل رات وہی ٹیکسی لے کر ڈانسر کندن کے فلیٹ پر گیا تھا۔

"اس عورت نے میری ٹیکسی میں ایک بھاری صندوق رکھوایا تھا اور کہا تھا کہ اس میں شیشے کے برتن ہیں۔ مگر وہ بڑا بھاری تھا۔"

عنبر نے بے صبری سے پوچھا:

"وہ صندوق لے کر کہاں گئی تھی؟"

ڈرائیور بولا: "اس کے فلیٹ سے بیس تیس میل دور جنوب کی طرف پرانی خشک چٹانوں کے قریب ایک ویران جگہ پر ایک پرانی کوٹھی ہے۔ وہ عورت اس کوٹھی میں گئی تھی۔"

عنبر نے کہا: "کیا تم مجھے وہاں لے جا سکتے ہو۔ میں تمہیں سو روپیہ دوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ڈرائیور بولا: "میں آپ سے اتنے ہی پیسے لوں گا جتنے پیسے میرا میٹر بتائے گا۔ مگر میں پہلے کھانا کھا لوں گا۔ آپ میرا انتظار کریں۔"

یہ کہہ کر ٹیکسی ڈرائیور ہوٹل میں گھس گیا۔

ماریا نے کہا: "خدا کا شکر ہے۔ ناگ کا سراغ مل گیا۔ اس عورت نے یقیناً ناگ کو اسی کوٹھی میں رکھا ہوگا"

عنبر نے کہا: "لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ عورت ناگ کو بے ہوش کر کے وہاں کیوں لے گئی ہے؟"

"یہ تو وہاں جا کر ہی معلوم ہوگا۔" ماریا نے کہا۔ "مگر کہیں ہمارے پہنچنے سے پہلے ناگ کسی مشکل میں نہ پھنس جائے۔"

عنبر کی اس بات پر ماریا بولی:

"بہرحال ہمیں ٹیکسی ڈرائیور کا انتظار کرنا ہی ہوگا۔"

آدھے گھنٹے بعد ٹیکسی ڈرائیور کھانا کھا کر باہر نکلا اور بولا:

"بیٹھو صاحب ... پہلے چلتا ہوں آپ کو ... [illegible] ... رات ہو گئی تھی ... [illegible]

[illegible]



عنبر اور ماریا ٹیکسی میں سوار ہو گئے۔ ڈرائیور نے ٹیکسی سٹارٹ اور اس سڑک پر چل پڑا جو سمندر کے ساحل کو جاتی تھی۔

اس وقت شام ہو چکی تھی۔ سورج مغرب میں غروب ہو رہا تھا اور شام کے ہلکے ہلکے سائے اترنے لگے تھے۔

دوسری طرف کوانر کنڈلی بڑی بے تابی سے رات کے بارہ بجنے کا ابھی سے انتظار کرنے لگی تھی کیونکہ رات بارہ بجے ناگ نے ہوش میں آ کر تہ خانے سے سانپ کی شکل میں فرار ہونے کی کوشش کرنی تھی اور کنڈلی نے اسے موت کے گھاٹ اتارنا تھا۔ وہ ابھی سے اس کمرے میں آ کر بیٹھ گئی تھی جہاں نیچے تہ خانے سے آکسیجن تازہ ہوا کا پائپ آ کر نکلتا تھا۔ وہ پائپ کے منہ کے ایک طرف کرسی پر بیٹھی رہنا چاہتی تھی۔ ایک تیز چھری اس کے پاس ہی پڑی تھی۔

عنبر اور ماریا ابھی آدھے راستے ہی میں تھے کہ ٹیکسی خراب ہو گئی۔ ڈرائیور باہر نکل کر انجن ٹھیک کرنے لگا [illegible] کوئی خرابی ہو گئی اور انجن ٹھیک [illegible] چھٹکارا نہ ہو سکا [illegible]

[illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کیوں کہ میری ٹیکسی خراب ہو گئی ہے۔ میں اسے ٹھیک نہیں کر سکتا۔"

عنبر نے کہا، "کیا تم ہمارے ساتھ پیدل نہیں چل سکتے؟"

ڈرائیور بولا: "میں ٹیکسی کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔"

عنبر نے ڈرائیور سے کنفرم کی۔ ویران کوٹھی کا اتا پتہ پوچھا اور ہادیا کو ساتھ لے کر اندھیرے ویرانے میں پکے راستے پر روانہ ہو گیا۔ ہادیا بولی:

"عنبر! میں ہوا میں تیز چل سکتی ہوں۔ میں تم سے پہلے آگے جا کر کوٹھی کا سراغ لگاتی ہوں۔"

عنبر بولا: "اندھیرا بہت ہے۔ ہم دونوں اس علاقے کے راستوں سے ناواقف ہیں۔ کہیں بھٹک نہ جائیں اس لیے تم میرے ساتھ ہی رہو۔ ویسے جب ہم کوٹھی کے قریب ہوں گے تو ناگ کی خوشبو آ جائے گی۔"

ہادیا کہنے لگی، "آج سے ہزار سال پہلے کے زمانے میں ہمیں شہر میں داخل ہوتے ہی ایک دوسرے کی خوشبو آ جایا کرتی تھی لیکن اس ماڈرن زمانے میں جب تک ہم زیادہ سے زیادہ قریب نہ پہنچ جائیں ہمیں ایک دوسرے کی خوشبو نہیں آتی۔"

عنبر نے کہا، "اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ماڈرن زمانے کی فضا میں آلودگی بہت بڑھ گئی ہے۔ بڑے بڑے کارخانے لگے ہیں جن کی چمنیوں میں سے دن رات کیمیکل ملا دھواں نکلتا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کی خوشبو دور سے محسوس نہیں کر سکتے۔"

وہ باتیں کرتے تیز تیز چلے جا رہے تھے۔ رات کا اندھیرا کافی بڑھ گیا تھا۔ وہاں کوئی سڑک بھی نہیں تھی جس پر بجلی کے بلب لگے ہوتے۔ ایک کچا راستہ تھا جو اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ آسمان تاروں سے بھرا ہوا تھا مگر میدان میں تاریکی تھی۔ پھر بھی وہ اپنی غیر معمولی آنکھوں سے کام لیتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ لیکن اصل میں وہ راستے سے بھٹک گئے تھے اور غلط سمت کو چلتے چلتے وہاں سے بیس میل دور سمندر کے ساحل کی طرف آ گئے۔ سامنے سمندر کی سیاہ چادر پھیلی نظر آئی تو عنبر کہنے لگا:

"ہادیا! ہم راستہ بھول گئے ہیں۔ ڈرائیور نے کہا تھا کوٹھی جاتی تھی وہاں سمندر نہیں تھا۔"

ہادیا کہنے لگی:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"پھر کیا کریں۔ میرا خیال ہے کہ واپس ٹیکسی ڈرائیور کے پاس چلتے ہیں۔"

عنبر نے کہا: "ہمیں واپسی کا راستہ بھی اب یاد نہیں ہے۔ ایسا کرو کہ میں اسی جگہ بیٹھتا ہے تم جتنی تیزی سے ہوا میں چل سکتی ہو چل کر اس سارے علاقے کا ایک چکر لگاؤ اور دیکھو کہ کہیں کسی جگہ تمہیں ناگ کی خوشبو آتی ہے، یا کسی جگہ کسی مکان کی روشنی نظر آتی ہے۔"

"بہت اچھا۔ میں جا رہی ہوں۔"

اور ماریا زمین سے پانچ فٹ بلند ہو گئی۔ اس نے دس پندرہ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے رات کی تاریک فضا میں اڑنا شروع کر دیا۔ پہلے وہ شمال کی طرف گئی پھر جنوب، اور پھر مشرق کی طرف دس پندرہ میل تک نکل گئی۔ بائیں طرف سمندر ہی سمندر تھا۔ باقی کسی جگہ بھی اسے نہ تو ناگ کی خوشبو آئی اور نہ کسی کوٹھی کی روشنیاں ہی دکھائی دیں۔ وہ ناامید ہو کر عنبر کے پاس واپس آ گئی۔ عنبر کو بھی ماریا سے اس کی خوشبو سے ڈھونڈنا تھا۔

وقت گزرتا جا رہا تھا۔ آخر انہوں نے یہ فیصلہ

کیا کہ واپس ٹیکسی ڈرائیور کے پاس چلا جائے۔ وہ جس طرف سے آئے تھے ادھر کو الٹے پاؤں چلنے لگے۔ وہاں جا کر دیکھا کہ ٹیکسی غائب تھی۔

ماریا نے کہا:

"ٹیکسی کا انجن ٹھیک ہو گیا ہو گا۔ ڈرائیور ٹیکسی لے جا چکا ہے۔ اب کیا کریں؟"

عنبر کہنے لگا: "ماریا! ہمیں ایک بار پھر یہاں سے آگے چلنا چاہیے میرا خیال ہے یہاں سے دو میل آگے جا کر ایک کچا راستہ دائیں طرف کو نکلتا تھا ہمیں اس راستے پر جانا چاہیے تھا۔"

ماریا نے کہا: "چلو۔ اس راستے پر بھی چل کر دیکھ لیتے ہیں۔"

دونوں ایک بار پھر آگے کو روانہ ہوئے۔

اس وقت رات کے ساڑھے گیارہ بج چکے تھے۔

ڈانسر کنڈلی تہہ خانے سے اوپر کمرے میں آنے والی لوہے کی نالی کے منہ کے پاس ایک طرف ہو کر کرسی پر بیٹھی تھی۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ پھر وہ ناگ کا جائزہ لینے نیچے آ گئی۔ تہہ خانے کے لوہے کے دروازے کے سوراخ میں سے اس نے جھانک کر دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ناگ کو ہوش آ رہا تھا۔ اس نے سر کو دائیں بائیں ہلایا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ تہہ خانے کی دیواروں اور چھت کو تکنے لگا۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ اس نے سوچا۔ ضرور ڈانسر کنڈلی مجھے بے ہوش کرنے کے بعد اغوا کر کے یہاں لے آئی ہے۔ مگر وہ مجھ سے کیا چاہتی ہے۔ اس نے مجھے یہاں کیوں ڈال دیا ہے۔ کیا وہ میری طاقت سے واقف نہیں تھی؟

ناگ یہ سوچ کر مسکرایا کہ اس احمق عورت کو یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ میں ہاتھی بن کر اس دروازے کو آسانی سے توڑ سکتا ہوں۔ ناگ کے دل میں سب سے پہلا خیال سانپ بن کر وہاں سے نکلنے کا آیا تھا مگر اس نے دیکھا کہ دیواریں کنکریٹ کی تھیں اور کوئی روشن دان بھی نہیں تھا۔ کونے والے پائپ کی طرف اس کا دھیان نہیں گیا تھا۔ ویسے بھی تہہ خانے میں صرف ایک کمزور سا بلب جل رہا تھا جس کی روشنی کونوں تک بہت کم پہنچ رہی تھی۔

ناگ نے سانس اندر کی طرف کھینچا۔ ایک طاقتور مگر چھوٹے ہاتھی کا تصور ذہن میں جمایا اور سانس چھوڑ دیا۔ اسے ہاتھی بن جانا چاہیے تھا۔ مگر وہ ہاتھی نہ بن



سکا۔ وہ بڑا حیران ہوا۔ دوسری بار اس نے ہاتھی کا تصور کیا مگر اس بار بھی وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ ناگ کچھ گھبرایا اس کی طاقت کیسے ختم ہو گئی تھی؟

اب اس نے سانپ کا تصور کیا تو وہ سانپ بن گیا۔ ناگ کو خوشی ہوئی کہ اگر کسی وجہ سے وہ کوئی دوسری شکل اختیار نہیں کر سکتا تو کم از کم سانپ تو بن سکتا ہے۔ ڈانسر کنڈلی دروازے کے خفیہ سوراخ میں سے یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ ناگ نے پہلے کسی ہاتھی دیبزہ کی شکل اختیار کرنے کی کوشش کی تھی جس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ ناگ کے بالوں کی لٹ ایک ڈبیا میں بند کنڈلی کی قمیض کے اندر چھپی تھی۔ دیوتا شیش ناگ نے ٹھیک کہا تھا۔ ناگ کی آدھی طاقت ختم ہو چکی تھی۔

ناگ تہہ خانے میں رینگ کر باہر نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کر رہا تھا۔ کنڈلی نے اسے کونے میں نالی کے سوراخ میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ بھاگ کر اوپر والے کمرے میں آ گئی۔ اور جہاں فرش میں سے پائپ کا سرا باہر نکلا ہوا تھا وہاں ایک طرف ہٹ کر چھری ہاتھ میں لے کر بیٹھ گئی۔ اس کا دل دھڑک رہا تھا۔ کامیابی چند قدم کے فاصلے پر تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ناگ، سانپ کی شکل میں لوہے کے پائپ کے اندر سے رینگتا ہوا جب اوپر والے کمرے کی طرف چلا تو اس نے ابھی پائپ کے کھلے سوراخ میں سے باہر سر نکالا ہی تھا کہ اس کی گردن پر چھری کا وار پڑا اور اس کا سانپ کا سر کٹ کر باہر فرش پر گر پڑا اور باقی کا جسم پائپ میں سے کھسک کر نیچے غسل خانے کے فرش پر آن پڑا۔

ڈاکٹر کندنی نے ناگ سانپ کا کٹا ہوا سر دیکھا تو خوشی سے چلا اٹھی۔ میں نے ناگ کی گردن کاٹ دی۔ دیوتا شیش ناگ! میں نے ناگ کی گردن کاٹ دی۔ اب میں ناگن ہوں۔ میں زمین کے اندر کے سارے خزانوں کی مالک ہوں۔

اس کے ساتھ ہی وہ عورت سے ایک دم ناگن بن گئی جس کے سیاہ جسم پر سفید چاندی ایسے گول گول نشان کمرے کی جلتی روشنی میں چمک رہے تھے۔ اس کا پھن اٹھا ہوا تھا اور وہ پھنکارتی ہوئی ناگ کی کٹی ہوئی گردن کے گرد گھومنے لگی۔ ناگ کی کٹی ہوئی گردن کمرے میں بچھے ہوئے قالین پر پڑی تھی۔ اس کی نسواری آنکھیں پتھر کی طرح ساکت تھیں۔ اس کو کچھ احساس نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو گیا تھا۔ اس کا دھڑ نیچے غسل خانے



میں تھا اور سر اوپر کمرے کے قالین پر پڑا تھا۔ کندنی ناگن کے روپ میں پھنکارتی ہوئی چکر لگا رہی تھی۔

ایک بار اس نے اپنا پھن سکیڑا تو وہ دوبارہ عورت کی شکل میں واپس آ گئی۔ اس نے اپنا جائزہ لیا۔ اس کو ناگن کی طاقت مل چکی تھی۔ اب وہ زمین کے اندر چھپے ہوئے خزانے دیکھنا چاہتی تھی۔ اس نے ناگ کی کٹی ہوئی گردن وہیں چھوڑی اور اپنے بیڈ روم کی طرف دوڑی۔ اس نے اپنی قمیض میں جو ناگن کے بالوں کی لٹ رکھی تھی۔ اسے نکال کر الماری کے سب سے نچلے خانے میں چھپا کر رکھ دیا پھر وہ کوٹھی سے باہر نکل آئی۔

رات اندھیری تھی۔ آسمان پر ستارے چمک رہے تھے وہ کوٹھی سے دور ایک ویران جگہ پر نکل گئی۔ اس نے ناگن بن جانے کا خیال کر کے منہ سے پھنکار کی آواز نکالی اور دوسرے لمحے وہ ناگن بن چکی تھی۔ اس نے زمین کی طرف دیکھا تو اسے زمین کی گہرائیاں پاتال تک نظر آنے لگیں اس نے زمین کے اندر گہرائی میں پہلے پانی دیکھا پھر اس کے نیچے اسے پتھروں میں لاوا ابلتا نظر آیا۔ وہاں کوئی خزانہ نہیں تھا۔ وہ رینگتی ہوئی کافی آگے پتھریلے میدان میں آ گئی۔ یہاں اسے زمین کے اندر سونا نہیں اور پتھروں تک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بہت بڑے ذخیرے کھولتے سسکارتے دکھائی دیے۔
خزانہ یہاں بھی نہیں تھا۔ ناگن کنڈلی اور آگے دوڑنے لگی۔
وہ اپنی کوٹھی سے کئی میل آگے ایک ایسی جگہ آ گئی
جہاں اونچی پہاڑی تھی۔ وہ پہاڑی کی طرف اتر گئی۔
آگے ایک جنگل تھا۔ اس نے اس جنگل کی زمین میں
دیکھا تو یہاں بھی اسے گرم گیس اور پٹرول کے ذخیرے
نظر آئے۔ خزانہ یہاں بھی کہیں نہیں تھا۔ وہ آگے ہی آگے
چلتی چلی گئی۔ وہ بڑی تیزی سے رینگتی چلی جا رہی تھی۔
وہ اپنی کوٹھی سے ساٹھ میل آگے نکل گئی۔
یہاں اس نے ایک ویران کھنڈر دیکھا۔
ناگن کنڈلی بجلی کی تیزی کے ساتھ اس کھنڈر کی طرف
چلی۔ اسے یقین تھا کہ اس کھنڈر میں ضرور کوئی خزانہ
ہوگا۔ اور اس کا اندازہ غلط نہیں تھا جونہی اس نے
کھنڈر میں پہنچ کر زمین کے اندر نظر ڈالی۔ وہ دنگ رہ
گئی۔ زمین کے اندر کوئی پچاس فٹ کی گہرائی میں ایک
غار تھا جس میں خزانے کے ہیرے جواہرات چمک رہے
تھے۔

ناگن کنڈلی ایک سوراخ میں سے گزرتی ہوئی نیچے
زمین کے اندر خزانے کے غار میں آ گئی۔ یہاں ایک



سانپ خزانے پر پہرہ دے رہا تھا اس نے ناگن کو دیکھا
تو اس پر جھپٹا۔ مگر کنڈلی ناگن نے پھنکارتے ہوئے اس کی
گردن کو اپنے منہ میں دبا کر کچل ڈالا۔ وہ اتنے انمول
اور قیمتی خزانے کو دیکھ کر مست ہو کر اس کے گرد چکر
لگانے لگی۔ یہ کسی راجہ کا خزانہ تھا جو کئی صدیوں سے
وہاں دفن تھا۔ بڑے بڑے سفید ہیرے ستاروں کی طرح
چمک رہے تھے۔ سرخ یاقوت سرخ شعاعیں خارج کر رہے
تھے۔ سونے کے کتنے ہی ہار اور شاہی تاج بھی موجود تھے۔
کنڈلی ناگن خزانے کے غار سے باہر نکل آئی۔

وہ دوبارہ عورت کی شکل میں آ گئی۔ وہ بے حد خوش
تھی۔ اسے ایک بہت قیمتی خزانہ مل گیا تھا۔ سوائے اس
کے اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ کہ وہاں زمین کے اندر پچاس
فٹ کی گہرائی میں ایک بہت بڑا خزانہ دفن ہے۔ کنڈلی
اب یہ چاہتی تھی کہ وہاں کوئی ایسا نشان بنا دے کہ
جس کی مدد سے وہ اس جگہ کو صبح کے وقت پہچان
سکے۔ اور پھر جس طرح بھی ہو سکے وہاں زمین کھود کر
خزانہ نکال کر لے جائے۔ اس نے ادھر ادھر پڑے ہوئے
پتھروں کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا تاکہ وہاں ایک چھوٹا
سا ڈھیر مینار کی شکل کا بنا دے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ادھر ڈانسر اور اب ناگن کندنی یہ کام کر رہی تھی اور دوسری جانب عنبر اور ماریا اندھیری رات میں بھٹکتے بھٹکتے آخر ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے جہاں انہیں دور میدان کے اندھیرے میں ایک مکان کے اندر سے آتی روشنی دکھائی دی۔

عنبر نے خوش ہو کر کہا:

"ماریا! یہی وہ ویران کوٹھی ہے۔"

وہ کوٹھی کی طرف تیزی سے بڑھے۔ ان کا اندازہ درست تھا۔ یہ ڈانسر کندنی کی خفیہ کوٹھی ہی تھی۔ جب وہ قریب پہنچے تو ماریا نے کہا:

"عنبر! مجھے ناگ کی خوشبو آ رہی ہے۔"

عنبر نے کہا: "ہاں مجھے بھی آ رہی ہے۔ ناگ ضرور اسی کوٹھی میں ہے۔ مگر پہلے تمہیں اندر جانا ہو گا۔ کیوں کہ تم کسی کو نظر نہیں آتی ہو۔"

عنبر کوٹھی کے احاطے میں ایک طرف دیوار کے پیچھے چھپ گیا اور ماریا اندر داخل ہو گئی۔ کوٹھی کے تینوں کمرے خالی تھے۔ ناگن کندنی وہاں پر نہیں تھی۔ وہ تو وہاں سے ساٹھ میل دور غزالے کی جگہ کے اوپر پتھروں کا نشان بنا رہی تھی۔



ناگ کی خوشبو ماریا کی راہ نمائی کر رہی تھی۔ اس خوشبو کو سونگھتی جب وہ دوسری منزل کے کمرے میں آئی تو اس کی چیخ نکل گئی۔ چھت کے ساتھ لگا بلب جل رہا تھا اور اس کی روشنی میں اسے تپائی پر ناگ کی کٹی ہوئی گردن نظر آ رہی تھی۔ یہ ناگ ہی کا سر تھا۔ اس میں سے ناگ کی بڑی تیز خوشبو نکل رہی تھی۔

ماریا کی چیخ کی آواز سن کر عنبر کوٹھی کی طرف بھاگا جب وہ کمرے میں آیا تو ماریا نے کہا:

"عنبر! ناگ کو کسی نے ہلاک کر دیا ہے۔ یہ دیکھو۔ اس کا سر پڑا ہے۔"

عنبر نے ناگ کا سر دیکھا تو اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ اس نے ناگ کا سانپ کی شکل کا سر اٹھا لیا۔ وہ ناگ کی نسواری آنکھیں تھیں۔ جو پتھرائی ہوئی تھیں۔

عنبر نے کہا: "ماریا! ہمیں اس کا باقی کا دھڑ تلاش کرنا ہو گا۔ جلدی کرو۔ دیکھو۔ ناگ کا دھڑ کہاں ہے؟"

ماریا ناگ کے باقی کے دھڑ کی خوشبو لیتی نیچے سیڑھیوں کی طرف دوڑی۔ عنبر نے جیب سے رومال نکال کر ناگ کا سر اس میں لپیٹ دیا۔ یہ ایک نئی مشکل انہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



پڑ گئی تھی۔ اگر ناگ کا دھڑ نہ ملا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس سے جدا ہو جائے گا۔

اتنے میں ماریا تیزی سے کمرے میں داخل ہوئی اور بولی:

"ناگ کا دھڑ نیچے تہہ خانے میں پڑا تھا۔ یہ لو۔"

ماریا نے ناگ کا باقی کا دھڑ عنبر کے سامنے قالین پر رکھ دیا۔ عنبر نے جلدی سے ناگ کی کٹی ہوئی گردن اس کے دھڑ کے ساتھ لگائی اور بولا:

"ماریا! تم خوب جانتی ہو کہ اب ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ ہمیں ناگ کے کٹے ہوئے جسم کو کیلاش پربت کے ناگ مندر کے تالاب میں لے جا کر پانی کی تہہ میں رکھنا ہو گا۔ اس کا مُردہ جسم چھ ماہ تک تالاب کے پانی میں پڑا رہے گا۔ چھ ماہ کے بعد ناگ کی کٹی ہوئی گردن اس کے جسم کے ساتھ جڑ جائے گی اور وہ دوبارا زندہ ہو جائے گا۔"

ماریا نے کہا: "مگر وہ عورت کہاں ہے جس نے ناگ کی گردن کاٹی ہے۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"



عنبر بولا "ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے وقت گزرتا چلا جا رہا ہے۔ ہمیں جتنی جلدی ہو سکے۔ یہاں سے کیلاش پربت کے پہاڑی منزل کی طرف اپنا سفر شروع کر دینا ہو گا۔ یہ کام اسی ڈائن نے کیا ہے۔ ناگ کا بدلہ اس سے بعد میں آ کر لے لیں گے۔ اس وقت یہاں سے جتنی جلدی ہو سکے نکل چلو۔"

ماریا کو بے حد غصہ آ رہا تھا۔ اس نے کہا:

"میں اس چڑیل کے مکان کو آگ لگا دوں گی۔"

اور ماریا نے کچن میں جا کر گیس کا چولہا جلا — کر اس کے اوپر پرانے کپڑے رکھ دیئے۔ کپڑوں کو دیکھتے ہی دیکھتے آگ لگ گئی۔

عنبر نے کہا: "ماریا دیر نہ کرو۔ میں باہر جا رہا ہوں۔ تم بھی آ جاؤ۔"

"آ رہی ہوں۔ ذرا اپنے بھائی کا بدلہ لے لوں۔"

یہ کہہ کر ماریا نے جلتے ہوئے کپڑے اٹھائے اور بیڈ روم کے بستر پر جا کر چادروں اور دیواروں کو بھی آگ لگا دی اور کوٹھی سے باہر آ گئی۔

عنبر احاطے میں ایک طرف کھڑا تھا۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ناگ کے سانپ کی شکل میں کٹے ہوئے جسم کو وہاں میں اسی طرح پلیٹ کر ہاتھ میں اٹھا رکھا تھا کہ اس کی گردن اس کے جسم سے مل ہوئی تھی۔ ماریا قریب پہنچی تو عنبر نے کہا:

"تم نے تو کوٹھی کو آگ لگا دی؟"

ماریا نے نفرت سے کہا:

"میں اس عورت کو بھی زندہ نہ چھوڑوں گی۔ میں اس سے اپنے بھائی کے ظلم کا بدلہ لوں گی۔"

اور وہ جتنی تیزی سے ہو سکتا تھا واپس شہر کی طرف چل پڑے۔

اُدھر ناگن کنڈنی جب خوالنے کی زمین کے اوپر پتھروں کا ایک چھوٹا سا مینار نشانی کے طور پر بنا چکی تو ایک بار پھر اس نے ناگن کی شکل اختیار کی اور واپس اپنی کوٹھی کی طرف دوڑنے لگی۔ ناگن وہ اس لیے بنی تھی تا کہ تیزی سے واپس پہنچ سکے۔ پھر بھی اسے آدھا گھنٹہ لگ گیا۔ وہ بجلی کی طرح لہراتی، رینگتی، گڑھوں کو پھلانگتی میدان میں آئی تو اسے دور سے اپنی کوٹھی میں سے شعلے بلند ہوتے نظر آئے۔ وہ حیران ہو کر شعلوں کو تکنے لگی پھر وہ کوٹھی کی طرف دوڑی۔ قریب آ کر اس نے دوبارہ عورت

کی شکل اختیار کر لی اور آگ کے شعلوں میں وسط دھڑ جلتی کوٹھی کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ سوئی گیس کا چولہا کھلا چھوڑ آئی ہو اور اس کی وجہ سے آگ لگ گئی ہو۔

اس آگ میں وہ ڈبیا بھی جل کر راکھ ہو گئی تھی جس میں ناگ کے بالوں کی لٹ رکھی ہوئی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اگر ناگ زندہ ہو گیا تو اس کی آدھی طاقت بھی اپنے آپ واپس آ جائے گی۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



# برفانی بلا

ناگ کا کٹا ہوا جسم دیکھ کر کیٹی سکتے میں آ گئی۔

"یہ ۔۔۔ یہ کیا ہو گیا عنبر بھائی؟ ناگ ۔۔۔ ناگ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا!"

عنبر نے کہا: "ابھی ایسا نہیں ہوا۔ ابھی ناگ زندہ ہو سکتا ہے۔"

چونکہ کیٹی کو معلوم نہیں تھا اس لیے عنبر اور ماریا نے اسے ساری بات بیان کی کہ ناگ کو دوبارا زندہ کرنے کے لیے انہیں کیا کرنا ہوگا۔ عنبر نے ناگ کے جسم کو ایک پلاسٹک کے چھوٹے ڈبے میں گردن کے ساتھ جوڑ کر رکھ کر اوپر روئی کی تہہ جما دی اور ڈبہ بند کر کے اس کے گرد بھی پلاسٹک چڑھا دیا تاکہ اس کے اندر کیلاش پربت کے تالاب کا پانی نہ جا سکے۔ پھر اس نے کہا:

"اب تمہیں امریکہ کی بجائے یہاں سے سیدھا



کیلاش پربت جانا ہوگا۔"

کیٹی نے پوچھا: "وہ تو بہت دور ہے۔ ہمیں جلدی پہنچنا چاہیے۔"

عنبر کہنے لگا: "آج سے ہزار برس پہلے بھی ایک بار ہم ناگ کی کٹی ہوئی لاش کو لے کر کیلاش پربت پر گئے تھے۔ ان دنوں ہمیں خچروں اور گھوڑوں پر اور پیدل سفر کرنا پڑا تھا مگر یہ جیٹ ہوائی جہاز کا زمانہ ہے۔ ہم کراچی سے نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو پرواز کر جائیں گے وہاں سے کیلاش پربت زیادہ دور نہیں ہے۔"

اسی روز عنبر نے اپنے اور کیٹی کے پاسپورٹ پر نیپال کا ویزا لگوایا۔ اور نیپال ایر ویز کمپنی کے دفتر میں پہنچ کر رات دس بجے والی فلائیٹ میں دو سیٹیں بک کروا کر ٹکٹ خرید لیے۔ ماریا کا ٹکٹ لینے کی انہیں ضرورت نہیں تھی۔ چنانچہ اسی رات وہ ناگ کی لاش لے کر کراچی سے نیپال کے دارالحکومت کی طرف پرواز کر گئے۔

اب ہم ناگن کنڈلی کی طرف آتے ہیں۔ وہ اپنی جلتی ہوئی کوٹھی کو جلتا ہوا چھوڑ کر واپس کراچی شہر کی طرف روانہ ہو گئی۔ اسے اس کوٹھی کی کوئی پروا نہیں تھی۔ وہ اب اک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



حصّہ لی کتنی ہی کوٹھیاں خرید سکتی تھی۔ وہ ایک بہت بڑے خزانے کی مالک تھی اور ابھی نہ جانے زمین کے اندر کتنے خزانے دفن تھے جنہیں وہ آسانی سے نکال سکتی تھی۔ وہ سیدھی شہر کے ایک ہوٹل میں پہنچی۔ رات کا باقی حصّہ اس نے ہوٹل میں سو کر گذارا۔ صبح اٹھ کر اس نے ناشتہ کیا۔ اس کے پاس چار سو روپے موجود تھے۔ تازہ دم ہو کر وہ ہوٹل سے نکل کر ٹیکسی لے کر اپنے ڈسکو کلب میں آ گئی۔ کلب کے مالک بلیک کوبرا نے اسے دیکھ کر کہا:

"تم لاہور سے کب آئیں کندنی! تم نے فون کیوں نہ کر دیا۔ میں تمہیں ائر پورٹ پر لینے آ جاتا۔"

ناگن کندنی اپنے دماغ میں ایک بڑی خطرناک سکیم بنا کر وہاں آئی تھی۔ اس نے مسکرا کر کہا:

"بلیک کوبرا! میں کروڑ پتی بننے کا نسخہ لے کر تمہارے پاس آئی ہوں۔"

بلیک کوبرا ہنس دیا:

ناگن کندنی نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا "میں جھوٹ نہیں بول رہی۔ مجھے ایک بہت



بڑے خزانے کا پتہ چلا ہے۔ اگر تم میرے ساتھ مل جاؤ اور وعدہ کرو کہ تم کسی سے اس کا ذکر نہیں کرو گے تو میں تمہیں خزانے تک لے جاؤں گی۔ ہم دونوں زمین میں دفن خزانہ نکال کر آدھا آدھا بانٹ لیں گے اور ساری زندگی عیش کریں گے۔"

بلیک کوبرا سنجیدہ ہو گیا۔

"کیا تم ٹھیک کہہ رہی ہو کندنی؟"

ناگن کندنی بولی: "اس سے پہلے میں نے کبھی تم سے اس قسم کی بات نہیں کی۔ مجھے ایک خزانے کا نقشہ کہیں سے مل گیا ہے۔ اس کی مدد سے میں اس جگہ پہنچ گئی ہوں جہاں زمین کے اندر ایک بہت بڑا خزانہ دبا ہوا ہے۔ میں نے وہاں نشان لگا دیا ہے۔"

بلیک کوبرا نے پوچھا: "یہ جگہ کہاں ہے؟"

ناگن کندنی نے کہا: "یہاں سے ایک سو میل کے فاصلے پر ہے۔"

بلیک کوبرا خوشی سے اچھل پڑا۔

"تو پھر ابھی چلو۔ ہم زمین کھود کر خزانہ نکال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



لیں گے۔"

ناگن کندنی بولی: "ہمیں رات کے وقت وہاں جانا ہو گا تاکہ اندھیرے میں ہمیں خزانہ نکالتے کوئی دیکھ نہ سکے۔"

بلیک کوبرا کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی وہ اپنی طرف سے بڑا محتاط تھا۔ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو بلیک کوبرا نے ایک چھوٹا پستول گولیاں ڈال کر اپنی جیب میں چھپا کر رکھ لیا اور اپنی کیڈلک کار میں کندنی کو بٹھا کر خزانے کی جگہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

ناگن کندنی نے بھی اپنی خطرناک سکیم پر عمل کرتے ہوئے ایک آٹو میٹک پستول اپنے پرس میں رکھ لیا تھا جس میں چھ گولیاں بھری ہوئی تھیں۔ ناگن کندنی سارے راستوں سے واقف تھی۔ وہ اندھیری رات میں بھی خزانے کی طرف جانے والے راستے کو پہچان سکتی تھی۔ چنانچہ کار بڑی تیزی سے اپنی منزل کی طرف چلی جا رہی تھی اور بلیک کوبرا خزانے کے بارے میں کندنی سے باتیں کر رہا تھا۔ دل میں اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ خزانہ اگر سچ مچ وہاں موجود ہوا تو وہ کندنی کو گولی مار کر وہیں دفن کر دے گا۔ اور سارے خزانے کا اکیلا مالک بن جائے گا۔



وہ ڈسکو کلب بند کر کے خزانے کی ساری دولت لے کر امریکہ چلا جائے گا اور ساری زندگی عیش کرے گا۔ انہوں نے کار کی ڈگی میں ایک بیلچہ بھی رکھ لیا تھا تاکہ زمین کھودی جا سکے۔

جس وقت عنبر ماریا اور کیٹی کا جیٹ طیارہ کراچی شہر کے اوپر سے پرواز کرتا ہوا نیپال کی طرف جا رہا تھا اس وقت ناگن کندنی اور بلیک کوبرا کار میں بیٹھے اس مقام پر پہنچ گئے جہاں پتھروں کا ایک چھوٹا سا مینار بنا ہوا تھا۔ ٹارچ کی روشنی میں بلیک کوبرا نے اس پتھروں کے مینار کو دیکھا تو بولا:

"کندنی! کیا یہاں خزانہ دفن ہے؟"

"ہاں" کندنی نے کہا: "یہ پتھروں کی نشانی میں نے بنائی تھی۔ آؤ۔ اب اس جگہ کو کھودیں۔"

بلیک کوبرا نے پوچھا:

"کیا تمہیں یقین ہے کہ خزانہ اسی جگہ دفن ہے؟"

کندنی نے مسکرا کر کہا:

"تم کھودنا تو شروع کرو۔"

بلیک کوبرا نے کار کی ڈگی میں سے بیلچہ نکالا اور پتھروں کو ہٹا کر زمین کھودنی شروع کر دی۔ وہاں زمین

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بہت نرم تھی۔ پانچ فٹ گڑھا کھدنے کے بعد وہاں ایک غار بنا ہوا مل گیا۔ یہ ایک قدرتی غار تھا۔ اسی غار کے آخر میں خزانہ پڑا تھا۔ کندنی اور بلیک کوبرا ٹارچ کی روشنی میں غار کے اندر آگے بڑھنے لگے۔ غار ڈھلانی تھی۔ اور وہ نیچے زمین کے اندر ہی اندر اترتے جا رہے تھے۔ انہوں نے پلاسٹک کا ایک بڑا تھیلا ساتھ لے لیا تھا۔ جس میں وہ خزانے کے جواہرات ڈال کر لانا چاہتے تھے۔

بلیک کوبرا اور ناگن کندنی ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ نہ بلیک کوبرا آگے ہو کے چلنے کا خطرہ مول لیتا تھا اور نہ ہی ناگن کندنی اس کے آگے آتی تھی۔ اوپر سے وہ بڑی دوستی کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے مگر اندر سے وہ دونوں ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کا پروگرام بنا چکے تھے۔ بس خزانے کی ایک جھلک دیکھنے کی دیر تھی کہ اس اندھیرے غار میں گولیاں چلنے والی تھیں۔

ناگن کندنی کی چھٹی حس نے اسے خبردار کر دیا تھا کہ بلیک کوبرا کی نیت نیک نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے فوراً اپنی اسکیم میں تھوڑی سی تبدیلی کر لی تھی۔ غار کی چھت سے پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ اندھیرے میں ٹارچ کی روشنی ڈالتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک سامنے انہیں ہیرے



جواہرات کا ایک ڈھیر دکھائی دیا جس میں سے ستاروں کی کرنیں نکل رہی تھیں۔ خزانے کو دیکھ کر بلیک کوبرا دنگ رہ گیا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اتنے قیمتی ہیرے جواہرات کا ڈھیر اس کی آنکھوں کے سامنے پڑا ہے۔ اس نے خوشی سے چیختی ہوئی آواز میں کہا:

'کندنی! تم نے کمال کر دکھایا۔ خزانہ۔ اتنا بڑا خزانہ۔'

اس کے ساتھ ہی بڑی تیزی سے بلیک کوبرا نے جیب میں سے پستول نکال کر ناگن کندنی پر فائر کر دیا۔ دھماکے کی آواز غار میں گونج گئی۔ گولی کندنی کے کان کو چھوتی ہوئی گزر گئی۔ وہ چھلانگ لگا کر خزانے کی دوسری طرف گری اور زمین پر گرتے ہی اس نے ناگن کا خیال کیا۔ اور ہلکی سی پھنکار کی آواز منہ سے نکالی اور ناگن کا روپ بدل لیا۔

بلیک کوبرا ٹارچ کی روشنی ڈالتا پستول ہاتھ میں لیے خزانے کی دوسری طرف آ گیا اور چلایا:

'کندنی تم مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتیں۔ یہ خزانہ سارے کا سارا میرا ہے۔ میں اس خزانے کا مالک ہوں۔ میں تمہاری لاش اس غار میں دفن کر کے

جاؤں گا۔"

اسے کندنی وہاں نظر نہ آئی جہاں اس نے چھلانگ لگائی تھی۔ وہ پستول ہاتھ میں اٹھائے واپس گھوما تو اچانک اسے سانپ کی پھنکار سنائی دی اور ساتھ ہی اس کی گردن پر ناگن نے ڈس دیا۔ بلیک کوبرا کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکل گئی۔ اس نے سانپ کو پتھروں کی طرف دوڑتے دیکھا۔ اس نے فائر کرنا چاہا مگر ناگن کے زہر نے اس کے سارے جسم کو پتھر بنا دیا تھا۔ اس کی انگلیاں حرکت نہ کر سکیں۔ پستول اس کے ہاتھ سے گر پڑا۔ اس کے بعد وہ بھی خزانے کے ڈھیر پر مردہ لاش کی طرح گر گیا۔

ناگن کندنی دوبارہ انسانی شکل میں آ گئی۔ اس نے پرس میں سے آٹومیٹک پستول نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور جھک کر بلیک کوبرا کی لاش کو دیکھا۔ اب اسے گولی مارنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلیک کوبرا مر چکا تھا۔ ناگن کندنی نے پستول پرس میں رکھ لیا۔ بلیک کوبرا کی لاش کو گھسیٹ کر ایک طرف ہٹایا اور پلاسٹک کے کے تھیلے میں خزانے کے ہیرے جواہرات بھرنے شروع کر دیئے۔ جب وہ سارا خزانہ تھیلے میں بھر چکی تو اسے اپنے کاندھے پر ڈالا اور غار سے واپس ہوئی

خزانہ اگرچہ بھاری تھا مگر یہ دولت کا بوجھ تھا اور کندنی کو دولت کا بوجھ زیادہ تکلیف نہیں دے رہا تھا۔ پھر بھی غار کی چڑھائی چڑھتے اور غار کے منہ تک پہنچتے پہنچتے وہ پسینے میں شرابور ہو گئی اور اس کا سانس پھول گیا۔ آخر وہ خزانے کا تھیلا لے کر زمین سے باہر نکل آئی۔ اس نے بیلچے کی مدد سے مٹی گڑھے میں ڈال کر زمین برابر کر دی۔ اور اوپر پہلے کی طرح پتھر بکھیر دیئے۔ کسی کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی کہ اس جگہ غار کے اندر بلیک کوبرا کی لاش دفن ہے

باہر اندھیرے میں چند قدم کے فاصلے پر بلیک کوبرا کی کیڈلک گاڑی اسی طرح کھڑی تھی۔ ناگن کندنی نے خزانے کا تھیلا گاڑی میں بند کر کے تالا لگا دیا اور گاڑی میدان سے نکال کر پکے راستے پر ڈال دی۔ اس کا دل خوشی اور بے پناہ مسرت سے بھرا ہوا تھا۔ وہ دنیا کی امیر ترین عورت بن چکی تھی اور ابھی زمین کے نیچے دفن نہ جانے کتنے خزانے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ لیکن اس کی قسمت میں کیا لکھا تھا؟ یہ اسے بھی معلوم نہیں تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



○

ناگ کی لاش لے کر عنبر، کیپٹن اور ماریا نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو پہنچ گئے۔ یہاں سے انہوں نے ایک بس پکڑی اور پہاڑ کی چڑھائی چڑھنی شروع کر دی۔ آدھی چڑھائی بس میں چڑھی۔ آگے راستہ خراب تھا۔ یہاں سے انہوں نے خچروں پر سوار ہو کر اپنا سفر شروع کیا۔ شام کو یہ راستہ بھی ختم ہو گیا۔ آگے پیدل راستہ تھا۔ رات ہو گئی مگر انہوں نے آرام نہ کیا اور اندھیری رات ہی میں کیلاش پربت کی برف پوش چوٹی کی طرف چڑھتے چلے گئے۔

یہ راستہ بڑا خراب تھا۔ نیچے گہری گھاٹی تھی۔ صبح ہوتے ہوتے وہ کیلاش پربت کی چوٹی پر پہنچ گئے یہاں وہی ناگ مندر بنا ہوا تھا۔ جہاں ایک ہزار برس پہلے بھی عنبر اور ماریا آ چکے تھے۔ مندر کی عمارت بدل دی گئی تھی۔ چاروں طرف برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑیاں تھیں۔ مندر کے احاطے میں پانی کا ایک حوض یعنی تالاب بنا ہوا تھا جس کا پانی سردیوں میں جم جاتا تھا۔ مگر یہ موسم سخت سردی کا نہیں تھا۔ مندر میں پجاری



اور یاتری ناگ کی پوجا کرنے آئے ہوئے تھے۔

عنبر نے کہا: "ہمیں ناگ کی لاش کا ڈبہ رات کے اندھیرے میں تالاب میں چھپانا ہو گا تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے۔"

دن بھر وہ مندر کی ایک خالی کوٹھڑی میں بیٹھے رہے۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ بھی ہندو یاتری ہیں اور مندر میں ناگ کی پوجا کرنے آئے ہیں۔ جب رات ہو گئی۔ پہاڑیوں پر تاریکی پھیل گئی۔ سردی کی وجہ سے ناگ مندر کا صحن بالکل ویران تھا۔ یاتری لوگ کوٹھڑیوں میں گرم ہو کر دبکے پڑے تھے۔ اس وقت عنبر اور ماریا کوٹھڑی سے چپکے سے باہر نکلے۔ عنبر نے ناگ کے کٹے ہوئے جسم کا چھوٹا سا ڈبہ اٹھا رکھا تھا۔ حوض کے کنارے بیٹھ کر عنبر نے ڈبے کے ساتھ ایک بھاری پتھر باندھا اور ماریا سے کہا:

"چونکہ تم پانی میں بھیگو گی نہیں اس لیے اس ڈبے کو تم ہی تالاب کی تہہ میں جا کر رکھ آؤ مگر اسی کونے میں نیچے جا کر رکھنا۔"

ماریا نے ڈبہ اٹھایا اور حوض کے بیچ پانی میں اتر گئی۔ نیچے حوض کی تہہ میں وہ کونے میں آ گئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اور ناگ کے کٹے ہوئے جسم کا ڈبہ وہاں پتھر کے ساتھ رکھ دیا اور باہر نکل آئی۔ پانی میں چلے جانے کے بعد ماریا کی خوشبو بہت ہلکی ہو گئی تھی۔ جب خوشبو دوبارہ تیز ہوئی تو عنبر نے کہا:

"ماریا! ڈبہ احتیاط سے رکھا ہے نا؟"

"ہاں۔ اسی کونے میں رکھ دیا ہے نیچے۔ اب ہمیں چھ ماہ انتظار کرنا ہو گا؟"

"ہمیں تو معلوم ہی ہے کہ چھ ماہ تک ناگ کی لاش کو لے کر ڈبہ پانی کے اندر پڑا رہے گا۔ اس مقدس پانی کے اثر سے چھ ماہ بعد ناگ کا کٹا ہوا جسم خود بخود جڑ جائے گا۔"

عنبر نے کہا اور ماریا کو ساتھ لیے اپنی کوٹھڑی میں آ گیا جہاں کیتھی ان کی راہ دیکھ رہی تھی۔

"عنبر بھیا! سب کام ٹھیک طرح سے ہو گیا؟"

"ہاں کیتھی۔ سب ٹھیک ہو گیا۔"

کیتھی بولی: "اب ہمارا کیا پروگرام ہے؟ کیا چھ ماہ اسی مندر میں رہنا ہو گا؟"

ماریا نے کہا: "چھ ماہ تک یہاں کے پجاری ہمیں اس کوٹھڑی میں نہیں رہنے دیں گے۔ یاتری زیادہ



سے زیادہ یہاں سات آٹھ دن رہتے ہیں اور پھر واپس چلے جاتے ہیں۔"

عنبر بولا: "میں پجاری سے مل کر اس کوٹھڑی میں چھ ماہ تک رہنے کی اجازت لے لوں گا۔ ویسے تو ہم پہاڑوں کے کسی غار میں بھی جا کر رہ سکتے ہیں مگر ہمیں ناگ کے ڈبے کی حفاظت کے لیے اسی جگہ رہنا ہو گا۔"

کیتھی نے کہا: "اگر پجاری نہ مانا تو ہم پہاڑ کے کسی غار میں چلے جائیں گے۔ ماریا دن میں دو تین مرتبہ آ کر حوض میں پڑا ناگ کا ڈبہ دیکھ جایا کرے گی۔"

عنبر کہنے لگا: "میرا خیال ہے پجاری مان جائے گا۔ میں اسے ایک ہزار روپیہ رشوت دوں گا۔"

صبح عنبر کوٹھڑی سے نکل کر مندر کے بڑے پجاری کے پاس گیا جو اپنی کوٹھڑی میں پلنگ پر ریشمی لحاف میں دبکا مرغ کی یخنی پی رہا تھا۔ یہ ہٹا کٹا پجاری جس کا رنگ زرد تھا اور سر کے عین درمیان میں بالوں کی ایک لٹ نکل کر گردن پر لٹک رہی تھی۔ عنبر نے جاتے ہی سو روپے کا نذرانہ پجاری کو پیش کیا۔ پجاری پہلے تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا کہ یہ صبح کے وقت کون آگیا ہے۔ جب سو روپے کا نوٹ دیکھا تو اسے لے کر سرہانے کے نیچے رکھتے ہوئے مُسکرا کر بولا:

"آؤ مہاراج۔ آؤ۔۔۔ تم ناگ دیوتا کے بُت کے قریب سے درشن کرنا چاہتے ہو؟"

عنبر قریب ہی بچھی ہوئی چوکی پر بیٹھ گیا اور بولا،

"مہاراج! میں اپنی ایک بہن کو لے کر یہاں آیا ہوں۔ میری بہن کے پیٹ میں رسولی ہے حکیموں نے کہا ہے کہ اگر وہ کیلاش پربت کے ناگ مندر میں چھ ماہ تک رہے گی تو اس کی بیماری جاتی رہے گی۔"

پجاری کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ یخنی کی پیالی میز پر رکھی۔ صاف ستھرے رومال سے ہونٹ پونچھے اور بولا:

"مگر مندر کی کوٹھڑی میں کوئی یاتری سات دن سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتا۔ یہ تو ہمارے مندر کا بہت بڑا اصول ہے۔"

عنبر نے جیب سے سو سو کے دس نوٹ نکال کر پجاری کے سامنے رکھ دیئے:



"میرے پاس بس یہی کچھ ہے آپ کی خدمت کیلئے۔"

سو سو کے نوٹ دیکھ کر پجاری کی آنکھیں چکاچوند ہو گئیں۔ جلدی سے سارے نوٹ اٹھائے۔ انہیں سرہانے کے نیچے رکھا اور عنبر کی طرف دیکھ کر بولا:

"بیٹا! تم جب تک چاہو کوٹھڑی میں رہ سکتے ہو۔ میری طرف سے تمہیں اجازت ہے۔ لیکن شرط ہے میری!"

"کون سی شرط ہے مہاراج۔ مجھے بتا دیجئے۔"

عنبر نے پوچھا:

پجاری بولا، "شرط یہ ہے کہ تم مندر میں یونہی اِدھر اُدھر نہیں گھومتے پھرو گے۔ بس اپنی کوٹھڑی کے آس پاس ہی رہا کرو گے۔ خاص طور پر مندر کے پچھواڑے دوسری منزل کی چھت پر نہیں جاؤ گے۔ وہ ایک مقدس استھان ہے۔ وہاں بڑے زہریلے سانپ رہتے ہیں۔"

عنبر بولا: "مہاراج میں مندر کی چھت پر نہیں جاؤں گا۔ مجھے زہریلے سانپوں کی کوٹھڑی میں جانے کی کیا ضرورت ہے بھلا۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"شاباش! اب تم جاؤ اور اطمینان سے اپنی بہن کے ساتھ کوٹھڑی میں رہو۔"

پجاری کو نمسکار کر کے عنبر باہر آ گیا۔ اس نے ملایا اور کیٹی کو خوش خبری سنائی کہ پجاری نے ایک ہزار روپیہ لے کر انہیں کوٹھڑی میں چھ ماہ تک رہنے کی اجازت مل گئی ہے۔

"مگر پجاری نے شرط لگائی ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی مندر کی چھت پر نہیں جائے گا۔"

کیٹی نے پوچھا:

"چھت پر کیا ہے؟"

عنبر بولا: "پجاری کہتا ہے چھت پر زہریلے سانپ پھرتے رہتے ہیں۔ کوئی کوٹھڑی ہے وہاں۔ مگر ہمیں اس سے کیا۔ ہم تو یہاں آرام سے چھ ماہ گزاریں گے اور اس کے بعد ناگ دوبارہ زندہ ہو جائے گا اور ہم اسے لے کر واپس چلے جائیں گے۔"

ملایا نے بھی کوئی دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔ وہ کوٹھڑی میں بیٹھے ناگ کے بکسے میں بیٹھ کر 2 رہے۔

ملایا نے کہا:

"تب تمہیں چھ ماہ بعد امریکہ جانا ہو گا؟"



کیٹی بولی: "اگر اس سے پہلے تیسری عالمی جنگ چھڑ گئی تو کیا ہو گا؟"

عنبر نے کہا: "ہم دنیا کے سب سے بڑے پہاڑ کی چوٹی پر ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہاں تک ایٹم بم کی تابکاری نہیں پہنچے گی۔"

کیٹی ہنس پڑی۔ وہ خلائی لڑکی تھی۔ اس نے کہا:

"یہ تمہاری بھول ہے عنبر بھائی ۔۔۔ ایٹمی تابکاری زمین سے کم از کم دس میل تک اوپر فضا میں جاتی ہے اور ہر شے کو تباہ کر ڈالتی ہے۔ اگر نیپال پر ایٹم بم گرایا گیا تو کیلاش پربت کے پہاڑوں کی ساری برف بھاپ بن کر اڑ جائے گی اور اس تالاب کا پانی بھی کھولتا ہوا بھاپ بن جائے گا اور ناگ کا جسم بھی بھاپ بن جائے گا۔"

عنبر نے ڈر کر کہا:

"ارے بھئی ایسی باتیں نہ کرو۔ ابھی تیسری عالمی جنگ شروع نہیں ہو گی۔"

کیلاش پربت کے ناگ مندر میں رہتے ہوئے انہیں بھی گزر گئے تھے کہ ایک روز ملایا کو ماریا لڑکی شہد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کے احاطے میں گھوم رہی تھی۔ عنبر اور کیپٹن کوٹھڑی میں تھے۔ سرد ہوا چل رہی تھی۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ اس بار برف جلدی گرنا شروع ہو جائے گی۔ کیوں کہ سردی بہت پڑنے لگی تھی۔ مندر کی ڈیوڑھی میں بلب روشن تھا مندر کی چھت پر اندھیرا چھایا تھا۔ ایک پتھر کی سیڑھی دیوار کے ساتھ اوپر مندر کی چھت پر جاتی تھی۔

ماریا نے ایک سائے کو سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جاتے دیکھا۔ یہ سایہ بڑا پُراسرار تھا۔ ماریا اس کے قریب گئی تو دیکھا کہ مندر کا ہٹا کٹا پجاری کالے کمبل میں منہ سر لپیٹے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ ماریا کو شک ہوا کہ یہ اوپر کوئی غلط کام کرنے جا رہا ہے۔ ورنہ اسے منہ سر لپیٹ کر اوپر جانے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

دوسری چھت کے کونے میں ایک کوٹھڑی تھی جس کا دروازہ بند تھا۔ پجاری نے کوٹھڑی کا تالا کھولا اور اندر داخل ہو کر جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔ ماریا کو اندر سے دروازے کی چٹخنی لگانے کی آواز آئی۔ معاملہ اور زیادہ پُراسرار ہو گیا تھا۔ ماریا کو دروازہ کھلوانے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ وہ بند دروازے میں سے اندر چلی گئی۔ وہ پتہ



کرنا چاہتی تھی کہ کوٹھڑی کے اندر یہ پجاری کیا کرنے گیا ہے۔ کوٹھڑی میں چھت سے ایک بہت مدھم روشنی والا بلب جل رہا تھا۔ ماریا نے دیکھا کہ ایک بڑی ہی خوبصورت نوجوان عورت جس نے زرد ساڑھی باندھی ہوئی تھی۔ پاؤں کے ساتھ زنجیر باندھی ہوئی تھی۔ پجاری ہاتھ میں ایک کالا سانپ پکڑے اس کے سامنے کھڑا تھا اور کہہ رہا تھا۔

"میں تمہیں آخری بار موقع دے رہا ہوں۔ اگر تم نے مجھے نہ بتایا کہ مہاتما بدھ کی مقدس مورتی تم نے کہاں رکھی ہے تو میں تمہارے خاوند کی گردن کاٹ کر تمہارے پاس لے آؤں گا اور اس کے بعد اس زہریلے سانپ سے ڈسوا کر تمہیں بھی موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔ اب بتاؤ تم نے مقدس مورتی کہاں رکھی ہے؟"

اور پجاری نے اس بدنصیب عورت کے منہ پر بندھا کپڑا کھول دیا۔ عورت نے ہاتھ باندھ کر کہا

"پجاری مہاراج! مقدس مورتی ہمارے پاس نہیں ہے کسی نے مورتی ہمارے گھر سے چوری کر لی تھی۔ میں اور میرا خاوند بے قصور ہیں۔ ہماری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



جان بخش دیں۔"

پجاری غرّا کر بولا:

"تم دونوں جھوٹ بول رہے ہو۔ میں تمہیں آج رات کی مہلت دیتا ہوں۔ میں کل صبح آؤں گا۔ اگر تم نے مجھے مقدس مورتی کے بارے میں نہ بتایا تو سب سے پہلے میں نیچے تہہ خانے میں جا کر تمہارے خاوند کا سر اتار کر تمہارے پاس لاؤں گا۔ اور اس کے بعد اس زہریلے سانپ سے تمہیں ڈسوا کر ہلاک کر دوں گا۔"

یہ کہہ کر پجاری نے عورت کے منہ پر دوبارہ کپڑا باندھا اور کوٹھڑی کا دروازہ کھولا۔ باہر جا کر دروازے پر لوہے کا قفل لگایا اور منہ سر لپیٹے نیچے سیڑھیاں اتر گیا۔ ماریا کو سارے حالات معلوم ہو گئے تھے کہ پجاری نے اس عورت کو یہاں اور اس کے خاوند کو مندر کے تہہ خانے میں کس لیے قید کر رکھا ہے۔ ان دونوں میاں بیوی کی زندگیاں خطرے میں تھیں۔ ماریا خود ابھی یہ اپنا آپ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسے خیال تھا کہ کہیں وہ عورت ڈر نہ جائے۔ وہ نیچے کوٹھڑی میں عنبر اور کیٹی کے پاس آ گئی اور انہیں بتایا کہ اوپر کوٹھڑی



میں ایک بدقسمت، مصیبت کی ماری عورت کو پجاری نے قید کر رکھا ہے اور اس کی اور اس کے خاوند کی زندگیوں کی یہ آخری رات ہے۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟" عنبر نے پوچھا۔

ماریا نے اوپر کوٹھڑی میں جو باتیں سنی تھیں وہ ساری عنبر اور کیٹی کو سنا دیں۔

عنبر نے تعجب کیا۔ بولا:

"یہ پجاری تو بڑا ظالم آدمی ہے۔"

کیٹی بولی: "آخر اس مقدس مورتی میں ایسی کون سی بات ہے جس کی خاطر یہ پجاری دو انسانوں کا خون کرنے پر بھی تیار ہے؟"

ماریا نے کہا: "یہ تو بعد میں دیکھا جائے گا۔ پہلے تو اس عورت اور اس کے خاوند کی جان بچانی چاہیے۔"

عنبر نے کہا: "یہ کام تم کر سکتی ہو۔"

ماریا بولی: "اگر تم میرے ساتھ نہ ہوتے تو یہ کام میں ہی کرتی۔ لیکن اب تم یہاں موجود ہو۔ سوچتی ہوں میں نے اس عورت سے کوئی بات کی تو اس کا خوف دور کرنے کے لیے مجھے بڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



باتیں کرنی پڑیں گی اور ہو سکتا ہے وہ میری آواز سن کر بے ہوش ہو جائے۔ ویسے میں تمہارے ساتھ ہوں گی۔"

عنبر نے کہا: "چلو میں ہی اسے یہاں سے نکال لاتا ہوں لیکن ہم اس کو اس کے خاوند کو یہاں سے نکال کر کہاں لے جائیں گے؟"

یلیش نے کہا: "ظاہر ہے اگر یہ عورت اپنے گھر جائے گی تو پجاری اسے دوبارا ہلاک کر ڈالے گا دونوں میاں بیوی کو یہاں سے کہیں دور لے جانا چاہیئے۔"

"یہ تو وہ خود ہی بتائیں گے کہ انہیں کہاں جانا ہے۔ ہمارا کام تو ان کی جان بچانا ہے۔" عنبر نے کہا۔

ماریا بولی: "صرف آج کی رات باقی ہے۔ تم میرے ساتھ چلو پہلے اس عورت کو یہاں سے نکالتے ہیں۔"

عنبر نے کیٹی کو تاکید کی کہ وہ کوٹھڑی ہی میں رہے اور خود ماریا کو ساتھ لے کر مندر کے صحن میں آ گیا جہاں اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ ستونوں کے پیچھے سے ہوتا ہوا عنبر دیوار کے ساتھ بنی ہوئی سیڑھی چڑھنے لگا۔ ماریا ساتھ تھی۔ چھت پر آ کر ماریا نے کوٹھڑی کے تالے کو مروڑ کر



توڑ ڈالا اور دروازہ کھول دیا۔ عنبر جلدی سے اندر داخل ہو گیا۔ بدنصیب عورت کا منہ بندھا تھا۔ وہ عنبر کو دیکھ کر سہم گئی۔ عنبر نے فوراً اس کے منہ پر بندھا کپڑا کھول کر پرے پھینکا اور بولا:

"بہن! ڈرو نہیں۔ میں تمہیں اور تمہارے خاوند کو یہاں سے نکالنے آیا ہوں۔"

عورت نے سہمی ہوئی آواز میں کہا:

"تم ـــ تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم مجھے قتل کرنے لے جا رہے ہو۔ تمہیں پجاری نے بھیجا ہے۔"

عنبر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور آہستہ سے کہا:

"میری بہن! یقین کرو۔ میں پجاری کا آدمی نہیں ہوں میں تمہارا ہمدرد ہوں۔ مجھے اپنا بھائی سمجھو اور میرے ساتھ چلو۔"

عورت نے کہا: "میں اپنے خاوند کے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گی اس کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتی۔"

عنبر نے پوچھا: "تمہارا نام کیا ہے بہن؟"

"سندھیا" عورت نے کہا۔

عنبر بولا: "بہن سندھیا! تمہیں کسی محفوظ مقام

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



پر چھوڑ کر میں تمہارے خاوند کو بھی یہاں سے
نکال کر تمہارے پاس لے آؤں گا۔ بھگوان
کے لیے مجھ پر اعتبار کرو وقت تھوڑا ہے۔ دیر
نہ کرو۔ میرے ساتھ چلو۔"

بدقسمت سندھیا کو عنبر کی باتوں پر یقین آ گیا۔ عنبر نے
اس کے پاؤں سے زنجیر کھولنے لگا۔ ماریا قریب کھڑی یہ
سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

سندھیا کہنے لگی: "تم مجھے یہاں سے نکال کر کہاں
لے جاؤ گے؟"

عنبر بولا: "کیا تم اپنے گھر جانا پسند کرو گی؟"

"نہیں نہیں۔ یہ ظالم پجاری وہاں بھی آ جائے گا۔"

سندھیا بولی:

عنبر نے کہا: "پھر ہم تمہیں پہاڑوں میں کسی محفوظ
جگہ لے جا کر رکھیں گے۔ جب تمہارے خاوند کو
بھی وہاں لے آئیں گے تو پھر تم دونوں جہاں
جانے کا فیصلہ کرو گے وہاں تمہیں پہنچا دیا
جائے گا۔"

سندھیا نے ڈرتے ڈرتے کہا:

"پجاری کے بھیڑیئے یہاں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر ہم



پکڑے گئے تو وہ ہم پر سانپ پھینک کر ہمیں
ہلاک کر ڈالیں گے۔"

عنبر کہنے لگا: "تم فکر نہ کرو سندھیا۔ جیسے میں کہوں
بس ویسے ہی کرتی جاؤ۔ آؤ میرے ساتھ۔"

وہ سندھیا کو لے کر مندر کی چھت پر پچھلی دیوار کی
طرف گیا جہاں ماریا نے پہلے ہی سے ایک رسی لٹکا
رکھی تھی۔ سندھیا رسی کی مدد سے نیچے اترنے لگی تو
اچانک اندھیرے میں سے ایک سانپ نکل کر پھنکارتا
ہوا عنبر کے سامنے آ گیا اور اس نے بڑے غصے سے
عنبر کی کلائی پر ڈس دیا۔ یہ سانپ شاید وہاں پہرے پر
لگایا گیا تھا۔ یہ اس قدر اچانک آ گیا تھا کہ ماریا بھی
اسے نہ دیکھ سکی۔ سندھیا ڈر کر پیچھے ہٹ گئی۔ اس نے
سانپ کو عنبر کی کلائی پر ڈستے دیکھ لیا تھا۔ عنبر نے سانپ
کو پکڑ کر اس کی گردن مروڑ کر مار ڈالا۔ سندھیا نے
سہمی ہوئی آواز میں کہا:

"تمہیں ۔۔۔ تمہیں سانپ نے ڈس لیا ہے۔ ہے
بھگوان ۔۔۔ ہے بھگوان۔"

عنبر بولا: "تم میری فکر نہ کرو۔ مجھ پر سانپ
کے زہر کا اثر نہیں ہوتا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



عنبر نے سندھیا کو نیچے اتار دیا۔ پھر خود بھی رسی کی مدد سے نیچے مندر کے پچھواڑے اتر گیا۔ ماریا نے اندھیرے میں رسی اوپر کھینچ لی تھی۔ وہ پتھریلی ڈھلان پر سے گذر رہے تھے کہ اچانک ایک چٹان کے پیچھے سے ایک موٹا تازہ آدمی ہاتھ میں تلوار لیے ان کی طرف جھپٹا۔

"ٹھہرو۔"

اور ساتھ ہی اس نے عنبر پر تلوار کا وار کر دیا تلوار اس کے کاندھے سے ٹکرائی اور ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ عنبر کو اس موٹے تازے آدمی نے دیکھ لیا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ آدمی گواہ بن جائے اور پجاری کو جا کر ساری بات بتا دے کہ سندھیا کو عنبر نے اغوا کیا ہے۔ چنانچہ عنبر نے اسے گردن سے پکڑ کر نیچے گہری گھاٹی میں دھکیل دیا۔ اس کی بھیانک چیخ کی آواز نیچے گھاٹی میں دیر تک گونجتی رہی۔ مندر سے دور ایک برف پوش پہاڑی کے اندر غار بنا ہوا تھا جہاں پرانے زمانے میں جوگی لوگ بیٹھ کر ریاضت کیا کرتے تھے۔ سندھیا کو اس غار میں لے جا کر عنبر نے اسے کونے میں بٹھا دیا اور کہا:



"یہاں چھپ کر بیٹھی رہو۔ یہاں کوئی نہیں آئے گا۔ اب میں جا کر تمہارے خاوند کو لاتا ہوں۔"

سندھیا نے ڈرتے ہوئے کہا:

"وہ لوگ یہاں آ جائیں گے۔"

عنبر نے کہا: "کوئی نہیں آئے گا۔ مجھ پر بھروسہ کرو۔"

یہ کہہ کر عنبر نے ماریا کو ساتھ لیا اور غار سے کچھ فاصلے پر آ کر بولا:

"ماریا — میں چاہتا ہوں کہ تم اس غار کے باہر سندھیا کی رکھوالی کرو۔"

ماریا کہنے لگی "لیکن تم اکیلے سندھیا کے خاوند کو مندر کے تہہ خانے سے نہ نکال سکو گے۔ تمہیں میری مدد کی ضرورت پڑے گی۔"

ماریا نے ٹھیک کہا تھا۔ عنبر نے سوچا اور پھر وہ دونوں ان پہاڑیوں سے نکل کر واپس مندر کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی رات کا کچھ حصہ باقی تھا اور عنبر چاہتا تھا کہ دن کی روشنی پھیلنے سے پہلے پہلے وہ سندھیا کے خاوند کو بھی تہہ خانے سے اغوا کر کے غار میں اس کی بیوی کے پاس پہنچا دے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



جب وہ مندر میں پہنچے تو وہاں دو ایک کوٹھڑیوں کے بلب جل رہے تھے۔ کچھ لوگ ادھر اُدھر گھبرائے ہوئے پھرتے نظر آئے۔

عنبر نے ماریا سے کہا:

"معلوم ہوتا ہے سندھیا کے فرار کا پتہ چل گیا ہے۔"

ماریا نے کہا: "تم چھپ کر کوٹھڑی کی طرف جاؤ۔ پجاری کو کہیں تم پر شک نہ پڑ جائے۔"

عنبر مندر کے ستونوں کے پیچھے سے ہوتا ہوا اپنی کوٹھڑی میں پہنچا تو وہاں ہٹا کٹا پجاری اپنے غنڈوں کے ساتھ کھڑا تھا اور کیٹی سے غصیلی آواز میں پوچھ رہا تھا کہ عنبر کہاں ہے! عنبر داخل ہوا تو پجاری نے زہریلی نگاہوں سے اسے دیکھا اور گرجا:

"تم کہاں سے آئے ہو؟"

عنبر نے بڑی چالاکی سے کام لیتے ہوئے ہاتھ باندھ کر کہا:

"مہاراج! میں رات کو عبادت کرنے کے لیے مقدس تالاب پر منہ ہاتھ دھونے کے لیے گیا تھا۔"

پجاری نے عنبر کا بازو غصے سے پکڑ کر جھنجھوڑا:

"تم جھوٹ بولتے ہو!"



اس کے ساتھ ہی پجاری کو محسوس ہوا کہ اسے جیسے ایک جھٹکا سا لگا ہے۔ اصل میں قریب ہی ماریا کھڑی اس نے پجاری کے سینے پر آہستہ سے ہاتھ مارا تھا۔ ماریا کا اتنا ہاتھ مارنا ہی کافی تھا۔ وہ پیچھے کو گرتے گرتے بچا۔ فوراً سمجھ گیا کہ یہ یاتری جو اپنا نام عنبر بتاتا ہے کوئی کرنی والا جوگی سادھو ہے۔ اس کو منہ نہیں لگانا چاہیے۔ پجاری نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور بولا:

"چلو واپس۔ اسے تلاش کرو۔ وہ زیادہ دور نہیں گئی ہوگی۔"

اور وہ عنبر کی کوٹھڑی سے باہر نکل گئے۔ ان کے جاتے ہی کیٹی بولی:

"تم لوگوں نے اس مظلوم عورت کو کہاں چھپایا ہے؟"

عنبر کہنے لگا: "پہاڑی غار میں۔ یہ لوگ وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔"

"ماریا نے کہا: "اب اس کے خاوند کو یہاں سے نکالنے کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا عنبر؟"

"اس کا خاوند بھی یہاں قید ہے؟" کیٹی نے تعجب سے پوچھا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"ہاں" عنبر بولا "وہ مندر کے تہہ خانے میں قید ہے۔"

ماریا بولی: "میں مندر کے نیچے جا کر سارے تہہ خانے دیکھتی ہوں اور سندھیا کے خاوند کا سراغ لگاتی ہوں۔"

عنبر نے پوچھا: "پجاری کو دھکا تم نے دیا تھا ماریا؟"

ماریا نے کہا: "ہاں — وہ جو تمہیں پکڑ کر جھنجھوڑنے لگا تھا۔"

عنبر مسکرایا: "ویسے پجاری پر میرا رعب بیٹھ گیا ہے۔ وہ سمجھ گیا ہے کہ میرے اندر کوئی خفیہ طاقت ہے۔ کیسا منہ لپیٹ کر واپس چلا گیا۔"

ماریا نے کہا: "اچھا۔ اب میں نیچے تہہ خانے میں دیکھتی ہوں۔ تم لوگ اسی جگہ رہنا۔"

کیٹی کہنے لگی: "کہیں پجاری کے غنڈے سندھیا کو تلاش کرتے کرتے پہاڑی غار میں نہ پہنچ جائیں۔"

عنبر نے کہا: "ماریا! تم جلدی سے تہہ خانوں میں سندھیا کے خاوند کا سراغ لگا کر آؤ۔ پھر ہم پہاڑی غار میں جا کر سندھیا کو وہاں سے کسی دوسری جگہ لے جائیں گے۔"



"میں ابھی واپس آتی ہوں۔"

ماریا چلی گئی۔ اس نے مندر کے نیچے سیڑھیاں اتر کر جتنے تہہ خانے تھے سارے کے سارے دیکھ لیے۔ اسے وہاں کوئی قیدی دکھائی نہ دیا۔ پجاری کے ملازم غنڈے جگہ جگہ سندھیا کو تلاش کرتے پھر رہے تھے کہ کہیں وہ مندر کے کسی کونے کھدرے میں نہ چھپی ہوئی ہو۔

ماریا نے واپس آ کر عنبر کو بتایا کہ تہہ خانوں میں کوئی قیدی نہیں ہے۔

عنبر بولا: "سندھیا کے فرار کے بعد ضرور پجاری نے اس کے خاوند کو کسی دوسری جگہ پہنچا دیا ہوگا۔ اچھا۔ اس کی بعد میں خبر لیں گے۔ اس وقت ہمیں سندھیا کی خیریت معلوم کرنی چاہیے۔ آؤ میرے ساتھ ماریا۔"

کیٹی کو کوٹھڑی میں چھوڑ کر عنبر نے ماریا کو ساتھ لیا اور اس بار وہ مندر کی دوسری طرف سے ہو کر پچھلی رات کے اندھیرے میں چٹانوں اور ٹیلوں کے پیچھے سے ہوتے ہوئے پہاڑی غار کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہاں تک پہنچتے پہنچتے صبح کی پہلی دھندلی دھندلی روشنی پھیل گئی۔ یہاں زمین پر برف کی ہلکی تہہ بچھی ہوئی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اچانک ماریا نے کہا:

"عنبر! یہ برف پر کس کے پاؤں کے نشان ہیں؟"

عنبر نے گردن جھکا کر نیچے دیکھا۔ برف کی چادر پر بہت بڑے انسانی پاؤں کے نشان پڑے تھے۔ یہ نشان غار کے اندر بھی جا رہے تھے اور غار سے باہر بھی آ رہے تھے۔ عنبر بھاگ کر غار میں گیا۔ وہ یہ دیکھ کر سکتے میں آ گیا۔ غار میں سندھیا موجود نہیں تھی۔

"ماریا! سندھیا غائب ہے۔"

"میں دیکھ رہی ہوں۔ مگر ـــــ مگر اسے کون اغوا کر کے لے گیا؟"

عنبر نے باہر آ کر اسے برف پر پڑے دیو نما انسان کے پاؤں کے نشان دکھائے اور کہا:

"یہ کسی انسان کے نہیں بلکہ کسی انسانی بلا کے پاؤں کے نشان ہیں۔"

ماریا بولی: "اور یہی انسانی بلا سندھیا کو اغوا کر کے لے گئی ہے۔"

عنبر خاموش کھڑا برف پر پڑے انسانی بلا کے پاؤں کے بڑے بڑے نشانوں کو اور کبھی دور اونچی نیچی برف پوش پہاڑیوں کو دیکھ رہا تھا:



"یہ انسانی بلا کون ہو سکتی ہے؟ یہ برفانی دیو ییٹی تو نہیں ماریا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ہمالیہ کی برف پوش پہاڑیوں میں رہتا ہے اور عورتوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے؟"

ماریا بولی: "ہو سکتا ہے یہ انسانی بلا یاٹی ہی ہو۔ اس کے پاؤں انسانوں جیسے ہیں مگر کس قدر بڑے بڑے ہیں۔ ہمیں سندھیا کو ان پہاڑیوں میں تلاش کرنا ہو گا۔"

عنبر نے ماریا سے کہا کہ وہ یاٹی کے پاؤں کے نشانوں کے ساتھ ساتھ سامنے پہاڑیوں کی طرف جائے۔ خود واپس مندر کی طرف چل پڑا۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

- برفانی بلا نے سندھیا کو کس لیے اغوا کیا تھا؟
- سندھیا کے خاوند کو پجاری نے کہاں غائب کر دیا؟
- مقدس مورتی کا راز کیا تھا؟
- کیا چھ ماہ بعد ناگ دوبارا زندہ ہو سکا؟

ان تمام سنسنی خیز سوالوں کے حیرت انگیز جواب آپ عنبر ناگ ماریا کی اگلی قسط نمبر ۹۹ دسیز خلائی انسان میں پڑھیں گے۔


ماہنامہ

بچوں کی دنیا

کا شمارہ اگست خاص نمبر ہو گا۔

اپنے قریبی بکسٹال یا ہاکر سے خرید فرمائیے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

## میرے نام

پیارے انکل اے حمید

السلام وعلیکم! میرے خطوں کا آپ جس طرح سے جواب دے رہے ہیں، اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنی اتنی بے انتہا مصروفیات میں سے بچوں کے لیے وقت نکال لیتے ہیں، عنبر ناگ کی کہانی کے علاوہ بھی لکھے بہت سے سلسلے پڑھ کر آپ کی ذہانت کا پتہ چلتا ہے۔ یقین جانیں آپ کی کہانیوں کے علاوہ میں صرف اور صرف (طلسم ہوشربا" یا "داستانِ امیر حمزہؓ) پڑھتا ہوں، جنہیں منشی نولکشور نے آج سے ۵۰ یا ۶۰ سال پہلے شائع کیا تھا۔ آج کل لائبریریوں میں جاسوسی کہانیوں کی ہی زیادہ مانگ ہے کیونکہ اس میں نہ تو کوئی معلومات ہوتی ہے اور نہ کوئی تاریخی واقعہ لیکن پھر بھی بچے تو کیا بڑے بھی پڑھتے ہیں یہ ایک میرا طنز تھا۔ اس کے علاوہ عمران سیریز بچے پڑھ کر اپنی ذہانت بگاڑ رہے ہیں، یہ کہانیاں تہذیب کے دائرے میں سے نکلی ہوئی ہوتی ہیں یہ سب باتیں میں صرف اس لیے بتا رہا ہوں کہ آپ یہ جان سکیں کہ آج کل لوگوں کی کیا حالت ہے یہ کوئی تنقید بات نہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو یہ بھی تاریخی داستان جو اگر سچی بھی نہ ہو تو اس سے ہمیں کچھ فرق نہیں پڑتا کیونکہ بہرحال اس میں تاریخی سچے واقعات تو ہوتے ہیں جن سے ہمیں پرانے اور نئے حالات کا پتہ چلتا رہتا ہے۔

اپنی کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے آپ لگا سکتے ہیں عمران سیریز کی گندی ترین کہانیوں کے درمیان اس نے ۲۰۰ حصے پورے کیے اور اب جب کہ آپ نے کہا کہ ۳۰۰ حصے ہوں گے تو یہ ایک بہترین بات ہے۔ آپ نے کہا کہ ۲۰۰ حصوں کے بعد ان کی داستان ایک ساتھ چلے گی اور ہر کہانی ایک مکمل کہانی ہو گی اس طرح تو یہ مکمل داستان کا روپ نہیں دھار سکے گی۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ الگ حصوں میں تقسیم نہ کریں۔ شکریہ۔ آپ کا چاہنے والا

سید سلمان سلیم

۲۰۹/۸ عزیز آباد فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸

○

میرے پیارے انکل اے حمید

السلام وعلیکم! میں آپ کے ناول عنبر ماریا اور ناگ کے قسط وار ناول بڑی خوشی سے پڑھتا ہوں اور آپ کے لیے اللہ سے دعا کرتا ہوں آپ ہمارے لیے اچھے اچھے ناول لکھتے رہیں اور ہم لطف لے لے کر پڑھتے رہیں۔ آپ کا ناول "موم بتی" بڑا پسند آیا کیونکہ اس میں بڑے اچھے کارنامے درج ہوئے ہیں۔ اچھا انکل اب اجازت دیں۔ خدا حافظ

کامران سلیم

نیو انار کلی ۸ کمیری روڈ لاہور

○

پیارے انکل اے حمید

السلام علیکم! میں آپ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے پیارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے اور بے حد دلچسپ ناول بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ عمرو عیار، ناگ اور ماریا کی واپسی کی قسط نمبر ۲۸ پڑھ رہا ہوں۔

میری دعا ہے کہ آپ ہمیشہ ہمارے لیے اسی طرح کہانیاں لکھتے رہیں۔ اگر وقت ملے تو خط کا جواب ضرور دیں تو میری خوش قسمتی ہو گی۔ خدا حافظ

آپ کا پرستار داؤد خان شاہی محلہ گلی نمبر ۸ تحصیل و ضلع جہلم

پیارے انکل اے حمید صاحب

السلام وعلیکم! آپ کا خط ملا۔ انکل آپ نے اپنا قیمتی وقت نکال کر مجھے خط لکھا بہت بہت شکریہ مجھے یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے عنبر ناگ کی قسطیں بڑھا دی ہیں۔ یہ کہانیاں مجھے اور میرے بہن بھائیوں کو بہت پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ کامیاب فرمائے (آمین)

فقط آپ کا سعید احمد

۵۸۸/۱۰ نزد قبرستان زکریہ مسجد ناظم آباد نمبر ۵ . کراچی نمبر ۱۸ —

پیارے انکل اے حمید

آپ کی کتابیں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ عنبر، ماریا اور ناگ والی میرے پاس پوری کتابیں موجود ہیں۔ آپ اب یہ سلسلہ بند کرنے کی سوچ رہے ہیں۔ پلیز انکل آپ یہ سلسلہ بند مت کیجئے۔ بلکہ یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔

محمد ایوب

۲۷۸ - بیکو روڈ کوٹ لکھپت لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

# عمران سیریز ایڈونچر

کے مشہور مصنف

اے حمید

کے قلم سے



| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ① | لنڈی کوتل کا بھوت | 5/- | | | |
| ② | مفرور قیدی | 5/- | | | |
| ③ | ہینڈز اَپ | 5/- | ⑰ | میکاؤ کا سپاہی | |
| ④ | ہیروں کا چور | 5/- | ⑱ | جاپان کی ڈمپل | |
| ⑤ | شاہی تاج کی چوری | 5/- | ⑲ | سناٹا، جالانگ اور پادری | |
| ⑥ | خونی راز | 5/- | ⑳ | اچھا دوست الوداع | |
| ⑦ | آد [illegible] خوار | [illegible] | [illegible] | تبت [illegible] یوڈو اور عمران | 5/- |
| ⑧ | خفیہ ڈائری کی تلاش | [illegible] | [illegible] | [illegible] جلی پری | 5/- |
| ⑨ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] اور موٹا ڈیڈی | 5/- |
| ⑩ | بند کمرے کا راز | 5/- | ㉔ | ڈوریمن میں قتل | 5/- |
| ⑪ | پیرس کے جاسوس | 5/- | ㉕ | بلیک وارنٹ (سلور جوبلی نمبر) | |
| ⑫ | ایلا، سکالا اور حبشی دادا | 5/- | ㉖ | پستول پھینک دو | |
| ⑬ | کے جی بی کے جاسوس | 5/- | ㉗ | ٹارچر عمران | 5/- |
| ⑭ | موت کی چٹانیں | 5/- | ㉘ | خاموش ریوالور کی گولی | |
| ⑮ | بارود کی موت | 5/- | ㉙ | پھر دال میں کالا کالا | |
| ⑯ | سنڈریلا اور مسٹر ڈی کارلو | 5/- | ㉚ | ایٹم بم کی تلاش | 5/- |



مکتبہ اقراء ۱۲۔ پرانا شاہ عالم مارکیٹ لاہور